# قرآن پاک پر چند شبہات کا ازالہ

www.KitaboSunnat.com

سید محمد تقی فاطمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَإِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝

(بالتحقیق یہ ایک زبردست کتاب ہے، باطل نہ سامنے سے اس پر آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے یہ حکمتوں والے اور تعریفوں والے کی نازل کردہ ہے)

# قرآن مجید کی مشہور پانچ باتوں کا تذکرہ اور ان پر اعتراضات کا مدلل جواب

از

سید محمد تقی فاطمی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(جملہ حقوق محفوظ ہیں)


نام کتاب: قرآن پاک پر چند شبہات کا ازالہ

انتساب: اعلیٰ واولیٰ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

مؤلف: سید محمد تقی فاطمی

دیباچہ: جناب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب

تعداد طبع اول: ایک ہزار

ہدیہ: 75روپے

ناشر: سید محمد تقی فاطمی

E 5/42 الپائن سٹریٹ - زمان کالونی

کیولری گراؤنڈ، لاہور کینٹ پاکستان

فون نمبر: 6662952 (042)


المکتبہ ... ۹۹ ... 19576

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# انتساب

خاکسار عاجز و مسکین ایک امتی کمترین کی حیثیت سے اپنے اس کتابچہ کو اعلیٰ و اولیٰ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نامی اور اسم گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

نظر رحمت جو ان کی پڑ جائے
صلہ اس قدر ہی مل جائے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسر
تاویل سے قرآں کو بنا سکتے ہیں پازند

(علامہ اقبال)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# حمد باری تعالیٰ اور دعا

اللہ اللہ تیرا نام زباں پر آئے تیری ہی حمد و ثنا میرے لبوں پر آئے
دل سے نکلی ہے دعا یا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً
سب جہانوں کا تو ہی رب، تو ہی رحمٰن ورحیم مالک یوم جزا تو ہی ہے اے رب کریم
تجھ سے کرتے ہیں دعا یا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً
روز و شب کرتے ہیں تیری ہی عبادت اللہ! تجھ سے ہی طالب نصرت و اعانت اللہ!
اور تجھ ہی سے ہے دعا یا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً
انکے رستوں پر چلا جن پہ انعامات کئے ان کی راہوں سے بچا تجھ سے جو گمراہ ہوئے
ہے یہ قرآنی دعا یا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً
علم کے واسطے رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ تیرے محبوب پر درود و سلام اے ربی
کرلے مقبول دعا یا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

(پاکستان کے تعلیمی اداروں میں صبح کے وقت قوم کے بچے اگر یہ دعا پڑھا کریں تو یقیناً باعث رحمت و برکت ہوگا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# درودوسلام بہ بارگاہ خیرالانام ﷺ

احمد مجتبیٰ پر درود وسلام — خاتم الانبیاء پر درود وسلام
محمد نبی عبدہ و رسول — حبیب خدا پر درود وسلام
رحمۃ العالمین، شاہد المرسلین — راحت العاشقین پر درود وسلام
سید المرسلین، افضل المرسلین — زبدۃ المرسلین پر درود وسلام
وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ — مخاطب نص پر درود وسلام
بہ صاحب معراج عالی مقام — بہ مہمان مولا درود وسلام
مدثر پہ، طٰہٰ پہ، یٰس پر — مزمل پہ ہر وقت درود وسلام
بشیرؐ نذیرؐ سراجًا منیر — مزکی پہ ہردم درود وسلام
امام الحرمین اور قبلتین — بہ امام اقصیٰ درود وسلام
بہ شافع محشر و روز جزا — شفیع الامم پر درود وسلام
یُصَلُّوْنَ رَبُّ السَّمٰوٰت وارض — ملائک پڑھیں سب درود وسلام
ہے حکم خدا صلوا مؤمنو — پڑھو تم نبی پر درود وسلام
کریں اتباع حکم پروردگار — پڑھیں بے دھڑک سب درودوسلام

بہ آقا و مولائے کل فاطمیؒ
صلوٰۃ و سلام اور درود و سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# دیباچہ

از جناب فضیلت ماب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب دامت فیوضہم الیٰ یوم التناد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عالمی شہرت یافتہ فرانسیسی سائنسدان ڈاکٹر موریس بوکائے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "بائبل، قرآن اور سائنس" کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ "بار بار متن قرآنی کے مطالعہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کوئی آیت جدید سائنس کے حقائق سے نہیں ٹکراتی"۔ ادھر مشرق میں بعض اہل علم کی مہربانی سے یہ غلط فہمی پھیلی ہے کہ "از روئے قرآن کوئی شخص نہیں جان سکتا کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا پرورش پا رہا ہے"

درج ذیل آیت زیر بحث آتی ہے: اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ‌ۚ وَيُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ‌ۚ وَ يَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ‌ؕ بیشک اللہ کے پاس قیامت کی گھڑی کا علم ہے، وہ بارش نازل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے۔ وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌ مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدًا‌ ؕ وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌۢ بِاَىِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ‌ ؕ کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین میں اسے موت آنی ہے۔

نتیجہ یہ نکالا گیا اور اس نتیجہ کے ثبوت میں بعض ضعیف احادیث بھی میدان میں آگئیں کہ پانچ باتوں کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو حاصل نہیں ہے: ۱۔ قیامت ۲۔ بارش ۳۔ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے ۴۔ کل کیا ہوگا ۵۔ موت کہاں آئے گی؟

جدید سائنسی تحقیق تو بارش کے وقوع اور ماں کے پیٹ میں بچے کے بارے میں بہت ہی اہم معلومات فراہم کر دیتی ہے۔ اب کیا ہو؟ جواب ملا: سائنسی تحقیقات قابل اعتماد نہیں ہوتیں اور اگر قرآن سے ٹکرائیں تو بالکل ہی نہیں ماننا چاہیے۔

اب کہنا صرف یہ ہے کہ مولوی صاحب! سائنسی تحقیقات قرآن سے نہیں آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی قرآن کی غلط تاویل سے ٹکرا رہی ہیں۔ اب دیکھئے قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں پانچ چیزوں کی بجائے صرف آخری دو چیزوں (کل کیا کمائی کرے گا، موت کہاں آئے گی) کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ "کوئی شخص یہ بات نہیں جانتا۔" رہ گئیں پہلی تین باتیں تو ان میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کا اثبات تو کیا ہے، کسی اور کے علم کا انکار نہیں کیا ہے۔

آپ خود اندازہ فرمائیں کہ: وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ" کا ترجمہ "بارش وہی نازل کرتا ہے (اور اس کا علم بھی اسی کو ہے) کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے" کہاں تک درست ہے؟ تراجم میں ہی اور وہی کے اضافے نے معانی اور مطالب یکسر تبدیل کر دیے ہیں۔ اصل ترجمہ کی رو سے نہ انسانی علم کی نفی ہوتی ہے اور نہ ہی سائنسی تحقیق کی، خصوصاً الٹراساؤنڈ کی نفی بھی نہیں ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تمام معاملہ کی ذمہ داری ہمارے بعض مفسرین حضرات پر عائد ہوتی ہے، جنھوں نے ضعیف احادیث کا سہارا لیا ہے اور اس بارے میں جو نظریہ ابتدا ہی سے ذہنوں میں قائم ہو گیا تھا، اس کے خلاف سوچنے اور تفکر کرنے کی کسی بزرگ نے ضرورت محسوس نہیں کی۔

اللہ کے کلام کا ترجمہ کرتے وقت انتہائی ہوشمندی اور احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ معمولی سی کمی بیشی سے مطالب میں رات دن کا فرق آجاتا ہے۔ آیت زیر بحث کے سلسلہ میں یہی بات عمل میں آگئی ہے۔ اور بامحاورہ اور سلیس ترجموں کی رو سے مطالب کی نوعیت بالکل تبدیل ہو گئی ہے اور اس بات سے اسلام دشمن عناصر کو اعتراضات کے لئے مواد فراہم ہو گیا ہے۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس موضوع پر بزرگوارم سید محمد تقی صاحب نے بہت کامیابی سے قلم اٹھایا ہے اور اس بات کو بڑی وضاحت سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ غلط فہمی قرآن مجید کی آیت سے متعلق نہیں ہے۔ اصل اور حقیقی ترجموں سے معترضین کو اعتراضات کے مواقع مل ہی نہیں سکتے میرا خیال ہے کہ یہ کتابچہ تمام عالم اسلام کے لئے رہبری کا کام کرے گا اور ذہنوں میں موجود بہت سے شبہات کا ازالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوجائے گا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت عام عطا فرمائے۔ قبلہ سید صاحب اہل دل بزرگوں میں سے ہیں جو روح قرآنی کی معرفت رکھتے ہیں۔ کاش اسی طرح اور موضوعات پر بھی توجہ فرمائیں۔

دستخط

المخلص ڈاکٹر غلام مرتضیٰ (مدظلہ العالی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پانچ ایسی باتوں کی نشاندہی کی ہے جن کا علم سوائے پروردگار عالم کے اور کسی کو نہیں ہے اور مفسرین حضرات کی آراء کے مطابق دنیا کے کسی ولی کو، کسی نبی کو حتیٰ کہ مقرب ترین فرشتے تک کو ان باتوں کا علم نہیں ہے یہ پانچوں باتیں سورۃ لقمان کی آخری آیت میں آگئی ہیں۔

سائنس کی موجودہ ترقی کے دور میں ان پانچ باتوں میں دو باتیں ایسی ہیں جن پر مخالفین اسلام نے اعتراضات کئے ہیں کہ ان میں سے دو باتوں کا علم اب عام ہوگیا ہے اور ہر شخص کو ان باتوں کا علم ہونے لگا ہے۔ ایک بات بارش سے متعلق ہے اور دوسری حاملہ عورت کے رحم میں لڑکا یا لڑکی ہونے کے بارے میں ہے۔ معترضین بڑے ناشائستہ اور نازیبا الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اور قرآن پاک جیسی سچی کتاب پر فقرے کستے ہیں جنہیں سن کر خاکسار کی دینی غیرت اور حمیت کے قدرتی جذبے نے اس بات کا تقاضہ کیا کہ آیت متعلقہ کے بارے میں پوری طرح تحقیق کے ساتھ معلومات حاصل کی جائیں۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ حقائق کیا ہیں چونکہ قرآن پاک میں کسی ایسی بات کا ہونا ناممکن ہے جس پر کوئی اعتراض ہوسکے۔

چنانچہ آیت متعلقہ کے گہرے اور تفصیلی مطالعہ سے اس بات کا اظہار ہوا کہ صحیح اور حقیقی ترجمہ کی رو سے تو اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اور اس کی سچی کتاب قرآن پاک پر انگشت نمائی کا موقع مل ہی نہیں سکتا۔ لاکھ کوشش کے باوجود اسلام دشمن عناصر کو ناکامی اور مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر کوئی آنچ نہیں آسکتی اس کی مبارک ہستی ایسے اوچھے اعتراضات سے بالکل مبرا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


پاک ہے۔

البتہ ہمارے مترجمین اور مفسرین حضرات نے اس آیت کے سلسلے میں جو موقف اختیار کیا ہے اعتراضات کا رخ پورا کا پورا اس موقف پر ہے اور یہ بات بالکل حق پر مبنی ہے۔ اسی بات پر اس کتابچہ کے مضمون کا دارومدار ہے۔ براہین و دلائل سے اس بات کی وضاحت کی گئی ہے اور قرآن پاک سے ثبوت فراہم کئے گئے ہیں کہ عام مسلمانوں کے دل سے یہ بات نکل جائے کہ قرآن پاک میں پانچ باتیں ایسی آئیں ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے یہ نظریہ قرآن پاک کا ہرگز نہیں ہے۔

حقائق کی روشنی میں اس حق بات کے ظاہر کرنے میں چونکہ مفسرین حضرات کے موقف کے برخلاف راستہ اختیار کرنا پڑ رہا ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس مضمون کی بنیاد بن گیا ہے۔ میں وثوق کے ساتھ یہ بات عرض کرتا ہوں کہ کسی بھی پیشگی منصوبے کے تحت ہرگز ایسا نہیں کیا جارہا، بلکہ بقول حضرت غالب:

مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات

چنانچہ یہاں تو بنیاد ہی سخن گسترانہ ہوگئی ہے۔ لہذا میں جملہ مفسرین حضرات کی نیک اور مقدس ارواح سے اس بات پر معذرت خواہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ دلوں کے حالات سے واقف ہے اور غفور الرحیم بھی ہے۔ مفسرین حضرات کے اس موقف کے اختیار کرنے میں روایات کا بہت بڑا حصہ نظر آتا ہے۔ جن سے متاثر ہوکر جملہ مفسرین حضرات اس آیت پر تدبّر اور تفکر کرنے سے قاصر رہے۔

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات میں کھو گئی

(علامہ اقبال)

اعتراض چونکہ مفسرین حضرات کے اس موقف پر ہے جو انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیت متعلقہ کے سلسلہ میں ترجموں اور تفاسیر میں اختیار کیا ہے اور یہی موقف دراصل معترضین کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا سبب بن گیا ہے یہی تفسیریں اور ترجمے پڑھ کر ان لوگوں کو جرأت ہوئی اور انہیں اعتراضات کے لئے مواد حاصل ہوگیا۔ یہ کتابچہ اسی غلط فہمی کا ازالہ ہے۔ غالبًا ایسی ہی صورت حال کے تحت علامہ اقبال فرماتے ہیں:

احکام ترے حق ہیں مگر اپنے مفسر
تاویل سے قرآن کو بناسکتے ہیں پازند

ایسی باتوں کی نشاندہی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے اور بقول حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ "جو تصنیف کیا کرتا ہے ملامت کا ہدف بنا کرتا ہے۔" حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ بڑی سچی بات تحریر فرماگئے ہیں اور اب جبکہ خاکسار کو بڑے بڑے جید علماء اور مفسرین حضرات کے موقف کے برخلاف بات کرنا پڑ رہی ہے تو آپ غور فرمائیں کہ ناداں اور ناسمجھ لوگ کیا کیا کچھ نہ کہیں گے؟ خاکسار نے ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے قدم اٹھایا ہے کہ حق بہرحال حق ہے اور حق کو ظاہر نہ کرنا ناحق ہے۔

اس بات کا دوسرا رخ نہایت شاندار اور تابناک بھی ہے۔ چونکہ دنیا میں اہل دانش، قدر شناس اور حقیقت شناس حضرات کی کمی نہیں ہے۔

خاکسار کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا جس کا ذکر اندر کے صفحات میں کردیا گیا ہے اور جو اس کتابچہ کے لکھنے کا سبب بن گیا ہے۔ میرے اپنے خیال ناقص کے مطابق میں اپنی نااہلی اور کم علمی صلاحیت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حضور جواب پیش کرکے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگیا ہوں۔

میں یہاں پر اس بات کا اظہار کرنا نامناسب خیال نہیں کرتا کہ یہ اتنا بڑا کارنامہ دراصل خاکسار کے ایک خواب کی تعبیر ہے جو اس ناچیز نے اللہ تعالیٰ کے کرم بے پایاں کی بدولت پچیس تیس سال پہلے دیکھا تھا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاکسار کے کام سے مطمئن ہوکر آرام فرمانے کے لیئے لیٹ گئے تھے۔ ماضی میں جب کبھی مجھے اس خواب کا خیال آتا تھا تو میں سوچا کرتا تھا کہ خبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں قدرت کو مجھ سے کونسا ایسا اہم کام لینا مقصود ہے جس کی بنا پر حضرت رسول کریم علیہ الصلواۃ والسلام مطمئن ہوکر استراحت فرمانے لگے تھے۔ جہاں تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں دیکھنے کا تعلق ہے تو ہر مومن مسلمان کی دلی خواہش اور تمنا ہوتی ہے بلکہ تڑپ ہوتی ہے کہ کسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ خواب میں نظر آجائے مگر اس کا معیار اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہے۔ کیونکہ خاکسار اپنی بداعمالیوں کی بدولت اپنے آپ کو ہرگز اس قابل تصور نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی سعادت سے سرفراز ہوجاتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث خوشنودی اور استراحت ہوجاتا۔

اس ذیل میں ایک بات اور عرض کرتا چلوں کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہونا چونکہ ابلیس خبیث کی یہ عادت ہے کہ وہ مختلف شکلوں میں مؤمنین کو دھوکے دیتا ہے مگر اس کی طاقت اور مجال نہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک یا حلیہ مبارک بناکر مؤمنین کو دھوکہ دے جائے۔

اس معاملے میں، میں اس بات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس عاجز و ہیچ مدان کو جناب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب جیسی عظیم شخصیت اور جلیل القدر متبحر عالم کی تائید اور رہنمائی اور حوصلہ افزائی شامل حال رہی ہے چنانچہ اس عاجز کی درخواست پر حضرت صاحب نے اس کتابچہ کا دیباچہ لکھنے کی درخواست بھی قبول فرمالی ہے۔

آخر میں خاکسار کی دلی خواہش اور تمنا ہے اور پروردگارعالم سے دعا ہے کہ اس کتابچہ کو اپنی رحمت کاملہ سے قبولیت عام عطافرمائے کہ دنیا کی تمام زبانوں میں اس کے تراجم ہوکر ہر مؤمن مسلمان کے کانوں تک یہ آواز پہنچ جائے۔ آمین۔ یارب العالمین، ثم آمین۔

سید محمد تقی فاطمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۧ (سورۃ لقمان رکوع ۴)

ترجمہ: "بالتحقیق اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے (ماؤں کے) رحموں میں اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خبردار ہے۔"

آیت مبارکہ مذکورہ سورۃ لقمان کی آخری آیت ہے۔ اس آیت کی وجہ شہرت یہ ہے کہ عوام الناس میں یہ بات مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں پانچ ایسی باتوں کی نشاندھی کی ہے جن کا علم سوائے پروردگار عالم کے اور کسی کو نہیں ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہ السلام اور کسی مقرب فرشتے تک کو ان باتوں کا علم نہیں دیا گیا۔ وہ پانچوں باتیں آیت مذکورہ میں آگئی ہیں جو اس طرح ہیں:

۱۔ قیامت کی گھڑی کا علم کہ کب آئے گی۔

۲۔ بارش کا علم کہ کب ہوگی۔

۳۔ حاملہ عورت کے پیٹ میں لڑکا یا لڑکی ہونے کا علم۔

۴۔ اس بات کا علم کہ کل کوئی کیا کرے گا۔

۵۔ اس بات کا علم کہ کون کس جگہ مرے گا۔

مندجہ بالا پانچ باتوں میں دو باتیں نمبر۲ اور نمبر۳ ایسی ہیں جن پر اسلام دشمن عناصر دل کھول کر اعتراضات کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اور اس کے سچے رسول کی ناموس مبارک اور سچی کتاب قرآن پاک اور اسلام کے سچے دین کو غلط اور جھوٹا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے میں مصروف ہیں۔

معترضین عام طور پر وہ لوگ ہیں جن کو عرف عام میں دھریہ کہتے ہیں۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گروہ کا نہ اللہ پر ایمان ہے نہ رسولوں پر نہ آسمانی کتابوں پر کہتے ہیں کہ یہ کارخانہ عالم خود ہی وجود میں آگیا ہے۔ خود ہی چل رہا ہے اور خود ہی کسی وقت ختم ہوجائے گا نہ کوئی اس کے پیدا کرنے والا ہے اور نہ ہی کوئی ختم کرنے والا ہوگا۔ تمام چیزیں خود ہی پیدا ہوجاتی ہیں اور خود ہی فنا ہوجاتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

سب سے بڑی احمقانہ بات جو یہ حزب الشیطان الاپتا ہے (نقل کفر کفر نہ باشد) اللہ نام کی کوئی شے کہیں بھی موجود نہیں ہے کسی اللہ نے انسان کو پیدا نہیں کیا بلکہ (نعوذ باللہ) انسان نے خود ہی اللہ کو پیدا کیا ہے یعنی اپنے دل و دماغ میں ایک ایسی ان ہونی ہستی کا تصور قائم کرلیا ہے جسے اللہ کہتے ہیں اور ایک وہمی ہستی کو اپنے سر پر مسلط کرلیا ہے اور ایک مفروضہ سے زیادہ اس بات کی اہمیت نہیں ہے۔

اس فاسد خیال کے لوگ اپنے آپ کو ترقی یافتہ اور روشن خیال کہتے ہیں اور اپنے علاوہ سب کو دقیانوسی خیالات اور لکیر کے فقیر جیسے الفاظ سے منسوب کرتے ہیں چنانچہ ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَٰلَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ○ (الاعراف رکوع ۳) "اور ایک فرقے پر گمراہی کا ثبوت ہوچکا ہے ان لوگوں نے شیطان کو اپنا رفیق بنالیا ہے اللہ کو چھوڑ کر اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔" اس خیال کے لوگوں کو مخاطب کرکے علامہ اقبال فرماتے ہیں:

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا
وجود کیا ہے فقط جوہر خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

(علامہ اقبال)

دین اسلام یا اللہ کے دین کے خلاف محاذ آرائی کوئی نئی بات نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دراصل حق و باطل کا یہ وہی معرکہ ہے، جس کی بنیاد روز ازل سے ہی پڑ گئی تھی، جس کی تفصیل ہمیں قرآن پاک میں اس طرح ملتی ہے، یعنی جب پروردگار عالم نے انسان کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایااور فرشتوں کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا:۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرۃ رکوع ۴) (ترجمہ از تفہیم القرآن) "پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں زمین پر ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔" انہوں نے عرض کیا کہ "کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے انتظام کو بگاڑدے گا اور خوں ریزیاں کرے گا۔ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کے لئے تقدیس تو ہم کرہی رہے ہیں۔" فرمایا: "میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے۔" پھر اسی رکوع کی آیت نمبر ۳۴، ۳۵ اور ۳۶ میں ارشاد گرامی ہے:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ . . . . مَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ○ تک "پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے جھک جاؤ تو سب جھک گئے مگر ابلیس نے انکار کیا۔ وہ اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا اور نافرمانوں میں شامل ہوگیا۔" پھر ہم نے آدم سے کہاکہ: "تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو اور یہاں بفراغت جو چاہو کھاؤ مگر اس درخت کارخ نہ کرنا ورنہ ظالموں میں شمار ہوگے۔" آخرکار شیطان نے ان دونوں کو اس درخت کی ترغیب دے کر ہمارے حکم کی پیروی سے ہٹادیا۔ اور انہیں اس حالت سے نکلواکر چھوڑا جس میں وہ تھے ہم نے حکم دیا کہ "اب تم یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہیں ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور وہیں گزر بسر کرنا ہے"۔

آگے چل کر سورۃ اعراف کے رکوع دو میں یہ واقعہ مزید تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ پورا کا پورا رکوع اس پر مشتمل ہے جو اس طرح ہے: وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ سے وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ تک (ترجمہ از تفہیم القرآن) "ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہاری تخلیق کی ابتدا کی پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو اس حکم پر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔"

پوچھا "تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جبکہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا؟"

بولا "میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے"۔

فرمایا: "اچھا تو یہاں سے نیچے اتر تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑائی کا گھمنڈ کرے۔ نکل جا کہ درحقیقت تو ان لوگوں میں سے ہے جو خود اپنی ذلت چاہتے ہیں"۔

بولا: "مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے"۔

فرمایا: "تجھے مہلت ہے"۔

بولا: "اچھا تو جس طرح (تو نے مجھے) گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا"۔

فرمایا: "نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا، یقین رکھ کہ ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا"۔ اور اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں اس جنت میں رہو، جہاں جس چیز کا تمہارا جی چاہے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے"۔

پھر شیطان نے ان کو بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی گئی تھیں ان کے سامنے کھول دے۔ اس نے ان سے کہا: "تمہارے رب نے تمہیں جو اس درخت سے روکا ہے اس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل نہ ہو جائے اور اس نے قسم کھا کر ان سے کہا کہ میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔ اس طرح دھوکا دے کر وہ ان دونوں کو رفتہ رفتہ اپنے ڈھب پر لے آیا آخرکار جب انہوں نے اس درخت کا مزا چکھا تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے پتوں سے ڈھانکنے لگے۔ تب ان کے رب نے انہیں پکارا: "کیا میں نے تمہیں اس درخت سے نہ روکا تھا اور نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟"

دونوں بول اٹھے: "اے رب! ہم نے اپنے اوپر ستم کیا اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہوجائیں گے"۔

فرمایا: "اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیئے ایک خاص مدت تک زمین ہی میں جائے قرار اور سامان زیست ہے"۔ اور فرمایا: "وہیں تم کو جینا اور وہیں مرنا ہے اور اسی میں سے تم کو آخرکار نکالا جائے گا۔"

مندرجہ بالا رکوع میں یہ واقعہ تفصیل سے بیان کردیا گیا ہے۔ اور بھی کئی جگہ اس واقعے کا تذکرہ آیا ہے جیسے الحجر رکوع ۳، بنی اسرائیل رکوع ۷، الکھف رکوع ۷، طٰہٰ رکوع ۷ اور جن رکوع ۵ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان سب میں الفاظ کا تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ بنیادی مضمون یہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ شیطان اولاد آدم کا کھلا دشمن ہے۔ اللہ تعالیٰ اور شیطان کے مابین جو گفتگو ہوئی وہ مندرجہ بالا آیات میں آپ نے ملاحظہ فرمالی ہے۔ کئی جگہ ارشاد ہوا ہے: اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (یعنی شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے) اب آپ یوں سمجھ لیں کہ روز اول سے ہی انسان تقسیم ہوکر دو گروہوں میں بنٹ گئے۔ ایک گروہ وہ ہے جو اللہ اور رسولوں کو ماننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتا ہے اور وہ حق پر ہے اور اسے "حزب اللہ" کہتے ہیں۔ دوسرا گروہ جس کو اللہ تعالیٰ کی ہستی سے ہی انکار ہے وہ نہ رسولوں کو مانتا ہے نہ آسمانی کتابوں کو اور شیطان کی پیروی میں مشغول ہے۔ یہی لوگ بھٹکے ہوئے ہیں اور یہ گروہ باطل ہے اور اسے "حزب الشیطان" کہتے ہیں۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○ (الشوریٰ رکوع ۱) ترجمہ: اور ایک فرقہ جنت میں ہوگا اور ایک فرقہ دوزخ میں ہوگا۔

مندرجہ بالا آیات سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ شیطان نے قیامت تک کے لیۓ اللہ تعالیٰ سے مہلت لے لی ہے اور انسانوں کو بہکانے کا اور راہ حق سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہٹانے کا بیڑہ اٹھایا ہے، چنانچہ رات دن اس کام میں مشغول ہے کہ اللہ کے بندوں کو راہ مستقیم پر نہ چلنے دے۔ اس بات میں وہ کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا، کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا، کسی وقت بھی وہ اس کام سے غافل نہیں ہوتا۔ چنانچہ حق و باطل کا یہ معرکہ روزِ ازل سے ہی جاری و ساری ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغ مصطفوی ﷺ سے شرار بولہبی (علامہ اقبال)

جیسا کہ اوپر والے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان نے سب سے پہلے حضرت بابا آدم علیہ السلام پر ہی وار کیا اور کامیاب کیا کہ جنت سے نکلوا کر چھوڑا۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے راستوں میں روڑے اٹکاتا رہا، یہاں تک کہ کئی انبیاء علیہم السلام کو قتل تک کرادیا۔ ہوتے ہوتے ہمارے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا۔ اب تک جو انبیاء آتے رہے وہ کسی خاص وقت، کسی خاص قوم اور کسی خاص علاقے تک محدود ہوتے تھے۔ مگر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ آخری نبی ہیں تمام بنی نوع انسان کے لئے ہیں، تمام عالم کے لئے اور روز قیام تک کے لئے ہیں۔ کسی خاص قوم، کسی خاص علاقے اور کسی خاص وقت کے لئے محدود نہیں ہیں۔ اس ذیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

۱- قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج (الاعراف رکوع ۲۰) "کہہ دیجئے کہ میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے۔" اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۲- وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (الانبیاء رکوع ۷) "اور اے نبی ہم نے نہیں بھیجا تم کو مگر تمام جہان والوں کے لئے رحمت۔"

۳- تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۨ ○ (الفرقان رکوع ۱) "نہایت متبرک ہے وہ جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ سارے جہان والوں کے لئے نذیر ہو"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (سبا رکوع ۳) "اور (اے نبی) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں"۔

۵- وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط (الجمعۃ رکوع ۱) "اور (اس رسول کی بعثت) ان دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں"۔

احادیث جو اس بارے میں مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہیں:

بُعِثْتُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ (مسند احمد) میں کالے اور گورے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

اَمَّا اَنَا اُرْسِلْتُ اِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ عَامَّةً وَّكَانَ مِنْ قَبْلِیْ اِنَّمَا يُرْسَلُ اِلٰى قَوْمِهٖ (مسند احمد بروایت عبداللہ بن عمرو بن العاص) "میں عمومیت کے ساتھ تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں حالانکہ مجھ سے پہلے جو بھی نبی گذرا ہے وہ اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔

وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وبعثت الى الناس عامة (بخاری و مسلم) "پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں۔

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِىْ اِصْبَعَيْنَ (بخاری مسلم) "میری بعثت اور قیامت اس طرح ہیں۔ یہ فرماتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں اٹھائیں۔ مطلب یہ تھا کہ جس طرح دو انگلیوں کے درمیان کوئی تیسری انگلی حائل نہیں ہے اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبوت نہیں ہے۔ میرے بعد بس قیامت ہی ہے اور قیامت تک میں ہی نبی رہنے والا ہوں۔

چنانچہ حزب الشیطان بھی اپنی پوری قوت سے مدمقابل ہے، اپنی پوری استطاعت بروئے کار لائے ہوئے ہے اور سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہے۔ انسانوں کو صراط مستقیم سے دور سے دور رکھے ہوئے ہے۔ گمراہی کے راستوں پر لگا رہا ہے۔ دنیاوی جاہ و حشمت کے سبز باغ دکھا کر گناہوں کی لذتوں سے روشناس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرا کر لوگوں کے دل موہ رہا ہے۔ لوگ ہیں کہ اس کے جال میں پھنسے چلے جا رہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ (مریم رکوع ٦) "کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ ہم نے ان منکرین حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں خوب خوب (مخالفت حق) پر اکسا رہے ہیں۔"

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا، سب لوگ آپ کی بے حد عزت و احترام کرتے تھے، چونکہ آپ نے بچپن سے ہی کبھی جھوٹ نہیں بولا تھا، اس لئے "صادق" کے نام سے مشہور ہوئے اور آپ ﷺ کے قابل تعریف کردار کی بدولت لوگ آپ ﷺ کے پاس اپنی امانتیں رکھا کرتے تھے، اس لئے آپ ﷺ "امین" کے لقب سے پکارے جانے لگے۔ یعنی صادق و امین کے نام سے آپ نے شہرت حاصل کر لی تھی۔ یہ لقب آپ کو نبوت سے پہلے ہی مل چکا تھا لیکن جیسے ہی جناب والا ﷺ نے نبوت کا اعلان کیا۔ شیطان الرجیم نے اپنی پوری طاقت اور صلاحیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں صرف کردی اور ایسے ایسے جال پھیلائے کہ غیر تو غیر اپنے نہایت قریبی اعزہ اور رشتہ دار یعنی حقیقی تایا اور چچا تک جان کے دشمن ہوگئے۔ طرح طرح کی تکالیف جسمانی، روحانی، دماغی اور ذہنی غرضکہ ہر قسم کی ایذارسانی سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوچار ہونا پڑا اور ہر قسم کی تکالیف کا یکہ و تنہا مقابلہ کیا۔ چنانچہ ارشاد گرامی ہے کہ: اللہ کی راہ میں مجھے اتنا دکھ دیا گیا کہ کسی دوسرے کو نہیں دیا گیا اور فرمان عالی ہے کہ: اللہ کی راہ میں مجھے ڈرانے دھمکانے کے لئے وہ کچھ کیا گیا کہ کسی دوسرے کے لئے نہیں کیا گیا۔

اسلام چونکہ ایک باقاعدہ انقلاب لے کر آیا تھا، جو صرف جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے ہی وابستہ تھا، تو مشرکین نے ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا کہ اس کے بعد یہ تحریک ازخود ختم ہوجائے گی۔ مکہ معظمہ کے ابتدائی تیرہ سال اسی کشمکش اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جدوجہد میں گذر گئے اور مخالفین کی اس انقلاب عظیم کو روکنے کے لئے کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکی۔ چنانچہ اسے روکنے کے لئے ان کے ذہن میں یہی اک تدبیر آئی کہ رات کے وقت ذات گرامی قدر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کردیا جائے۔ پروردگار عالم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین کی اس حرکت سے آگاہی فرمادی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی شب دشمنوں کے نرغہ سے نکل کر چند دن میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ یہ واقعہ کوئی معمولی قسم کا نہ تھا۔ کسی کو اپنا آبائی وطن اور گھربار چھوڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ بات نہایت شاق گذری۔ اس کا اندازہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ سے ملاحظہ فرمائیں کہ جناب والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے نکلتے وقت خانہ کعبہ پر ایک حسرت کی نظر ڈالی اور ارشاد فرمایا کہ "خدا کی قسم! تو اللہ کے نظر میں سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔" مکہ معظمہ سے نکل کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چند روز میں مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ یہ بھی ایک پوری داستان ہے جس کا بیان کرنا اس جگہ مقصود نہیں ہے۔

حزب الشیاطین پیچھے لگا رہا اور تمام عمر چین سے نہ بیٹھنے دیا اور اب ذاتی مخالفتوں سے نوبت باقاعدہ جنگوں تک پہنچ گئی۔ اہل مکہ نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا اور ایک دو جگہ کے علاوہ ہر موقعہ پر منہ کی کھائی۔ مدینہ منورہ کے دس سال کے قیام کے دوران جناب والا صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد جنگیں لڑنا پڑیں۔ مؤرخین نے غزوات کی تعداد ستائیس لکھی ہے، جن میں نو میں قتال وقوع میں آیا اور سرایا کی تعداد سینتالیس لکھی ہے۔ غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شرکت فرمائیں اور جس جنگ میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم شرکت نہ فرمائیں اسے "سریہ" کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر موقعہ پر نصرت اور امداد فرمائی اور حزب الشیاطین کو تقریباً ہر جگہ، ہر موقعے پر شکست وناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سوائے ایک دو مقامات کے۔

ہجرت کے آٹھویں سال مکہ کی فتح کے بعد حالات نے رخ بدلا چونکہ علاقے کے تمام قبائل اس بات کے منتظر تھے کہ اگر مسلمانوں نے مکہ فتح کرلیا تو یہ دین واقعی حق پر مبنی ہے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد لوگوں نے اس طرف متوجہ ہونا شروع کردیا۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

(بنی اسرائیل رکوع ۹) "اور اعلان کردو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو ہے ہی مٹنے والا۔"

حق و باطل کا یہ وہی سلسلہ ہے جو آج تک جاری و ساری ہے اور روز قیام تک چلتا رہے گا اور یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ بظاہر اس ترقی کے دور میں بھی اللہ کے دین کے خلاف لادینی طاقتیں یا "حزب الشیطان" بڑے نظم و ضبط کے ساتھ ہر میدان میں سازشیں کرنے میں مشغول ہیں۔ مذہبی، سیاسی، اقتصادی اور اخلاقی غرضیکہ ہر شعبہ زندگی میں دین اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اور اس بات کا ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے اس دین کو دنیا کے صفحہ ہستی سے بالکل مٹادیں۔ درآنحالیکہ اس دور میں ہماری مسلم قوم بھی دنیاوی اعتبار سے کسی میدان میں کم نہیں ہے۔ ہماری جس قدر انفرادی تعداد آج ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی، جتنی اسلامی سلطنتیں آج دنیا کے نقشہ پر موجود ہیں اتنی کبھی نہ تھیں۔ جتنی دولت آج مسلم قوم کے پاس ہے اتنی کبھی نہ تھی۔ دیگر ذرائع بھی آج جس قدر ہمارے پاس موجود ہیں اتنے کبھی نہ تھے۔ حال ہی میں جدید سائنسی ترقی کے دور میں پاکستان نے ایٹمی دھماکے کرکے تمام عالم پر یہ واضح کردیا ہے کہ عالم اسلام تم لوگوں سے کسی دوڑ میں کم نہیں ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود جتنی ذلت اور مسکنت سے آج مسلم قوم دوچار ہے اتنی کبھی نہ تھی۔ عمل صالح اور نیک کردار کے بارے میں ہم بالکل دیوالیہ ہوچکے ہیں۔ اس کا تجزیہ ہمارے مفکرین نے کیا ہے اور علامہ اقبال کا صرف ایک شعر ہی اس کی پوری ترجمانی کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر (علامہ اقبال)

مسلم قوم کی پوری حالت اس شعر سے واضح ہو جاتی ہے۔ ایک مفکر نے حکیم حاذق کی طرح مریض کی نبض پر ہاتھ رکھ کر مرض کی صحیح نشاندہی کردی ہے۔

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ مسلم قوم نے اللہ تعالیٰ کی اس سچی کتاب یعنی کلام پاک کو عملی طور پر بالکل بالائے طاق رکھا ہوا ہے۔ حقیقت بالکل اسی طرح ہے کہ جزدانوں میں لپیٹ کر گھر میں سب سے اونچی جگہ پر رکھا ہوا ہے کہ اللہ کے کلام کی بے ادبی نہ ہونے پائے۔ اگر بہت کسی نے تیر مارا تو یہ کیا کہ صبح کے وقت ایک آدھا سیپارہ طوطے کی طرح صرف اس نیت سے پڑھ لیا کہ کچھ ثواب حاصل ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ خوش ہوکر برکتیں نازل فرمائے گا۔ گو یہ بات بھی اپنی جگہ پر معنیٰ خیز ہے اور حقیقت پر مبنی ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کو اس لئے نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا لکھا ہے، کسی آیت کا ترجمہ یا تفسیر ملاحظہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ نے کن کن باتوں کے احکامات صادر فرمائے ہیں اور کس کس بات کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دراصل اس دور میں ایسا مسلمان غالباً ہزاروں میں ایک بھی مشکل سے ملے گا جو قرآن پاک کو اس نیت سے پڑھے اور مطالعہ کرے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات پر تفکّر اور تدبّر کی دعوت عام دی ہے کہ کلام پاک کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اپنے مسائل کا حل اس میں تلاش کریں۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل ہے، فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: "اے ابوذر! تو اگر صبح اٹھتے ہی قرآن مجید کی ایک آیت سیکھ لے (اسے باترجمہ پڑھ کر اس کا مفہوم جان لے) تو یہ تیرے لیئے سو رکعت نوافل پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

اس حدیث پاک سے قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ فرمالیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک اور صرف ایک آیت سمجھ کر پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تم سو رکعتیں پڑھنے میں ٹکریں مارو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی آیات اور اپنی کائنات کی آیات دونوں پر تفکر اور تدبر کی دعوت عام دی ہے۔ عقلمند اور سمجھ دار لوگوں کو زمین و آسمان کی تخلیق، رات دن کی تبدیلی، سورج، چاند ستارے، دریا، پہاڑ، سمندر، جمادات، نباتات، حیوانات، موت وزیست اور انسانی تخلیق خصوصاً انسان کو اپنے نفس پر سوچنے کی اور تفکر کرنے کی دعوت دی ہے۔ دنیا کی ہر چیز پروردگار عالم کی آیت ہے۔ بڑی بڑی چیزوں سے تو اس کی قدرت کا پتہ چلتا ہی ہے، غور کرنے والوں کے لیئے ایک بالکل بے معنیٰ تنکا زمین پر سے اٹھا کر غور کروگے تو اس کی قدرت کا نشان اس میں بھی پاؤ گے اور دیکھو گے کہ یہ بے معنیٰ تنکا بھی ایسا کوئی نہیں بنا سکتا جیسا کہ یہ ہے۔

تقریباً سوا سو آیات قرآن پاک میں ایسی ملتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو اپنی آیات پر تدبر و تفکر کی دعوت دی ہے۔ سورہ ص میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (سورۃ ص رکوع ۳) "یہ ایک بڑی بابرکت کتاب ہے (اے محمد ﷺ) جو ہم نے تم پر نازل کی ہے۔ تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور و فکر کریں اور عقل والے نصیحت حاصل کریں۔"

آیت مبارکہ سے اس بات کا صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ پروردگار عالم نے قرآن پاک نازل ہی اس لئے کیا ہے کہ لوگ اس کی آیات پر غور وفکر کریں اور نصیحت حاصل کریں اور ایک دوسری آیت میں یہاں تک بیان فرمادیا ہے:
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ (سورۃ محمد رکوع ۳)
"کیا لوگوں نے قرآن پر غور نہیں کیا۔ کیا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں؟"

اللہ تعالیٰ نے کس کس طرح اپنی کتاب میں تفکر کے لئے" زور دیا ہے مگر ہماری مسلم قوم اس کے بالکل برعکس عمل پیرا ہے۔ جس قدر اللہ تعالیٰ نے زور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیا ہے ہم اسی قدر اس سے دور ہوگئے ہیں۔

سورۃ فرقان کی درج ذیل آیت پڑھ کر تو مسلم قوم کو ڈوب مرجانا چاہیئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کی شکایت کریں گے، ارشاد فرمائیں گے: وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا ○ (سورۃ الفرقان رکوع ۳) "رسول فرمائیں گے اے میرے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑدیا تھا۔"

غور فرمائیں کہ امت کے لئے وہ وقت کتنا سخت ہوگا۔ کاش مسلم قوم اب بھی سنبھل جائے اور قرآن کی طرف دل و جان سے مائل ہوجائے اور اسے پڑھنے کا، سمجھنے کا اور عمل کرنے کا طریقہ اختیار کرلے۔

قرآن پاک سے دوری اور لاعلمی کی وجہ سے مسلم قوم دن بدن نت نئے مسائل ومشکلات کا شکار ہورہی ہے اس لاعلمی کی ایک بڑی وجہ عربی زبان سے ناواقفیت بھی ہے۔ ترجموں اور تفسیروں کے بغیر ممکن ہی نہیں کہ کوئی کسی آیت کے بارے میں کچھ سمجھ سکے۔ بڑے بڑے قرآن کے حفاظ اور قاری حضرات جن کی عمریں گزر گئیں قرآن پاک کی تلاوت کرتے کرتے، کسی چھوٹی سے چھوٹی آیت کا مطلب تو درکنار صرف ترجمہ تک نہیں بتاسکیں گے۔ فکر و تدبر کرنا تو بہت بڑی بات ہے۔

ترجمے اور تفسیریں ہر مکتبہ خیال کے علماء نے اپنے اپنے اعتقادات کے مطابق کیئے ہیں اور قرآن پاک کی آیات کے مطابق طرز عمل اختیار کرنے کی بجائے قرآن پاک کو اپنے خیالات میں ڈھالنے کی کوششیں کی ہیں۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق (علامہ اقبال)

اس موضوع پر مولانا ابو الکلام آزاد نے ترجمان القرآن کے دیباچہ میں فن تفسیر پر جو تبصرہ کیا ہے وہ پڑھنے کے قابل ہے۔ چند سطور قارئین کرام کے مطالعے کے لیئے پیش کرتا ہوں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"قرون اخیرہ اور قرآن کے مطالعہ اور تدبر کا عام معیار:
مختلف اسباب سے جن کی تشریح کا یہ محل نہیں صدیوں سے اس طرح کے اسباب و موثرات نشونما پاتے رہے ہیں، جن کی وجہ سے بتدریج قرآن کی حقیقت نگاہوں سے مستور ہوتی گئی اور رفتہ رفتہ اس کے مطالعے اور فہم کا ایک نہایت پست معیار قائم ہوگیا۔ یہ پستی صرف معانی اور مطالب ہی میں نہیں ہوئی بلکہ ہر چیز میں ہوئی حتیٰ کہ اس کی زبان اس کے الفاظ اس کی ترکیب اور اس کی بلاغت کے لئے بھی نظر و فہم کی کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔"

"ہر عہد کا مصنف اپنے عہد کے ذہنی آب وہوا کی پیداوار ہوتا ہے اور اس قاعدہ سے صرف وہی دماغ مستثنیٰ ہوتے ہیں جنھیں مجتہدانہ ذوق و نظر کی قدرتی بخشائش نے صف عام سے الگ کردیا ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی ابتدائی صدیوں سے لیکر قرون اخیرہ تک جس قدر مفسرین پیدا ہوئے ہیں ان کا طریق تفسیر ایک روبہ تنزل معیار فکر کی مسلسل زنجیر ہے جس کی ہر پچھلی کڑی پہلی کڑی سے پست تر اور ہر سابق لاحق سے بلند تر واقع ہوئی ہے اس سلسلے میں جس قدر اوپر کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں حقیقت زیادہ واضح زیادہ بلند اور اپنی قدرتی شکل میں نمایاں ہوتی جاتی ہے جس قدر نیچے اترتے آتے ہیں حالت برعکس ہوتی جاتی ہے۔"

"یہ صورتحال فی الحقیقت مسلمانوں کے عام دماغی تنزل کا قدرتی نتیجہ تھا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ وہ قرآن کی بلندیوں کا ساتھ نہیں دے سکتے تو کوشش کی کہ قرآن کو اس کی بلندیوں سے اس قدر نیچے اتار لیں کہ ان کی پستیوں کا ساتھ دے سکے۔"

آگے چل کر فرماتے ہیں کہ "ایک طرف تو صحابہ سلف کی روایات سے تغافل ہوا۔ دوسری طرف روایات کے غیر محتاط جامعوں نے الگ آفت برپا کردی اور ہر تفسیر جس کا سرا کسی نہ کسی تابعی سے ملادیا گیا سلف کی تفسیر سمجھ لی گئی۔"

"قرآن کی صحت فہم کے لئے عربی لغت وادب کا صحیح ذوق شرط اول ہے۔ لیکن مختلف اسباب سے، جن کی تشریح محتاج تفصیل ہے یہ ذوق کمزور پڑتا گیا یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ وہ وقت آگیا جب مطالب میں بے شمار الجھاؤ محض اس لئے پڑ گئے کہ عربیت کا ذوق سلیم باقی نہ رہا اور جس زبان میں قرآن نازل ہوا تھا اس کے محاورات اور مدلولات سے یک قلم بعد ہو گیا۔"

"چوتھی صدی ہجری کے بعد علوم اسلامیہ کی تاریخ کا مجتہدانہ دور ختم ہو گیا اور شواذ و نوادر کے علاوہ عام شاہراہ تقلید کی شاہراہ ہو گئی۔ اس داء عضال نے جسم تفسیر میں پوری طرح سرایت کی۔ ہر شخص جو تفسیر کے لئے قلم اٹھاتا تھا کسی پیش رو کو اپنے سامنے رکھ لیتا تھا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہتا۔ اگر تیسری صدی میں کسی مفسر سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو ضروری ہے کہ نویں صدی کی تفسیروں تک وہ برابر نقل در نقل ہوتی چلی آئے۔ کسی نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ چند لمحوں کے لئے تقلید سے الگ ہو کر تحقیق کرے کہ معاملہ کی اصلیت کیا ہے۔ رفتہ رفتہ تفسیر نویسی کی ہمتیں اس قدر پست ہو گئیں کہ کسی متداول تفسیر پر حاشیہ چڑھانے سے آگے نہ بڑھ سکیں۔"

مولانا آزاد کا تجزیہ اس معاملہ میں بالکل حقیقت پسندانہ معلوم ہوتا ہے۔ آگے آپ دیکھیں گے کہ ہمارے تمام اردو دان مفسروں نے یہی طریقہ اپنایا ہے اور اسی بنا پر زیر بحث آیت پر کسی مفسر نے بھی اپنے پیش رو سے ہٹ کر اس پر تفکر کرنے کی زحمت گوارہ نہیں کی۔ اور ابتدا سے ہی جملہ مفسرین جو راویوں کے جھرمٹ میں پھنس گئے تھے، اس سے باہر نہ نکل سکے۔

اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔ واقعہ یوں پیش آیا کہ دہریہ ذہن کی پیداوار کے ایک شخص نے برسر گفتگو یہ باتیں کیں "کہ آپ لوگ پروپگنڈہ کرتے ہیں کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے اور اس میں کوئی غلط بات نہیں کہی گئی ہے۔ اُن پانچ باتوں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جن کا علم آپ لوگوں کے خیال کے مطابق سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے۔ ان میں سے ایک بات بارش کے متعلق ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہو گی؟ کتنی ہو گی اور کہاں ہو گی؟ اب دیکھئے علم موسمیات کے ماہرین ریڈیو اور ٹیلیویژن پر رات دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اعلانات کرتے رہتے ہیں کہ فلاں فلاں جگہ بارش ہوگی، ہلکی ہوگی یا تیز ہوگی یا گرج چمک کے ساتھ ہونے کا امکان ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس میں دس یا پانچ فیصد غلط بات بھی ہو اور اعلان کے مطابق عمل میں نہ آئے۔ لیکن عام طور پر یہ اعلانات تقریباً صحیح ہی ہوتے ہیں۔ اور اب یہ بات کوئی ایسا عجوبہ نہیں رہی کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، بلکہ روزانہ کے معمولات میں شامل ہوگئی ہے۔"

"دوسری اہم بات جو اس سے بھی زیادہ وثوق کے ساتھ علم میں آنے لگی ہے یہ ہے کہ حاملہ عورت کے پیٹ میں بچے کے نر یا مادہ یعنی لڑکا یا لڑکی ہونے کے بارے میں الٹرا ساؤنڈ پر ڈاکٹر صاحبان معائنہ کرکے سو فیصد صحیح بات بتادیتے ہیں کہ حاملہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ آپ کے اللہ میاں کی دو باتیں تو غلط ثابت ہوگئیں اور روزانہ کا معمول بن گئیں ہیں اور ان باتوں میں کسی کو شبہ کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہی"۔ اس کے بعد بڑے زوردار الفاظ میں اس شخص نے یہ بات کہی کہ " دراصل آپ کے قرآن بنانے والے کو یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ دنیا میں آگے چل کر آئندہ ایسا بھی زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ ان باتوں کا پتہ چلا لیا کریں گے۔ آپ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اس کی کوئی بات غلط ثابت نہیں ہوسکتی۔ اب یہ دو باتیں تو غلط ثابت ہوگئی ہیں اور آپ کے قرآن کے آسمانی کتاب ہونے کا پول کھل گیا ہے، آپ ان کے متعلق کیا کہتے ہیں؟؟؟"

یہ باتیں سن کر میں حیرت زدہ ہوگیا اور ششدر رہ گیا کہ پروردگار عالم اور اس کی سچی کتاب پر اتنا بڑا اعتراض کیسے عائد ہوسکتا ہے اور یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب میں بھی کوئی غلط بات آسکتی ہے؟ میری اس وقت کی کیفیت کا اندازہ ایک صحیح العقیدہ مسلمان ہی کرسکتا ہے۔

یہ بات تو کانوں میں پڑی ہوئی تھی کہ قرآن پاک میں چند باتیں ایسی آئی ہیں، جن کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے، لیکن اس کا تفصیلی علم نہیں تھا۔ صرف بارش کے متعلق جب لوگ ذکر کرتے تھے تو یہ کہکر ٹال دیتے تھے کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے اعلانات سو فیصد صحیح تھوڑی ہوتے ہیں، کبھی صحیح ہوگئے، کبھی غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوگئے۔ چنانچہ ان کی بات یقینی نہیں ہوتی یہ لوگ ویسے ہی تکا لگاتے ہیں، لیکن مندرجہ بالا باتیں سن کر آنکھیں کھل گئیں۔

دوسری بات کہ حاملہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ الٹراساؤنڈ مشین پر حاملہ عورت کولٹا کر اس بات کا پتہ چل جاتا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ اول تو کہا جاتا ہے کہ ننانوے فیصد صحیح اندازہ ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر ایک فیصد بھی صحیح ہو تو حقیقتاً قرآن پاک کی آیت پر تو حرف آجائے گا اور یہ کہنا کہ سائنسی تحقیقات صحیح نہیں ہوتیں، دراصل دھاندلی کے برابر ہے۔ کسی اعتراض کا جواب علمی دلائل سے دینا ہی عقلمندی کا تقاضہ ہے۔

غور کیا جائے تو اعتراضات دراصل معمولی نوعیت کے نہیں ہیں۔ پروردگار عالم کی ذات گرامی اور اس کی سچی کتاب پر زبردست حملہ ہے۔ بلکہ حقیقتاً پورے دین اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ چنانچہ یہ بات پورے عالم اسلام کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے اور اسے ایک معمولی بات سمجھ کر نظرانداز کردینا ہرگز مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے معترض کی طرف سے مذکورہ بالا نازیبا الفاظ تیر نیم کش کی طرح دل میں پیوست ہوگئے اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ آخر بات کیا ہے؟ کہ قرآن پاک پر اتنا بڑا اعتراض عائد ہوگیا چونکہ معاملہ تمام تر قرآن پاک کا ہے، اس لئے قرآن پاک ہی کی طرف رجوع کرنا پڑا، جو بلاشک وشبہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور تمام اہل اسلام کے عقیدے کے مطابق اس کی کوئی بات غلط ثابت نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ کلام پاک میں دعائیہ سورہ فاتحہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی اس بات سے کی ہے۔ ارشاد گرامی ہے: الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ "یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے (اللہ کی طرف سے ہونے میں) کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔" یعنی یہ کتاب ہر قسم کے شک وشبہات سے پاک ہے اور اس پر یقین رکھو کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار کلام پاک میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ یہ کتاب میری نازل کردہ ہے اور حق پر مبنی ہے اور اس بارے میں شک وشبہ کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس زمانہ میں لوگ قرآن پاک کو معنیٰ کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر پڑھتے ہی نہیں ہیں اور انہیں معلوم ہی نہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے تو یہ لوگ اعتراض ہی کیا کریں گے۔ سنی سنائی اور غلط مشہور باتوں پر لوگ اعتراض جڑ دیتے ہیں۔

قرآن پاک کے نزول کے زمانہ میں سب لوگ اہل زبان تھے اور قرآن کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ چنانچہ کفار و مشرکین قرآن کے بارے میں اکثر و بیشتر اعتراضات کرتے تھے اور اللہ کی طرف سے ان کو جوابات دیے جاتے تھے۔ چنانچہ قرآن پاک میں کافی تعداد ایسی آیات کی موجود ہے، جن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوابات نازل ہوئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند آیات قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے پیش کرتا ہوں:

۱- الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ (آل عمران رکوع ۱) "اللہ تعالیٰ ایسی ہستی ہے جس کے سوا کوئی معبود بنانے کے قابل نہیں، زندہ ہے اور سب چیزوں کا سنبھالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اوپر قرآن نازل کیا ہے حق کے ساتھ جو تصدیق کرتا ہے ان کتابوں کی جو اس سے پہلے آچکی ہیں اور نازل کیا توریت اور انجیل کو اس سے قبل لوگوں کی ہدایت کے لئے اور اتارے معجزے۔"

۲- اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا ۝ (النساء رکوع ۱۱) "کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف بیانی پائی جاتی۔"

۳- وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ (المائدہ رکوع ۷) "اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے اور الکتاب میں سے جو کچھ اس کے آگے موجود ہے اس کی تصدیق کرنے والی اور اس کی محافظ اور نگہبان ہے لہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تم خدا کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو"۔

۴- اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (الانعام رکوع ۱۴) تو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا تلاش کروں، حالانکہ اس نے پوری تفصیل کے ساتھ تمہاری طرف کتاب نازل کردی ہے۔ جن لوگوں کو ہم نے (تم سے پہلے) کتاب دی تھی وہ جانتے ہیں کہ یہ کتاب تمہارے رب ہی کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے، لہذا تم شک کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔ تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔ کوئی اس کے فرامین کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے، وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے"۔

۵- الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ○ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ○ (یونس رکوع ۱) یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو حکمت اور دانش سے لبریز ہے۔ کیا لوگوں کے لئے یہ ایک عجیب بات ہوگئی کہ ہم نے خود انہی میں سے ایک آدمی کو اشارہ کیا کہ (غفلت میں پڑے ہوئے) لوگوں کو چونکا دے اور جو مان لیں انہیں خوشخبری دیدے کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچی عزت و سرفرازی ہے (کیا یہی وہ بات ہے جس پر) منکرین نے یہ کہا کہ یہ شخص تو کھلا جادو گر ہے"۔

مندرجہ بالا چند آیات آپ نے ملاحظہ فرمالی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں درج ذیل سورتوں کی ابتدا ہی اسی قسم کی آیات سے کی ہے، جن سے قرآن پاک کی حقانیت کے ثبوت فراہم ہوتے ہیں:

سورہ البقرہ، سورہ آل عمران، سورہ الاعراف، سورہ یونس، سورہ ھود، سورہ یوسف، سورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رعد، سورہ ابراھیم، سورہ الحجر، سورہ کھف، سورہ طٰہٰ، سورہ نور، سورہ عنکبوت، سورہ النمل، سورہ القصص، سورہ لقمان، سورہ یٰس، سورہ ص، سورہ الزمر، سورہ مومن، سورہ حم السجدۃ، سورہ الشوریٰ، سورہ الزخرف، سورہ الجاثیۃ، سورہ الاحقاف، سورہ ق، سورہ الرحمٰن، اور سورہ القدر۔ ان کے علاوہ بھی پروردگار عالم نے موقع بہ موقعہ مزید مقامات پر اس بارے میں کافی تعداد میں آیات نازل فرمائی ہیں کہ لوگوں کے دلوں سے قرآن پاک کے بارے میں تمام شکوک و شبہات دور ہوجائیں اور یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ ہے اور یہ اس کی سچی کتاب ہے۔

دوسری طرف اعتراضات بھی قرآن پاک کی آیات پر ہی ہیں، جو ہر مومن و مسلمان کو سوچنے اور تفکر کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ ان اعتراضات کی وجوہات کیا ہوسکتی ہیں کہ دشمنان اسلام کو اتنی جرات ہوئی کہ دعوے کے ساتھ اللہ کی آیات پر معترض ہیں اور ہماری ہی کتاب کے حوالے دیتے ہیں کہ آپ ہی کی کتاب میں یہ باتیں درج ہیں، ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے ہیں۔

یہ آخری فقرہ ایک مسلمان کی آنکھ کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اس واقعہ سے دل پر جو چوٹ لگی، اس نے خاکسار کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اس معاملہ کو ایک معمولی بات سمجھ کر نظرانداز نہیں کرنا چاہئے اور کھوج لگانا چاہئے کہ حقائق کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب تو چودہ سو سال سے بغیر کسی تحریف کے اپنی اصلی حالت میں دنیا کے کونہ کونہ میں موجود ہے۔ اور پھر پروردگار عالم کا یہ دعویٰ کہ اس کتاب میں کوئی غلط بات نہیں آئی ہے۔ وَإِنَّهُ لَكِتَٰبٌ عَزِيزٌ لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ (حم السجدۃ رکوع ۵) "بالتحقیق یہ ایک زبردست کتاب ہے باطل نہ سامنے سے اس پر آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔ یہ حکمتوں والے اور تعریفوں والے کی نازل کردہ ہے۔"

دوسری طرف معترضین کا یہ دعویٰ کہ یہ باتیں آپ ہی کی کتاب میں درج ہیں۔ یہ دونوں باتیں تو صحیح نہیں ہوسکتیں۔ ان میں سے ایک بات ضرور غلط ہے۔ چنانچہ خاکسار نے تہیہ کرلیا کہ حقیقت حال معلوم کیے بغیر چین سے نہیں بیٹھوں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میرے پاس اس وقت تین مفسرین کے تراجم اور تفاسیر موجود تھیں جن کی طرف رخ کیا:

۱- معجزہ نما کلاں قرآن شریف مترجم ۱۳۵۲ھ بدو ترجمہ ۵۵ خوبیوں والا۔ (ترجمہ اول رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے اور اس کے نیچے دوسرا ترجمہ بامحاورہ کے نام سے جناب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔)

۲- تفسیر از جناب مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمتہ اللہ علیہ مکمل دو جلدو میں۔

۳- تفسیر تفہیم القرآن از جناب مولانا مودودی رحمتہ اللہ علیہ مکمل چھ جلدوں میں۔

چنانچہ خاکسار نے انتہائی بے چینی کے عالم میں مندرجہ بالا تینوں تراجم وتفاسیر میں آیت زیر بحث کا بہت غور سے مطالعہ کیا۔ اور مندرجہ بالا تینوں نسخوں کے صرف ترجمے دیکھتے ہی پروردگار عالم کی طرف سے اس بات کا انکشاف ہوا کہ یہ سارا معاملہ تو ہمارے بامحاورہ ترجموں کی وجہ سے درپیش ہے۔ آگے چل کر میں تفصیل کے ساتھ اس کی وضاحت کروں گا۔ چونکہ اس سارے معاملے کی بنیادی وجہ یہی لفظی اور بامحاورہ ترجموں کا فرق ہے اور یہ فرق اگر صرف ترجموں تک ہی محدود رہتا تو اتنا فرق نہ پڑتا۔ مگر ہمارے علماء حضرات کی تمام تفاسیر انہی ترجموں کے اوپر قائم ہیں اور ان تفاسیر کا سہارا لے کر ہی اسلام دشمن عناصر نے اعتراضات کئے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ترجموں کی تفصیل:-

نمبر۱ پر: معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم میں لفظی اور بامحاورہ دونوں ترجمے ایک ساتھ ہی اوپر نیچے دیے ہوئے ہیں۔ لفظی ترجمہ جناب رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے سب سے پرانے مطبوعہ ترجمے سے نقل کیا ہے۔ دوسرا ترجمہ بامحاورہ کے نام سے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ دونوں ترجمے نیچے نقل کیے جاتے ہیں:

لفظی ترجمہ:۔ ''تحقیق اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیچ پیٹوں ماں کے ہے۔ اور نہیں جانتا کوئی جی کیا کماوے گا کل اور نہیں جانتا کوئی جی کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔"

بامحاورہ ترجمہ:۔ "بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا؟ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا؟ تحقیق اللہ جاننے والا اور خبردار ہے۔"

نمبر ۲ پر: ترجمہ مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے جو اس طرح پر ہے:

"بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم والا ہے خبر رکھنے والا ہے۔"

نمبر ۳ پر: ترجمہ از جناب علامہ مودودی رحمتہ اللہ علیہ تفہیم القرآن

"اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔ وہی بارش کرتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے۔ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کو موت آنی ہے اور اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔"

دونوں ترجمے آپ کے سامنے ہیں۔ بامحاورہ ترجموں میں لفظ "ہی" اور "وہی" کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جو اس قدر بے معلوم ہے کہ بادی النظر میں محسوس ہی نہیں ہوتا کہ ہم کیا کہہ گئے اور سننے والوں کے لئے بھی یہ بات کوئی ایسی اہمیت نہیں رکھتی جب تک کہ گہری نظر سے غور نہ کیا جائے کہ اس آیت پر معترضین نے اعتراضات کئے ہیں اس کی وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ اس تلاش میں ہی انسان اس فرق کو محسوس کرسکتا ہے کہ اس "ہی" اور "وہی" کے اضافے نے آیت کے معانی اور مطالب دونوں تبدیل کردیے ہیں۔

دونوں قسم کے ترجموں میں جو فرق آگیا ہے، وہ یہ ہے کہ بامحاورہ ترجموں میں "ہی" اور "وہی" کے اضافے سے معانی اور مطالب یکسر تبدیل ہوگئے ہیں۔ لفظی اور حقیقی ترجمے کی رو سے معنیٰ یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کی گھڑی کا علم ہے۔ اتنا کہنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کسی دوسرے کے علم کی نفی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے کے علم کی نفی نہیں کی کہ اس کا علم اس کے سواء کسی اور کو نہیں ہوسکتا۔ برخلاف اس کے بامحاورہ ترجمے میں لفظ "ہی" کے اضافے سے مطلب یہ ہوا کہ قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اس کے علاوہ اور سب کی نفی ہوجاتی ہے۔ اسی طرح دوسرے جملے میں "وہ اتارتا ہے مینہ" کہنے سے کسی دوسرے کے علم کی نفی نہیں ہوتی۔ لیکن یہ کہنے سے کہ "وہی اتارتا ہے مینہ۔" اس کے علاوہ سب کی نفی ہوجاتی ہے کہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں اتار سکتا۔ تیسرے جملے کی بھی یہی کیفیت ہے۔ لفظی ترجمے کی رو سے معنیٰ ہوئے کہ وہ جانتا ہے کہ ماؤں کے ارحام میں کیا ہے۔ اس سے کسی دوسرے کی نفی نہیں ہوتی لیکن "وہی" کے اضافے سے کہ "وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے ارحام میں کیا ہے۔" اللہ کے علاوہ سب کی نفی ہوجاتی ہے کہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جان سکتا۔

لفظی معنیٰ کی رو سے آیت کے پورے معنیٰ اور مطلب سمجھنے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر ایک آدمی کھڑے ہوکر کہتا ہے کہ یہ بات مجھے معلوم ہے اس کا مطلب صاف یہ ہے کہ اس نے صرف اپنے علم کا اظہار کیا ہے اور اس سے کسی دوسرے کے علم کی نفی نہیں ہوئی۔ اسے معلوم ہے اور کسی کو بھی معلوم ہوگا۔ کہنے والے نے اپنے علاوہ کسی دوسرے کے علم کی نفی نہیں کی ہے۔ برخلاف اس کے اگر آدمی یوں کہے کہ یہ بات مجھے ہی معلوم ہے تو اس کا مطلب صاف یہ ہوگا کہ یہ بات صرف کہنے والے کو ہی معلوم ہے اور اس کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اتنا کہنے سے اس نے سب کی نفی کردی ہے۔ چنانچہ دونوں آدمیوں کا مطمحِ نظر مختلف ہوگا، بس یہی فرق ہمیں آیت مذکورہ کے لفظی اور بامحاورہ ترجموں میں ملتا ہے۔

ترجموں کا یہی فرق اس مضمون کی بنیاد ہے اور میں یہ کہنے میں ہرگز ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ انہی تفاسیر کے مطالعہ نے اسلام دشمن عناصر کے حوصلے بلند کیے ہیں، جس سے ان کو اس بات کی جسارت اور جرأت ہوئی کہ پروردگار عالم کی ذات گرامی اور اس کی سچی کتاب پر اور دین اسلام کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کریں۔

آیت زیر بحث کے معانی میں یہ فرق معلوم ہونے کے بعد ہم صاف صاف کہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سکتے ہیں کہ صحیح معانی کی رو سے قرآن پاک کی اس آیت پر اعتراض عائد ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ اعتراض قرآن مجید کی آیت پر نہیں بلکہ اس کی تفسیر پر ہے جس کا تعلق انسانوں سے ہے اور اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَا۔

یہ تاثر تو ہمیں مندرجہ بالا تین چار ترجمے دیکھ کر حاصل ہوا ہے۔ اردو زبان میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی تعداد قرآن پاک کے تراجم و تفاسیر کی موجود ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ آیت زیر بحث کی متعلق دیگر علمائے کرام نے کس کس طرح اظہار خیال کیا ہے۔

اس معاملہ میں، میں نے اپنے دوست احباب سے بھی مدد حاصل کی اور جس کسی کے پاس جو ترجمہ اور تفسیر موجود تھی، ان سے حاصل کرلی گئی اور پھر مختلف الخیال مساجد کی لائبریریوں سے جو تراجم و تفاسیر حاصل ہوسکیں۔ ان سے بھی استفادہ کیا گیا اس طرح مجھے ہر مکتبہ خیال کے علماء کے پچیس نسخوں کے مطالعہ کا موقعہ مل گیا۔ اور آیت زیر بحث کے متعلق جو جو اظہار خیال علماء حضرات نے کیا ہے، وہ نقل کرلیا گیا ہے اور قارئین حضرات کے مطالعہ کے لئے پیش ہے۔

۱۔ القرآن الحکیم

معہ ترجمہ و تفسیر موضح القرآن از شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ

(اردو زبان میں قرآن پاک کا غالباً یہ پہلا ترجمہ ہے)

ترجمہ: اللہ جو ہے اس پاس ہے قیامت کی خبر اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو ہے ماں کے پیٹ میں اور کوئی جی نہیں جانتا کیا کرے گا کل اور کوئی نہیں جانتا کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہے اور خبردار۔

(حاشیہ پر اس آیت کے تحت کوئی بات تحریر نہیں ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۲- خوش نما قرآن مجید مترجم

معہ فوائد موضح القرآن

بین السطور میں ترجمہ بامحاورہ رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔

حاشیہ پر فوائد القرآن ماخذ تفسیر موضح القرآن حضرت شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ لکھے گئے ہیں۔ (ترجمہ اور حاشیہ بالکل وہی ہے جو اوپر نمبر ۱ میں درج ہے، دونوں ترجمے حضرت شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں)

ملنے کا پتہ:۔ صلاح الدین مصباح الدین مطبع نعمانی ترکمان دروازہ دہلی (بھارت)

## ۳- معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم

ترجمہ اول لفظی: از جناب رئیس الفقہاء والمحدثین شاہ رفیع الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔

ترجمہ دوم از جناب حکیم الامت۔ قرآن کے ظاہری اور باطنی علوم کے ماہر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قادری چشتی رحمتہ اللہ علیہ۔

اس کے سرورق پر یہ عبارت بھی درج ہے:۔

اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ اس کے حاشیہ پر تفسیر کبیر، ابن جریر، درمنثور، خازن، ابن کثیر، مدارک، موضح القرآن، مسند احمد، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، مسند بزاز، مسند امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی اور تفسیر حقانی، خلاصتہ التفاسیر، تفسیر بیان القرآن وغیرہ اور صحاح ستہ مثل بخاری، ترمذی، مسلم، وغیرہ کے خلاصوں اور مطالب سے ایک جامع تفسیر نہایت صحت اور سند کے ساتھ عام فہم اردو میں زر کثیر خرچ کر کے چڑھائی ہے۔

ناشر: سلطان بکڈپو، چارکماں حیدرآباد (اے پی) (بھارت)

ترجمہ اول لفظی:۔ "تحقیق اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہہ اور جانتا ہے جو کچھ بیچ پیٹوں ماں کے ہے اور نہیں جانتا کوئی جی کیا کماوے گا کل اور نہیں جانتا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جی کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔"

ترجمہ دوم بامحاورہ: "بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے، اور وہی مینہہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا خبردار ہے۔"

(حاشیہ) علم غیب اور پانچ باتیں:

جبرئیل علیہ السلام نے سائل کی صورت بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کے اور مسئلوں کے ساتھ قیامت کا حال پوچھا کہ کب آئے گی آپ نے اور سب مسئلوں کا جواب تو تفصیل سے دیا اور قیامت کی چند نشانیاں بتلا کر فرمایا کہ اس میں ہم دونوں برابر ہیں۔ غرض کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی ماں کے پیٹ میں کیا ہے بارش کب ہوگی اور کل کے روز کیا پیدا کر سکے گا اور یہ کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا ان کے سوا باقی باتوں کا علم غیب پیغمبروں کو بذریعہ وحی اور ولیوں کو بذریعہ خواب اور الہام ہوتا ہے۔ وحی کے ذریعہ سے حضرت ﷺ نے حضرت آدم اور پیدائش عالم کے وقت سے لے کر قیامت تک بیان کیا ہے۔ مگر وحی شیطان کے دخل سے پاک ہے اور الہام اور خواب میں جو ولیوں کو ہوتا ہے، شیطان کا دخل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ولیوں کے خواب اور الہام سے کوئی شرعی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا اور جو کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ تمام علم غیب کسی انسان کو حاصل ہے یا کوئی انسان خدا کے اختیارات میں دخل رکھتا ہے تو وہ شرع کی رو سے کافر ہے ۱۲ فتح الباری - ابن کثیر

## ۴۔ تفسیر ابن کثیر اردو۔ علامہ ابن کثیر

ناشر مکتبہ فیض القرآن دیوبند۔ ضلع سہارنپور یوپی (بھارت)

مصنف: علامہ ابن کثیر

ترجمہ قرآن پاک: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ علیہ

حواشی و اضافات:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مولانا انظر شاہ کشمیری مدرس دارالعلوم دیوبند ابن حضرت مولانا علامہ سید انور شاہ صاحب کشمیری سابق محدث دارالعلوم دیوبند۔

ترجمہ: "بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ سب باتوں کو جاننے والا باخبر ہے۔"

یہ معلومات:

یہ غیب کی وہ کنجیاں ہیں جن کا علم بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کو نہیں۔ مگر یہ کہ کسی کو اللہ تعالیٰ معلوم کرائے۔ قیامت کے آنے کا صحیح وقت نہ تو کوئی نبی مرسل جانے اور نہ کوئی مقرب فرشتہ۔ اس کا وقت صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اسی طرح بارش کب، کہاں اور کتنی برسے گی اس کا علم بھی کسی کو نہیں۔ ہاں! جب ان فرشتوں کو حکم ہوتا ہے جو اس پر مقرر ہیں تب وہ جانتے ہیں اور جسے خدا معلوم کرائے۔ اسی طرح حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ اسے بھی خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہاں! جب جناب باری تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوتا ہے جو اس کام پر مقرر ہیں، تب انہیں پتہ چلتا ہے کہ نر ہوگا یا مادہ لڑکا ہوگا یا لڑکی نیک ہوگا یا بد اسی طرح کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا نہ کسی کو یہ علم ہے کہ وہ کہاں مرے گا اور آیت میں تو ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ "غیب کی کنجیاں خدا ہی کے پاس ہیں۔ جنہیں بجز اس کے کوئی نہیں جانتا۔" اور حدیث میں ہے کہ غیب کی کنجیاں یہی پانچ چیزیں ہیں جن کا بیان آیت اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ میں ہے۔ مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔۔۔ الخ مسند احمد میں حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے ہر چیز کی کنجیاں دی گئیں مگر پانچ، پھر یہ آیت پڑھی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ پوچھنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو، فرشتوں کو، کتابوں کو، رسولوں کو، آخرت کو، مرنے کے بعد جی اٹھنے کو مان لینا۔ اس نے پوچھا اسلام کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ نمازیں پڑھنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے دریافت کیا احسان کیا ہے؟ فرمایا تیرا اس طرح خدا کی عبادت کرنا گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ قیامت کب ہے۔ فرمایا اس کا علم تو نہ تجھے ہے نہ مجھے ہے۔ میں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے۔ حدیث کے اس ٹکڑے کا مطلب متعین کرنے میں اختلاف ہے، یعنی لوگوں کا خیال ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اولاد سرکش و نافرمان ہوگی گویا اپنے پیٹ سے اولاد جنے گی۔ آخر میں وہ سرکش ہوکر حکومت ماں پر کریں گے اور فرمانبردار اولاد کی طرح اس کے ساتھ معاملہ نہ کریں گے اور یہ بھی مطلب بیان کرتے ہیں کہ غلامی کا رواج عام ہوجائے گا۔ داشتہ گھر میں ہوگی اس سے بچہ پیدا ہوگا اور وہی بچہ اس کا آقا بن جائے گا۔ لیکن اس توجیہ سے زیادہ پہلی توجیہ ہے اور جب ننگے پیروں اور ننگے بدنوں والے لوگوں کے سردار بن جائیں گے۔ علم قیامت ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ وہ شخص واپس چلا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے بلالاؤ۔ لوگ دوڑ پڑے لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھے۔ لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے (بخاری) ہم نے اس حدیث کا مطلب شرح بخاری میں خوب بیان کیا ہے۔ مسند میں ہے کہ حضرت جبریل نے اپنی ہتھیلیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ کر یہ سوالات کیے تھے کہ اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنا چہرہ خدا کی طرف متوجہ کردے اور خدا کے وحدہ لاشریک ہونے کی گواہی دے اور محمد ﷺ کے عبدہٗ و رسول ہونے کی۔ جب تو یہ کرلے تو مسلمان ہوگیا۔ پوچھا اچھا ایمان کس کا نام ہے؟ فرمایا اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر، نبیوں پر عقیدہ رکھنا، موت اور موت کے بعد کی زندگی کو ماننا۔ جنت و دوزخ، حساب، میزان اور تقدیر کی بھلائی برائی پر ایمان رکھنا۔ پوچھا جب میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہوجاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر احسان کے متعلق پوچھا۔ پھر وہ جواب پایا جو اوپر مذکور ہوا۔ پھر قیامت کا پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ یہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ پھر علامت قیامت میں یہ بھی ذکر ہے کہ لوگ لمبی چوڑی عمارتیں بنائیں گے۔ ایک صحیح سند کے ساتھ مسند میں ہے کہ بنوعامر قبیلہ کا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا: آؤں؟ آپ ﷺ نے اپنے خادم کو بھیجا کہ جاکر انہیں ادب سکھاؤ۔ یہ اجازت مانگنا نہیں جانتے۔ ان سے کہو کہ پہلے سلام کرو پھر دریافت کرو کہ میں آسکتا ہوں؟ انہوں نے سن لیا اور اسی طرح سلام کیا اور اجازت چاہی۔ یہ گئے اور جاکر کہا کہ آپ ہمارے لئے کیا لے کر آئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا بھلائی ہی بھلائی۔ سنو تم اللہ کی عبادت کرو، لات و عزیٰ کو چھوڑ دو۔ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھا کرو، سال بھر میں ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرکے اپنے فقیروں میں تقسیم کرو۔ انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا علم میں کچھ ایسا بھی باقی ہے جسے آپ نہ جانتے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ایسا علم بھی ہے جسے بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہی آیت پڑھی۔ مجاہدؒ فرماتے ہیں گاؤں کے رہنے والے ایک شخص نے آکر حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ میری عورت حمل سے ہے بتلائیے کہ کیا ہوگا؟ ہمارے شہر میں قحط ہے بتلائیے بارش کب ہوگی؟ یہ تو میں جانتا ہوں کہ کب پیدا ہوا، آپ بتلائیے کہ کب مروں گا؟ اس کے جواب میں یہ آیت اتری: کہ مجھے ان چیزوں کا قطعاً کوئی علم نہیں ہے۔ مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ یہی غیب کی کنجیاں ہیں جن کے متعلق فرمان باری ہے کہ غیب کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو تم سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات جانتے تھے تو سمجھ لینا کہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا قتادہ کا قول ہے کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں دیا نہ نبی کو، نہ فرشتے کو۔ اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے، کوئی نہیں جانتا کہ کس سال، کس مہینہ، کس دن یا کس رات میں وہ آجائے گی اسی طرح بارش کا علم بھی اس کے سوا کسی کو نہیں ہے کہ کب آئے گی اور کوئی نہیں جانتا کہ حاملہ عورت کے پیٹ کا بچہ نر ہوگا یا مادہ، سرخ ہوگا یا سیاہ اور کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نیکی کرے گا یا بدی، مرے گا یا جیئے گا۔ ممکن ہے کہ کل موت یا آفت آجائے۔ نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس زمین میں وہ دبایا جائے گا یا سمندر میں بہایا جائے گا یا جنگل میں مرے گا یا نرم یا سخت زمین میں جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی کی موت دوسری زمین میں ہوتی ہے تو وہیں کا کوئی کام نکل آتا ہے اور وہیں موت آجاتی ہے اور روایت میں ہے کہ یہ فرماکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی۔ اعشی ہمدانی کے شعر ہیں، جس میں اس مضمون کو نہایت خوبصورتی سے ادا کیا گیا ہے ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن زمین اللہ سے کہے گی کہ یہ ہیں تیری امانتیں جو تو نے مجھے سونپ رکھی تھیں۔ طبرانی وغیرہ میں بھی یہ حدیث ہے۔

## ۵۔ تفسیر ابن کثیر

مفسرہ: راس المفسرین حافظ عمادالدین ابوالفدا ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: ترجمان القرآن والسنۃ مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار۔ لاہور پاکستان

ترجمہ: سمجھ رکھو کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ یاد رکھو کہ اللہ پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔

غیب کی پانچ باتیں (یہ پورا مضمون اوپر نمبر ۴ میں بیان ہوچکا ہے۔ یہاں بھی وہی ہے)

## ۶۔ القرآن الحکیم

مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹیڈ قرآن منزل لاہور۔

لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ۔

بمقام کراچی مورخہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۵۲ء

مترجم و مفسر جناب مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(مولانا نے جن کتابوں سے استفادہ کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عربی، فارسی اور اردو زبان میں شاید ہی کوئی تصنیف اس فن میں باقی رہ گئی ہو جو آپ کے پاس نہ تھی) تفصیل یہ ہے:

۱۔ تنویر المقیاس یا تفسیر ابن عباس علیہ السلام (متوفی سنہ ۸۷ھ)

۲۔ تفسیر الکشاف لغت و ادب کے مشہور امام علامہ جاراللہ محمود بن عمر زمخشری (متوفی سنہ ۸۱۵ھ)

۳۔ جامع البیان یا تفسیر ابن جریر (المتوفی سنہ ۳۱۰ھ)

۴۔ مفاتیح الغیب یا تفسیر کبیر از امام فخرالدین عمر رازی (متوفی سنہ ۶۰۶ھ)

۵۔ الجامع الاحکام القرآن یا تفسیر قرطبی امام عبداللہ بن احمد انصاری قرطبی (متوفی سنہ ۶۷۱ھ)

۶۔ معالم التنزیل یا مختصراً تفسیر معالم محی السنتہ حسین بن مسعود ابو محمد نقوی شافعی (متوفی سنہ ۵۱۶ھ)

۷۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ عمادالدین ابوالفداء اسماعیل ابن کثیر دمشقی (متوفی سنہ ۷۷۴ھ)

۸۔ مدارک التنزیل یا تفسیر مدارک حافظ الدین محمود ابوالبرکات النسفی الحنفی (متوفی سنہ ۶۸۶ھ)

۹۔ انوار التنزیل یا تفسیر بیضاوی از قاضی ناصر الدین ابی سعید عبداللہ بیضاوی (متوفی سنہ ۷۹۱ھ)

۱۰۔ البحر المحیط از اثیر الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن حیان اندلسی (متوفی سنہ ۶۵۴ھ)

۱۱۔ تفسیر ابی سعود۔ یہ ابوسعود عمادی کے حواشی تفسیری ہیں۔

۱۲۔ روح المعانی علامہ شہاب الدین سید محمد آلوسی (متوفی سنہ ۱۲۹۱ھ)

۱۳۔ تفسیر جلالین معہ کمالین

۱۴۔ غرائب القرآن یا تفسیر نیشاپوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵۔ تفسیر فتح القدیر (شوکانی)

۱۶۔ تفسیر خازن (شرح معالم) ان تمام تفسیروں کے علاوہ فقہی مسئلوں سے منسلک ذیل کی تفسیروں سے بھی بہت مدد ملی خصوصاً اول الذکر سے۔

۱۷۔ احکام القرآن از علامہ ابوبکر احمد بن العربی الماسکی الاندلسی (متوفی سنہ ۵۴۳ھ)

۱۸۔ احکام القرآن از ابوبکر احمد بن علی جصاص رازی حنفی (متوفی سنہ ۳۷۰ھ)

۱۹۔ تفسیر احمدی سید احمد عرف ملا جیون ایٹھوی کی تالیف سن تالیف ۱۰۷۵ھ)

۲۰۔ المفردات فی غریب القرآن سے بڑھ کر مستند اور معتبر میرے علم میں نہیں)

۲۱۔ اردو تفسیروں میں حکیم الامت کی تفسیر بیان القرآن، خلاصہ التفسیر از مولانا فتح محمد تائب لکھنوی ترجمہ اردو تفسیر مظہری، تفسیر مواہب الرحمٰن از مولانا امیر علی ملیح آبادی، تفسیر فتح المنان یا تفسیر حقانی از مولانا عبدالحق دہلوی مرحوم، تفسیر ثنائی از مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، تفسیر البیان القرآن از مولوی محمد علی ایم اے جماعت احمدیہ (قادیانیہ) لاہور۔ حواشی تفسیری از مولانا شبیر احمد عثمانی رح دیوبندی۔

(مندرجہ بالا کتابوں کے مطالعہ کے بعد حضرت مولانا صاحب نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ درج ذیل ہے یعنی ترجمہ ہی "ہی" اور "وہی" کے ساتھ کیا ہے)

ترجمہ: "بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور نہ کوئی یہ جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ ہی علم والا ہے خبر رکھنے والا ہے۔"

تفسیر (۳۸) (میں اوپر کی تین آیتیں شامل ہیں) مثلاً یہی کہ جنین مردہ ہے یا زندہ ہے۔ حمل خصوصاً اپنے ابتدائی زمانے میں لڑکی کا ہے یا لڑکے کا۔ بچہ صحیح سالم پیدا ہوگا یا مریض وناقص۔ ولادت طبعی ہوگی یا غیر طبعی طور پر اس کے بعد یا قبل ہوگی اور ہوگی تو ٹھیک کس دن، کس وقت ہوگی وقس علیٰ ھذا۔ رحمیات سے متعلق ان تفصیلات کا پورا اور تحقیقی علم صرف ذات باری کو رہتا ہے۔ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ یعنی اس کا پورا اور یقینی علم کہ بارش کب ہوگی، کہاں ہوگی اور کتنی مقدار میں ہوگی، کتنی مدت تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


رہے گی؟ وقس علیٰ ھذا۔ فضائیات کے بارے میں آسمانی علوم کے ماہرین قرائن وظن وتخمین سے کام لے کر جس حد تک اندازہ لگاتے رہتے ہیں ظاہر ہے کہ نہ اس کا شمار علم غیب سے ہے اور نہ اس کی نفی یہاں مقصود ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِؕ سے آگے کے دو جملے فعلیہ ہیں اور یہ جملہ اسمیہ ہے۔ یہ فرق غالباً اس لئے ہے کہ علم الساعتہ ایک عمل متعین ہے بخلاف اس کے کہ وہ دونوں امور دنیا میں برابر واقع ہوتے رہتے ہیں۔

(۳۹) یہاں بھی وہی کل کے علم قطعی و تفصیلی کی نفی مراد ہے ورنہ ظاہر ہے کہ کوئی نہ کوئی پروگرام اجمالی صورت میں تو دوسرے دن کے لئے ہر انسان رکھتا ہی ہے اور جب انسان کو اپنے ہی کل سے متعلق تفصیلی اور تحقیقی خبر نہیں ہو سکتی تو ظاہر ہے کہ دوسروں کے مستقبل سے متعلق تو اتنی بھی نہیں ہو سکتی۔

(۴۰) (اور جب "کہاں" کے متعلق کوئی تحقیقی خبر نہیں ہو سکتی تو "کب" کے متعلق تو اور بھی محال ہے) مکان موت تو بہر حال اس وقت بھی موجود ہے اور عجب نہیں جو مرنے والے کے مشاہدے میں بھی کبھی آچکا ہو تو زمان موت جو حواس ظاہری سے تمام تر مستور و مخفی ہے اس کی بابت نفیٔ علم تو اور زیادہ ہو گئی۔

(۴۱) آیت کا حاصل یہ ہوا کہ علم غیب یعنی ہر شے کا علم بلاواسطہ اور جملہ اشیاء کا علم محیط صرف حق تعالیٰ کو حاصل ہے۔ کوئی بھی اس وصف میں اس کا شریک نہیں۔ یہ پانچ مسئلے صرف بطور مثال اور نمونے کے بیان ہوئے ہیں اور ان کی تخصیص کی کھلی ہوئی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ شان نزول کی روایتوں میں متعدد طریقوں سے آیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال ان ہی پانچ مسئلوں کی بابت پیش کیا گیا تھا۔

۷۔ القرآن الحکیم

وترجمتہ ومعانیہ وتفسیرہ

الی اللغۃ الاردیۃ

ترجمہ: شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تفسیر: شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: "بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں اور کسی جی کو معلوم نہیں کل کو کیا کرے گا اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔"

ف ا: یعنی قیامت آکر رہے گی، کب آئے گی؟ اس کا علم خدا کے پاس ہے۔ نہ معلوم کب یہ کارخانہ توڑ پھوڑ کر برابر کردیا جائے۔ آدمی دنیا کی باغ و بہار اور وقتی تروتازگی پر ریجھتا ہے لیکن نہیں جانتا کہ علاوہ فانی ہونے کے فی الحال بھی یہ چیز اور اس کے اسباب سب خدا کے قبضہ میں ہیں۔ زمین کی ساری رونق اور مادی برکت (جس پر تمہاری خوشی کا دارومدار ہے) آسمانی بارش پر موقوف ہے، سال دو سال مینہ نہ برسے تو ہر طرف خاک اڑنے لگے۔ نہ سامان معیشت رہیں نہ اسباب راحت۔ تعجب ہے کہ انسان دنیا کی زیست اور تروتازگی پر فریفتہ ہو کر اس ہستی کو بھول جائے جس نے اپنی باران رحمت سے اس کو پررونق اور تروتازہ بنا رکھا ہے۔ علاوہ بریں کسی شخص کو کیا معلوم کہ دنیا کے عیش و آرام میں اس کا کتنا حصہ ہے؟ بہت سے لوگ کوشش کرتے اور ایڑیاں رگڑ کر مرجاتے ہیں لیکن زندگی بھر چین نصیب نہیں ہوتا۔ بہت ہیں جنہیں بے محنت دولت مل جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر بھی کوئی آدمی جو دین کے معاملہ میں تقدیر پر بھروسہ کئے بیٹھا ہو، دنیاوی جدوجہد میں تقدیر پر قانع ہو کر ذرہ برابر کمی نہیں کرتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ تدبیر کرنی چاہیے کیونکہ اچھی تقدیر عموماً کامیاب تدبیر کے ضمن میں ظاہر ہوجاتی ہے۔ یہ علم خدا کو ہے کہ فی الواقع ہماری تقدیر کیسی ہوگی اور صحیح تدبیر بن پڑے گی یا نہیں یہی بات اگر ہم دین کے معاملے میں سمجھ لیں تو شیطان کے دھوکے میں ہرگز نہ آئیں۔ بیشک جنت اور دوزخ جو کچھ ملے گی تقدیر سے ملے گی جس کا علم خدا کو ہے مگر عموماً اچھی یا بری تقدیر کا چہرہ اچھی بری تدبیر کے آئینہ میں نظر آجاتا ہے، اس لئے تقدیر کا حوالہ دے کر ہم تدبیر کو نہیں چھوڑ سکتے۔ کیونکہ یہ پتہ کسی کو نہیں کہ اللہ کے علم میں سعید ہے یا شقی، جنتی ہے یا دوزخی، مفلس ہے یا غنی، لہٰذا ظاہر عمل اور تدبیر ہی وہ چیز ہوئی جس سے عادتاً ہم کو نوعیت تقدیر کا پتہ چل جاتا ہے، ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ علم تو حق تعالیٰ ہی کو ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور پیدا ہونے کے بعد اس کی عمر کیا ہو، روزی کتنی ملے سعید ہو یا شقی اسی طرف وَيَعْلَمُ مَافِي الْاَرْحَامِ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ رہا شیطان کا یہ دھوکہ کہ فی الحال، تو دنیا کے مزے اڑالو پھر توبہ کرکے نیک بن جانا اس کا جواب وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا .... الخ میں دیا گیا ہے یعنی کسی کو خبر نہیں کہ کل وہ کیا کرے گا اور کچھ کرنے کے لئے زندہ بھی رہے گا؟ کب موت آجائے گی اور کہاں آئے گی؟ پھر یہ وثوق کیسے ہو کہ آج کی بدی کا تدارک کل نیکی کرکے ضرور کرلے گا اور توبہ کی توفیق ضرور پائے گا۔ ان چیزوں کی خبر اسی علیم و خبیر کو ہے۔

**تنبیہ:** یاد رکھنا چاہیے مغیبات جنس احکام سے ہونگی یا جنس اکوان سے۔ پھر اکوان غیبیہ زمانی ہیں یا مکانی اور زمانی ہونے کے بہ اعتبار ماضی، مستقبل، حال تین قسمیں کی گئی ہیں۔ ان سب سے احکام غیبیہ کا کلی علم پیغمبر علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا۔ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ .... الخ (سورہ جن رکوع ۲) جس کی جزئیات کی تفصیل و تبویب اذکیاء امت نے کی ہے اور اکوان غیبیہ کی کلیات واصول کا علم حق تعالیٰ نے اپنے ساتھ مخصوص رکھا ہے۔ ہاں جزئیات منتشرہ پر بہت سے لوگوں کو حسب استعداد اطلاع دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بھی اتنا وافر اور عظیم الشان حصہ ملا جس کا کوئی اندازہ نہیں ہوسکتا تاہم اکوان غیبیہ کا علم بھی رب العزت کے ساتھ مختص رہا۔ آیت ھذا میں جو پانچ چیزیں مذکور ہیں احادیث میں ان کو مفاتح الغیب فرمایا ہے جن کا علم (یعنی کلی علم) بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ فی الحقیقت ان پانچ چیزوں میں کل اکوان غیبیہ کے انواع کی طرف اشارہ ہوگیا۔ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کا غیوب مکانیہ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا میں زمانیہ مستقبلہ مَافِي الْاَرْحَامِ میں زمانہ حالیہ اور يُنَزِّلُ الْغَيْثَ میں غالباً ماضیہ پر تنبیہ ہے۔ یعنی بارش آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے لیکن کسی کو معلوم نہیں کہ پہلے سے کیا ایسے اسباب فراہم ہو رہے تھے کہ ٹھیک اسی وقت اسی جگہ اسی مقدار میں بارش ہوئی۔ ماں بچے کو پیٹ میں لیے پھرتی ہے، پر اسے پتہ نہیں کہ پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انسان واقعات آئندہ پر حاوی ہونا چاہتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ کل میں خود کیا کام کروں گا، میری موت کہاں واقع ہوگی؟ اس جہل اور بیچارگی کے باوجود تعجب ہے کہ دنیاوی زندگی پر مفتوں ہوکر خالق حقیقی کو اور اس دن کو بھول جائے جب پروردگار کی عدالت میں کشاں کشاں حاضر ہونا پڑے گا۔ بہرحال پانچ چیزوں کے ذکر سے تمام اکوان غیبیہ کے علوم کلی کی طرف اشارہ کرنا ہے، حصر مقصود نہیں اور غالباً ذکر میں ان پانچ چیزوں کی تخصیص اس لئے ہوئی کہ ایک سائل نے ان ہی پانچ باتوں کی نسبت سوال کیا تھا جس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی کما فی الحدیث۔ پہلے سورہ انعام اور سورہ نمل میں بھی غیب کے متعلق کچھ لکھ چکے ہیں، ایک نظر ڈال لی جائے۔ تم سورہ لقمان بمنہ وکرمہ

## ۸- معارف القرآن

تالیف: حضرت مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان

ناشر: ادارۃ المعارف کورنگی کراچی نمبر ۱۴ پاکستان۔

ترجمہ: "بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں، اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کل کیا کرے گا اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔"

خلاصہ تفسیر: بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی (اپنے علم کے مطابق) مینہ برساتا ہے (بس اس کا علم اور قدرت بھی اسی کے ساتھ ہے) اور وہی جانتا ہی جو کچھ (لڑکا یا لڑکی حاملہ کے) رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا (اس کی بھی اسی کو خبر ہے) اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا (اس کی بھی اسی کو خبر ہے) اور انہی چیزوں کی کیا تخصیص ہے۔ جتنے غیوب ہیں بیشک اللہ (ہی ان) سب باتوں کا جاننے والا ہے (اور ان سے باخبر ہے کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں)

**معارف ومسائل:** اور دوسری آیت میں پانچ چیزوں کے علم کا بالخصوص اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونا اس کے سوا کسی کو اس کا علم نہ ہونا بیان فرمایا ہے اور اسی پر سورہ لقمان ختم کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ یعنی اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا (کس سال، کس تاریخ میں آئے گی) اور وہی بارش کرتا ہے اور وہی جانتا ہے جو شکم مادر میں ہے (لڑکی ہے یا لڑکا اور کس شکل اور صورت کا ہے) اور کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا (یعنی خیروشر میں سے کیا حاصل کرے گا) اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔

پہلی تین چیزوں میں اگرچہ تصریح نہیں کی گئی کہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں مگر کلام ایسے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے جس سے ان چیزوں کا انحصار علم الٰہی میں معلوم ہوتا ہے اور باقی دو چیزوں میں اس کی تصریح موجود ہے کہ ان کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ انہی پانچ چیزوں کو سورہ انعام کی آیت میں "مفاتیح الغیب" فرمایا گیا ہے۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ یعنی صرف اللہ کے پاس ہے علم مفاتیح الغیب کا۔ کوئی نہیں جانتا ان کو بجز اللہ کے۔ حدیث میں اس کو "مفاتح الغیب" فرمایا گیا ہے۔ مفاتح اور مفاتیح مفتاح کی جمع ہے۔ کنجی یا چابی کو کہتے ہیں جس سے قفل کھلتے ہیں۔

**مسئلہ غیب:** اس مسئلہ کی تفصیل بقدر ضرورت سورہ نمل کی آیت قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ کے تحت گزر چکی ہے۔ اس آیت میں مطلقاً علم غیب کا حق اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہونا صراحتاً فرمایا گیا ہے اور یہی پوری امت کا عقیدہ سلفاً وخلفاً رہا ہے۔ آیت زیر بحث میں جو پانچ چیزوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ ان کا علم کسی مخلوق کو نہیں ہے صرف اللہ تعالیٰ ہی ان کو جانتا ہے۔ یہ کوئی تخصیص کے لئے نہیں ورنہ سورہ نمل کی آیت سے تصادم ہوجائے گا بلکہ ان پانچ چیزوں کا اہتمام بتلانے کے لئے یہاں ان کا ذکر فرمایا ہے اور تخصیص اور اہتمام کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جن جن چیزوں کو انسان معلوم کرنے کا شائق ہوتا ہے وہ یہی پانچ چیزیں ہیں نیز علم غیب کا دعویٰ کرنے والے نجومی وغیرہ جن چیزوں کی خبریں لوگوں کو بتا کر اپنا عالم الغیب ہونا ثابت کرتے ہیں یہ وہی پانچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چیزیں ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہی پانچ چیزوں کے متعلق دریافت کیا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی جن میں ان پانچ چیزوں کے علم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔ (روح)

اور حدیث شریف میں جو بروایت ابن عمر، ابن مسعود، یہ ارشاد آیا ہے کہ **اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحُ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا الْخَمْسَ** (اخرجہ الامام احمد - ابن کثیر) ان میں لفظ **اُوْتِیْتُ** نے خود یہ بات واضح کردی ہے کہ پانچ چیزوں کے علاوہ جن غائبات کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی دیا گیا۔ اس لئے وہ علم غیب میں شامل نہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی اور اولیاء کو بذریعہ الہام جو غیب کی چیزوں کی خبریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہیں۔ وہ حقیقت کے اعتبار سے علم غیب نہیں جس کی بنا پر ان کو عالم الغیب کہا جاسکے بلکہ وہ انباء الغیب یعنی غیب کی خبریں ہیں، اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جتنا چاہتا ہے اپنے فرشتوں، رسولوں، اور مقبول بندوں کو عطا فرما دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ان کو "انباء الغیب" فرمایا گیا ہے: **مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ** اس لئے مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے ایسا مخصوص فرمایا ہے کہ بطور انباء الغیب کے بھی فرشتوں اور رسولوں کو اس کا علم نہیں دیا گیا۔ اس کے علاوہ دوسری مغیبات کا علم بہت کچھ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی دے دیا جاتا ہے۔ اس تقریر سے ایک اور وجہ ان پانچ چیزوں کے خصوصی ذکر کی معلوم ہوگئی۔

**ایک اور شبہ کا جواب:** مذکورہ آیت سے ثابت ہوا کہ مطلق علم غیب جو حق تعالیٰ کی خصوصیت ہے اس میں بھی کسی خاص طور سے پانچ مذکورہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا علم کسی پیغمبر کو بذریعہ وحی نہیں دیا جاتا۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ چیزیں کسی کو بھی معلوم نہ ہوں۔ حالانکہ امت کے بہت سے اولیاء اللہ سے ایسے بیشمار واقعات منقول ہیں کہ انہوں نے کسی بارش کی خبر دی یا کسی حمل کے متعلق کوئی خبر دی۔ کسی کے متعلق کوئی آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی خبر دی۔ کسی کے مرنے کی جگہ متعین کرکے بتلادی اور پھر یہ پیشین گوئی مشاہدہ سے صحیح بھی ثابت ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس طرح نجومی یا جفر ورمل وغیرہ کا فن جاننے والے ان چیزوں کے متعلق بعض خبریں دے دیتے ہیں اور بعض اوقات وہ صحیح بھی ہوجاتی ہیں۔ تو پھر ان پانچ چیزوں کی خصوصیت علم الٰہی کے سامنے کس طرح رہی اس کا ایک جواب تو وہی ہے جو سورۃ نمل میں تفصیل کے ساتھ آچکا ہے اور اختصار سے اوپر مذکور ہوا ہے کہ علم غیب درحقیقت اس علم کو کہا جاتا ہے جو سبب طبعی کے واسطہ سے نہ ہو۔ بلاواسطہ خود بخود ہو۔ یہ چیزیں انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی اور اولیاء اللہ کو بذریعہ الہام اور نجومیوں وغیرہ کو اپنے خیالات اور اسباب طبعیہ کے ذریعے حاصل ہوجائیں تو وہ علم غیب نہیں بلکہ "انباء الغیب" ہیں جو کسی چیز کے شخصی معاملہ میں کسی مخلوق کو حاصل ہوجاتا ہے۔ آیات مذکورہ کے منافی نہیں چونکہ اس آیت کا اصل حاصل یہ ہے کہ پانچ چیزوں کا کلی علم جو تمام مخلوقات اور تمام حالات پر حاوی ہو وہ اللہ نے کسی کو بذریعہ وحی یا الہام نہیں دیا۔ کسی ایک آدھے واقعے میں کوئی جزئی علم بذریعہ الہام حاصل ہو جانا اس کے منافی نہیں۔

اس کے علاوہ علم سے مراد علم قطعی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ الہام کے ذریعے جو علم کسی ولی کو حاصل ہوتا ہے وہ قطعی نہیں ہوتا۔ اس میں مغالطوں کے بہت احتمالات ہوتے ہیں اور نجومیوں وغیرہ کی خبروں میں روز مرہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ دس جھوٹ میں ایک صحیح کا بھی تناسب نہیں ہوتا۔ اس کو علم قطعی کیسے کہہ سکتے ہیں؟

**مسئلہ غیب کے متعلق ایک فائدہ مہمہ:** استاد مرحوم شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنے فوائد تفسیر میں ایک مختصر جامع بات فرمائی ہے جس سے مذکورہ قسم کے سب اشکالات ختم ہوجاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ غیب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک احکام غیبیہ ہیں جیسے احکام شرائع جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا علم بھی داخل ہے جن کو علم عقائد بھی کہا جاتا ہے۔ اور وہ تمام احکام شرعیہ بھی جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کون کون سے کام پسند ہیں کون سے ناپسند ہیں یہ سب چیزیں غیب کی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوسری قسم اکوان غیبیہ یعنی دنیا میں آنے والا واقعات کا علم۔ پہلے قسم کے غائبات کا علم حق تعالیٰ نے اپنے انبیاء ورسل کو عنایت فرمایا ہے جن کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح آیا ہے: فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتے۔ بجز اس رسول کے جس کو اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے پسند فرمائیں۔

اور دوسری قسم یعنی اکوان غیبیہ، ان کا علم تو حق تعالیٰ کسی کو نہیں فرماتے، وہ بالکل ذات حق کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر علم جزئی خاص خاص واقعات کے ساتھ جب چاہتا ہے جس قدر چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔ اس طرح اصل غیب تو سب کا سب حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ پھر علم غیب میں سے احکام غیب کا علم تو عادتاً انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی بتلاتے ہی ہیں اور یہی علم ان کی بعثت کا مقصد ہے۔ اکوان غیب کا جزئی علم بھی انبیاء علیہم السلام کو اور اولیاء کو بذریعہ وحی یا الہام جس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے، عطا فرما دیتا ہے جو منجانب اللہ عطا کیا ہوا علم ہے۔ اس کو حقیقی معنیٰ کے اعتبار سے علم غیب نہیں کہا جاسکتا، بلکہ غیب کی خبریں (انباء الغیب) کہا جاتا ہے۔

**فوائد متعلقہ الفاظ آیت:** اس آیت میں پانچ چیزوں کے علم کا حق تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونا ایک خاص اہتمام کے ساتھ بیان کرنا مقصود ہے۔ جس کا ظاہری تقاضہ یہ تھا کہ ایک ہی عنوان سے پانچ چیزوں کا شمار کر کے کہدیا جاتا کہ ان کا علم اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ کسی مخلوق کو ان کا علم نہیں دیا گیا۔ مگر آیت مذکور میں ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ابتدائی تین چیزوں کے علم کو تو مثبت طور پر اللہ کے لئے خاص ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے اور دو چیزوں میں غیر اللہ سے علم کی نفی فرمائی گئی ہے اور پہلی تین چیزوں میں علم ساعت یعنی قیامت کا ذکر تو اس طرح فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ یعنی اللہ ہی کے پاس ہے علم قیامت کا۔ دوسری چیزوں کا علم عنوان بدل کر جملہ فعلیہ میں اس طرح فرمایا ہے کہ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ یعنی اللہ اتارتا ہے بارش۔ اس میں بارش کے علم کا ذکر ہی نہیں بلکہ اس میں اتارنے کا ذکر ہے۔ تیسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چیز کا ذکر بھی عنوان بدل کر جملہ فعلیہ میں اس طرح فرمایا ہے کہ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ اس تغیر عنوان کو بلاغت کلام کا ایک تفنن بھی کہا جا سکتا ہے اور غور کرنے سے اس میں کچھ اور حکمتیں بھی معلوم ہوتی ہیں، جو بیان القرآن میں حضرت نے بیان فرمائی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ آخری دو چیزیں یعنی آئندہ کل میں انسان کیا کرے گا اور یہ کہ کس زمین میں مرے گا، خود انسان کی ذات کے متعلق حالات ہیں۔ ان میں احتمال ہوسکتا ہے کہ انسان اس کا علم حاصل کرلے۔ اس لئے ان دونوں میں خصوصیت کے ساتھ غیر اللہ کے علم کو منفی کرکے بیان فرمایا گیا ہے، جس سے پہلی تین چیزوں کا علم غیر اللہ کے لئے نہ ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگیا کہ جب انسان خود اپنے اعمال کے مکاسب کو اور اس کی انتہا یعنی موت اور اس کی جگہ کو نہیں جانتا تو آسمان سے نزول قطر اور شکم مادر کے اندھیروں میں مخفی چیز کو کیا جانے گا اور آخری چیز میں صرف مکان موت کا علم انسان کو نہ ہونا بیان فرمایا ہے۔ حالانکہ مکان کی طرح زمان موت بھی انسان کے علم میں نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ مکان موت اگرچہ متعین طور پر معلوم نہ ہو، مگر ظاہری حالت کے اعتبار سے انسان کچھ سمجھ سکتا ہے کہ جہاں رہتا سہتا ہے وہیں مرے گا اور کم از کم وہ مکان جس میں اس کو مرنا ہے، دنیا میں موجود ہے۔ بخلاف زمان موت کے کہ زمان مستقبل ہے جو ابھی وجود میں نہیں آیا تو جو شخص مکان موت کو بالفعل موجود ہونے کے باوجود نہیں جانتا، اس کے متعلق یہ تصور کیسے کیا جائے کہ زمان موت جس کا اس وقت وجود ہی نہیں اس کو جان لے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہاں ایک چیز کی نفی سے خود بخود دوسری چیز کی نفی بدرجہ اولیٰ معلوم ہوجاتی ہے اس لیئے ان دونوں کو منفی عنوان سے بیان فرمایا ہے اور پہلی تین چیزیں تو انسانی دسترس سے ظاہری حالات میں خود ہی خارج ہیں۔ ان میں انسان کے علم کا دخل نہ ہونا واضح ہے۔ اس لئے ان میں مثبت عنوان اختیار کرکے ان کا اختصاص حق تعالیٰ کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔ ان میں سے پہلے جملے کو اسمیہ سے اور بعد کے دونوں جملوں کو فعلیہ کے عنوان سے ذکر کرنے میں شاید یہ حکمت ہے کہ قیامت تو ایک امر متعین ہے اس میں تجدد نہیں بخلاف نزول قطر اور حمل کے کہ ان کے حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں تجدد ہوتا رہتا ہے اور جملہ فعلیہ تجدد پر دلالت کرتا ہے اس لئے ان دونوں میں وہ استعمال کیا گیا ہے اور ان دونوں میں بھی حمل کے حالات میں تو علم الٰہی کا ذکر فرمایا ہے: وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ اور نزول بارش میں علم کا ذکر ہی نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں بارش کے نزول کا ذکر کر کے ضمناً یہ بتلادیا کہ بارش جس سے انسان سے ہزاروں منافع وابستہ ہیں اللہ ہی کے حکم کرنے سے آتی ہے اور کسی کے تصرف میں نہیں اور اس کا علمی اختصاص تو سیاق کلام سے ہی ثابت ہوجاتا ہے وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ۔

## ۹۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

مع تفسیر حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی سید محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خزائن القرآن فی تفسیر القرآن

طابع و ناشر المجدد رضا اکیڈمی

ترجمہ: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جی نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جی نہیں جانتی کہ کس زمین مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

**شان نزول:** یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے کہ مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی؟ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا ہے۔ یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ جس کو چاہے اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کردے۔

اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی ہے۔ اس کی نسبت سورہ جنّ میں ارشاد ہوا ہے: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ غرض یہ ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود سورۂ جن میں دی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور انبیاء اور اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ وکرامت عطا ہوتا ہے، یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔ بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کیا کرے گا اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء، انبیاء نے دی ہیں اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دی ہیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جن فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنیٰ قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنیٰ لینا کہ اللہ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات واحادیث کے خلاف ہے

(خازن، بیضاوی، احمدی، روح البیان وغیرہ)

## ۱۰۔ رفیع الشان مترجم قرآن عظیم

ترجمہ:۔ حضرت مولانا شاہ محمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مع تفسیر از صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ۔ ناشران قرآن مجید

کراچی - لاہور

ترجمہ: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (۶۷) اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔ (۶۸)

(تفسیر جو اوپر نمبر ۹ میں گذر چکی ہے یہاں بھی وہی ہے۔)

## ۱۱۔ تفہیم القرآن

تفسیر سید ابو الاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ

(دور جدید کی مستند اور ہر اعتبار سے نہایت معتبر تصور کی جاتی ہے)

ترجمہ: "اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش کرتا ہے وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے، کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کو موت آنی ہے۔ اللہ ہی سب کچھ جاننے والا باخبر ہے۔"

(۶۳) یہ آیت دراصل اس سوال کا جواب ہے جو قیامت کا ذکر اور آخرت کا وعدہ سن کر کفار مکہ بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے تھے کہ آخر وہ گھڑی کب آئے گی قرآن مجید میں کہیں ان کے اس سوال کو نقل کرکے اس کا جواب دیا گیا ہے اور کہیں نقل کئے بغیر جواب دیا گیا ہے چونکہ مخاطبین کے ذہن میں وہ موجود تھا یہ آیت بھی انہیں آیات میں سے ہے جن میں سوال کا ذکر کئے بغیر اس کا جواب دیا گیا ہے پہلا فقرہ "اس گھڑی کا علم اللہ ہی کے پاس ہے" یہ اصل سوال کا جواب ہے اس کے بعد کے چاروں فقرے اس کی دلیل کے طور پر ارشاد ہوئے ہیں۔ دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ جن معاملات میں انسان کی قریب ترین دلچسپیاں وابستہ ہیں انسان ان کے متعلق بھی کوئی علم نہیں رکھتا پھر بھلا یہ جاننا اس کے لیئے کیسے ممکن ہے کہ ساری دنیا کے انجام کا وقت کب آئے گا۔

تمہاری خوشحالی اور بدحالی کا بڑا انحصار بارش کے وقت پر ہے مگر اس کا سررشتہ بالکل اللہ کے ہاتھ میں ہے جب جہاں جتنی چاہتا ہے برساتا ہے اور جب چاہتا ہے روک لیتا ہے تم قطعاً نہیں جانتے کہ کہاں کس وقت اور کتنی بارش ہوگی اور کونسی زمین اس سے محروم رہ جائے گی یا کس زمین پر بارش الٹی نقصان دہ ہوجائے گی۔ تمہاری اپنی بیویوں کے پیٹ میں تمہارے اپنے نطفے سے حمل قرار پاتا ہے۔ جس سے تمہاری نسل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا مستقبل وابستہ ہے، مگر تم نہیں جانتے کہ کیا چیز اس پیٹ میں پرورش پارہی ہے اور کس شکل میں اور کن بھلائیوں اور برائیوں کو لیے ہوئے برآمد ہوگی۔ تم کو یہ تک پتہ نہیں کہ کل تمہارے ساتھ کیا کچھ پیش آنا ہے اور اچانک حادثہ تمہاری تقدیر بدل سکتا ہے۔ مگر ایک منٹ پہلے بھی تم کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔ تم کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ تمہاری اس زندگی کا خاتمہ آخر کہاں کس طرح ہوگا یہ ساری معلومات اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس ہی رکھی ہیں اور ان میں سے کسی کا علم بھی تم کو نہیں دیا۔ ان میں سے ایک ایک چیز ایسی ہے جسے تم چاہتے ہو کہ پہلے سے اس کا علم ہوجائے تو کچھ اسکے لئے پیش بندی کرسکو لیکن تمہارے لئے اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ ان معاملات میں اللہ ہی کی تدبیر اور اسی کی قضا پر بھروسہ کرو، اسی طرح دنیا کے اختتام کی ساعت کے معاملہ میں بھی اللہ کے فیصلہ پر اعتماد کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ اس کا علم بھی نہ کسی کو دیا گیا ہے نہ کسی کو دیا جاسکتا ہے۔

یہاں ایک بات اور بھی اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت میں امور غیب کی کوئی فہرست نہیں دی گئی ہے، جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ یہاں تو صرف سامنے کی چند چیزیں مثالاً پیش کی گئی ہیں، جن سے انسان کی نہایت گہری اور قریبی دلچسپیاں وابستہ ہیں اور انسان ان سے بے خبر ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہ ہوگا کہ صرف یہی پانچ امور غیب ہیں، جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ حالانکہ غیب نام ہی اس چیز کا ہے، جو مخلوقات سے پوشیدہ اور صرف اللہ پر روشن ہو اور فی الحقیقت اس غیب کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد سوم سورہ نمل حاشیہ (۸۳)

(وہ ساری بحث غیب سے متعلق ہے۔ میں یہاں پر اس بحث کا صرف وہ حصہ نقل کرتا ہوں جہاں پر ہماری زیر بحث آیت کا ذکر ہے)

اسی بنا پر اسلام کا بنیادی عقیدہ کہ عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے جس قدر چاہے، اپنی معلومات کا کوئی گوشہ کھول دے۔ اور کسی غیب یا بعض غیوب کو اس پر روشن کردے۔ لیکن علم بحیثیت مجموعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کسی کا نصیب نہیں اور عالم الغیب ہونے کی صفت صرف اللہ رب العالمین کے لئے مخصوص ہے۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ "اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، انہیں کوئی نہیں جانتا اس کے سوا" (الانعام آیت ۵۹) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ۗ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۗ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۗ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی بارش نازل کرنے والا ہے اور وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے رحم میں کیا (پرورش پارہا) ہے اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرے گا اور کسی متنفس کو خبر نہیں کہ کس سرزمین میں اس کو موت آئے گی۔" (لقمان آیت ۳۴) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ "اور وہ جانتا ہے جو مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے۔ اور اس کے علم میں سے کسی چیز پر بھی وہ احاطہ نہیں کرسکتے۔ الا یہ کہ وہ جس چیز کا چاہے انہیں علم دے" (البقرہ آیت ۲۵۵)

قرآن مجید مخلوقات کے لئے علم غیب کی اس عام اور مطلق نفی پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ خاص طور پر انبیاء علیہم السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس امر کی صاف صاف تصریح کرتا ہے کہ وہ عالم الغیب نہیں ہیں اور ان کو غیب کا صرف اتنا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے جو رسالت کی خدمت انجام دینے کے لئے درکار تھا۔ سورہ انعام آیت ۵۰، الاعراف آیت ۱۸۷، التوبہ آیت ۱۰۱، ھود آیت ۳۱، الاحزاب آیت ۶۳، الاحقاف آیت ۹، التحریم آیت ۳ اور الجن آیت ۲۶ تا ۲۸ اس معاملہ میں کسی اشتباہ کی گنجائش نہیں چھوڑتیں۔

قرآن کریم کی یہ تمام تصریحات زیر بحث آیت کی تائید و تشریح کرتی ہیں، جن کے بعد اس امر میں کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ کوئی دوسرا بھی جمیع ماکان و مایکون کا علم رکھتا ہے، قطعاً ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ شیخین، ترمذی، نسائی، امام احمد، ابن جریر، ابن ابی حاتم نے صحیح سندوں کے ساتھ حضرت عائشہؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ (ای

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) یَعْلَمُ مَا یَکُوْنُ فِیْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰہِ الْفِرْیَۃِ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی جس نے یہ دعویٰ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے، اس نے اللہ پر سخت جھوٹ کا الزام لگایا، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ "اے نبی! تم کہدو کہ غیب کا علم اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں میں سے کسی کو بھی نہیں ہے۔" ابن المنذر حضرت عبداللہ بن عباس کے مشہور شاگرد عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ "اے محمد ﷺ قیامت کب آئے گی؟ اور ہمارے علاقے میں قحط برپا ہے، بارش کب ہوگی؟ اور میری بیوی حاملہ ہے، وہ لڑکا جنے گی یا لڑکی؟ اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ میں نے آج کیا کمایا ہے، کل میں کیا کماؤں گا؟ اور یہ تو مجھے معلوم ہے کہ میں کہاں پیدا ہوا، مروں گا کہاں؟" ان سوالات کے جوابات میں سورہ لقمان کی وہ آیت حضور ﷺ نے سنائی جو اوپر ہم نے نقل کی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ.. پھر بخاری و مسلم اور دوسری کتب حدیث کی وہ مشہور روایت بھی اس کی تائید کرتی ہے جس میں ذکر ہے کہ صحابہؓ کے مجمع میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انسانی شکل میں آکر حضور سے جو سوالات کئے تھے۔ ان میں ایک یہ بھی تھا کہ قیامت کب آئے گی؟ حضور ﷺ نے جواب دیا تھا کہ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ (جس سے پوچھا جارہا ہے، وہ خود پوچھنے والے سے زیادہ اس بارے میں کوئی علم نہیں رکھتا) پھر فرمایا کہ یہ پانچ چیزوں میں سے ہے، جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں اور یہی مذکورہ بالا آیت حضور ﷺ نے تلاوت فرمائی۔

### ۱۲- ضیاء القرآن

ترجمہ و تفسیر جناب محمد کرم شاہ الازہری سجادہ نشین بھیرہ۔

ضیاء القرآن پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور

ترجمہ: "بیشک اللہ کے پاس ہی ہے قیامت کا علم اور وہی اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کل وہ کیا کمائی کرے گا اور کوئی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


جانتا کہ کس سر زمین میں مرے گا (۵۲) بیشک اللہ تعالیٰ علیم اور خبیر ہے۔"

علامہ قرطبی اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ هٰذَا الْخَمْسَةُ لَايَعْلَمُهَآ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُهَا مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ فَمَنِ ادَّعٰى اَنَّهٗ يَعْلَمُ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهٖ فَقَدْ كَفَرَ بِالْقُرْاٰنِ لِاَنَّهٗ خَالَفَهٗ ثُمَّ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ يَعْلَمُوْنَ كَثِيْرًا مِّنَ الْغَيْبِ بِتَعْرِيْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِيَّاهُمْ وَالْمُرَادُ اِبْطَالُ كَوْنِ الْكَهَنَةِ وَالْمُنَجِّمِيْنَ وَمَنْ يَّسْتَسْقِيْ بِالْاَنْوَآءِ ترجمہ: "حضرت ابن عباسؓ عنہ کا قول ہے کہ یہ پانچ چیزیں وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ حتیٰ کہ کوئی مقرب فرشتہ، کوئی نبی مرسل بھی انہیں خود بخود نہیں جان سکتا۔ جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ان چیزوں میں سے کوئی چیز خود بخود جانتا ہے، اس نے قرآن کریم کا انکار کیا، کیونکہ اس نے قرآن کریم کی مخالفت کی۔ انبیاء ان امور غیب میں سے بہت کچھ جانتے ہیں، ان کا یہ جاننا اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور سکھانے سے ہے۔ اس آیت سے مراد (انبیاء کے علوم کی نفی نہیں بلکہ) کاہنوں، نجومیوں اور جو لوگ بارش کے نزول کو مخصوص ستاروں کے طلوع و غروب سے وابستہ سمجھتے ہیں، ان کی تردید ہے۔"

علامہ موصوف اس کے بعد لکھتے ہیں کہ کبھی کبھی طویل تجربے کے باعث حمل میں لڑکا یا لڑکی ہونے کا علم ہوجاتا ہے لیکن اسے یقینی علم نہیں کہا جاسکتا۔ بڑے بڑے تجربہ کاروں کے تخمینے غلط ثابت ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی بات کی تصدیق ہوتی ہے۔

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رقم طراز ہیں: (عربی عبارت کا ترجمہ) آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف علم کی نسبت کی گئی ہے اور بندے کے لئے درایت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ درایت اس جاننے کو کہتے ہیں جس میں ذاتی حیلہ اور غور و فکر کا دخل ہو۔ اس سے دونوں علموں (علم اور درایت) کا فرق معلوم ہوجاتا ہے۔ قاموس میں ہے: درایته علمته او بضرب من حيلة کہ درایت کے معنی جاننا یا حیلہ و فکر و نظر سے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز کو سمجھنا۔ آیت میں اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ خود کتنا ہی حیلہ کرے اور اپنی ظاہری اور باطنی قوتوں کو صرف کردے وہ ان چیزوں کو بھی نہیں جانتا جن کا تعلق اس کے ذاتی کسب اور انجام سے ہے تو وہ دوسری چیزوں کو کیسے جان سکتا ہے۔ ان امور کو جاننے کی ایک ہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا علم سکھادے خواہ رسولوں کے ذریعے خواہ اس پر دلائل قائم کرکے۔

علامہ ابن کثیر نے ایک فقرہ میں ہی ساری الجھنوں کا خاتمہ کردیا ہے۔ لکھتے ہیں:

(هٰذَا مَفَاتِحُ الْغَيْبِ الَّتِي اسْتَأْثَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعِلْمِهَا وَلَا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ إِلَّا بَعْدَ إِعْلَامِهِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِهَا ترجمہ: یعنی یہ امور خمسہ مفاتح الغیب (غیب کی کنجیاں) ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کے ساتھ مختص کرلیا ہے۔ بس انہیں کوئی نہیں جان سکتا سوائے اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا علم سکھادے۔

علامہ آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح بخاری میں علامہ قرطبی کا یہ قول نقل کیا ہے، ترجمہ: یعنی اگر کوئی شخص ان پانچ امور میں سے کسی کے جاننے کا دعویٰ کرے اور یہ نہ کہے کہ مجھے یہ علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ملا ہے تو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوگا۔ ان تصریحات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ امور غیبیہ کے متعلق یہ خیال کہ کوئی خواہ کتنا ہی رفیع الرتبت ہو خود بخود انہیں جان لیتا ہے، یہ کذب صریح اور افتراء محض ہے۔ بلکہ قرآن کی آیت کثیرہ کا انکار ہے۔ اس طرح یہ گمان کرنا کہ ان امور کو اللہ تعالیٰ کے جتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا یا سرور کون و مکان، فخر زمین و زمان صلی اللہ علیہ وسلم کے خداداد علوم غیبیہ کثیرہ کا انکار بھی سراسر جہالت اور بد نصیبی ہے آیت کثیرہ اور احادیث عدیدہ کا انکار ہے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: خلاصہ یہ ہے کہ علم الغیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اور انبیاء واولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوتا ہے۔ یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔ بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے، اور کل کو کیا کرے گا اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء اور انبیاء نے دی ہیں اور قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحاق علیہ السلام ۔کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنیٰ قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے معنیٰ یہ لینا کہ اللہ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا۔ یہ محض باطل اور آیات واحادیث کے خلاف ہے (خزائن العرفان)

امید ہے کہ ان تفصیلات سے اہل سنت کے متعلق طرح طرح کی جو غلط فہمیاں پیدا کرنے کی مذموم کوششیں کی جاتی ہیں، بفضلہ اس کا ازالہ ہوجائے گا۔مزید وضاحت کے لئے سورہ اعراف آیت ۱۸۷ ضیاء القرآن جلد دوم اور سورہ نمل آیت ۱۵ ضیاء القرآن جلد ھذا کامطالعہ فرمائیے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِتَوْفِيْقِكَ اِيَّایَ فَرَغْتُ مِنْ تَسْوِيْدِ هٰذِهِ السُّطُوْرِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِكَ وَ مَحْبُوْبِكَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِيْنَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

صباح یوم الثلاثۃ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۱ھ

محمد کرم شاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۳-

تدبر القرآن

جلد ششم

تفاسیر سورہ عنکبوت (۲۹) تا سورہ زمر (۳۹)

امین احسن اصلاحی

فاران فاؤنڈیشن

لاہور پاکستان

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ ۳۴

یہ ایک دفع دخل مقدر یعنی ایک شبہ یا اعتراض کا برسر موقعہ جواب ہے۔ مخالفین کو قیامت سے جب ڈرایا جاتا تھا تو وہ جھٹ یہ سوال کرتے تھے کہ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ آخر یہ دھمکی کب پوری ہوگی اگر اس کو آنا ہے تو کیوں نہیں آجاتی اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ اس کے آنے کا وقت صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اگر اس کا وقت معلوم نہیں ہے تو اس سے اس حقیقت کی نفی نہیں ہوجاتی۔ زندگی کی کتنی حقیقتیں ہیں جن کے وقت اور ان کی نوعیت کا کسی کو علم نہیں ہوتا لیکن کوئی عاقل ان کا انکار نہیں کرتا۔ بارش ہوتی ہے اور اس کے ہونے سے کوئی انکار نہیں کرتا۔ لیکن اس کے ٹھیک ٹھیک وقت، اس کی مقدار، اس کے مقامات کو کون بتاسکتا ہے؟ اس زمانے میں انسان نے بڑی بڑی ترقی کرلی ہے اور حکومتیں لاکھوں کروڑوں روپے محکمہ موسمیات پر خرچ کرتی ہیں لیکن ان محکموں کی پیشین گوئیاں درحقیقت ظن و تخمین سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہیں۔ اسی طرح ایک عورت حاملہ ہوتی ہے، ہر شخص جانتا ہے کہ عورت جنے گی لیکن کیا جنے گی اور کب جنے گی اس کو خدا کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ علیٰ ھذا القیاس کسی کو یہ بھی پتہ نہیں کہ کل وہ کیا کمائی کرے گا کیا فرا لنفس [illegible] گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور کن حالات و مشاغل میں اس کی زندگی گذرے گی بڑے بڑے ضابطہ پسندوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ بڑے احتیاط سے اپنے پروگرام بناتے ہیں اور بڑی وضعداری سے ان کو نباہتے ہیں، لیکن عین وقت پر کوئی ایسی افتاد پیش آجاتی ہے کہ ان کا سارا پروگرام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ افراد تو درکنار، حکومتوں تک کا یہ حال ہے کہ بڑے اعتماد کے ساتھ منصوبہ بندی کرتی ہیں کہ اس سال ہم ملک میں اتنے گندم یا اتنے چاول پیدا کریں گے۔ لیکن ذرا سا موسم کا تغیر و تبدل اور بارش کا اتار و چڑھاؤ ساری منصوبہ بندی پر پانی پھیر دیتا ہے اور زیادہ دور کیوں جائیے آدمی کے لئے خود اپنی زندگی اور موت کا مسئلہ کتنی اہمیت رکھنے والا ہے۔ لیکن کون جانتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا اور کہاں دفن ہوگا آدمی ہنسی خوشی کسی تقریب کے لئے نکلتا ہے،اور وہاں سے اس کی لاش آتی ہے۔ پیدا کہاں ہوتا ہے، رہتا سہتا کہیں ہے اور دفن کہیں ہوتا ہے تو جب اپنے قریب کی ایسی واضح حقیقتوں کا علم بھی انسان کو نہیں ہے حالانکہ یہ زندگی کے وہ حقائق ہیں، جن کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا تو قیامت کا اگر وقت معلوم نہیں ہے تو وہ کیوں مشتبہ ہوجائے!!

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ، اصلی علیم و خبیر اللہ ہی ہے، وہی جانتا ہے۔ قیامت کب آئے گی لیکن وہ آئے گی ضرور۔ اس کائنات کاذرہ ذرہ اس کے وقوع کی شہادت دے رہا ہے۔

ان سطروں پر اس سورہ کی تفسیر تمام ہوئی۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ

اتوار ۸ بجے دن ۲۸ جولائی سنہ ۷۴ع

رحمٰن آباد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۱۴۔ درس قرآن

درس قرآن بورڈ

شائع کردہ: ادارہ تبلیغ آسٹریلین بلڈنگ۔ لاہور

حمایت الاسلام پریس لاہور

انسان نادان ہے:

ترجمہ:

تحقیق اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے۔ اور نہیں جانتا کوئی کیا کرے گا کل اور نہیں جانتا کوئی شخص کونسی زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

بیشک قیامت کی خبر اللہ کے پاس ہے اور وہ مینہ برساتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اور کسی آدمی کو معلوم نہیں کل کو کیا کرے گا اور کسی کو معلوم نہیں کہ کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

اس آیت میں انسان کو اس کی غفلت پر سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ اسے بتایا گیا ہے کہ اصلی باتوں سے ناواقف ہونے کے باوجود ایسا خودسر بنتا ہے کہ اپنے سوا کسی کو نہیں سنتا۔ ارشاد ہے کہ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے اور مینہ برسانا بھی اسی کے علم اور اختیار میں ہے۔ یہ بھی اللہ ہی جانتا ہے کہ حاملہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ کوئی آدمی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں مرے گا یہ سب باتیں اللہ کے علم میں ہیں۔ وہی جس کو چاہے بتائے یا نہ بتائے۔ پھر انسان کس گھمنڈ پر بڑی بڑی امیدیں باندھتا ہے۔ بڑے بڑے منصوبے گھڑتا ہے، اپنے ہی خیال اور ناقص علم پر بھولا اور پھولا بیٹھا ہے۔ ابھی قیامت آجائے تو سب کچھ رکھا رہ جائے۔ مینہ برسنا بند ہوجائے تو تھوڑے ہی دن میں میاں کا ذرا سا منہ نکل آئے۔ کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑے۔ بارہا انسان نے سوچا کہ کل یہ کروں گا، لیکن واقعات ایسے پیش آجاتے ہیں کہ یہ سب کچھ دھرا رہ گیا۔ جب ان باتوں پر اعتبار نہیں تو پھر اللہ ع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجل کا کہنا کیوں نہیں مانتا، جو ان سب باتوں سے خبردار ہے اور انسان کو وہی حکم دیتا ہے جو اس کے مناسب حال ہو۔

## ۱۵۔ آسان ترجمہ قرآن مجید

حافظ نذر احمد صاحب نے مسلم اکادمی ۲۹/۱۸ محمد نگر لاہور کی طرف سے شائع کیا ہے۔

(اس میں ہر لفظ کے ساتھ خانے بنا کر ترجمہ لفظی کیا گیا ہے اور پھر نیچے سلیس ترجمے کے نام سے اردو میں ترجمہ لکھا گیا ہے۔ قارئین کرام کے لئے اسی ترکیب سے پیش کیا جاتا ہے)

| اِنَّ اللّٰهَ | عِنْدَهٗ | عِلْمُ السَّاعَةِ | وَيُنَزِّلُ | الْغَيْثَ | وَيَعْلَمُ |
|---|---|---|---|---|---|
| بیشک اللہ | کے پاس | قیامت کا علم | اور وہ نازل کرتا ہے | بارش | اور وہ جانتا ہے |

بیشک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم وہی بارش نازل کرتا ہے اور وہ جانتا

| مَا | فِي الْاَرْحَامِ | وَمَا | تَدْرِيْ | نَفْسٌ | مَّا | ذَا تَكْسِبُ | غَدًا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جو | (ماں کے) رحم میں | اور نہیں | جانتا | کوئی شخص | کیا | وہ کرے گا | کل |

ہے جو (ماں کے) رحم میں ہے اور نہیں جانتا کوئی شخص وہ کل کیا کرے گا

| وَمَا | تَدْرِيْ | نَفْسٌ | بِاَيِّ | اَرْضٍ | تَمُوْتُ | اِنَّ اللّٰهَ | عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اور نہیں | جانتا | کوئی شخص | کس | زمین | وہ مرے گا | بے شک اللہ | علم والا خبردار |

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ علم والا خبردار ہے۔

(اس میں حاشیہ وغیرہ نہیں ہے)

## ۱۶۔ القرآن الحکیم

مترجمہ مولانا حافظ فرمان علی اعلی اللہ مقامہ

ترجمہ: بیشک خدا ہی کے پاس قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (جب موقعہ مناسب دیکھتا ہے) پانی برساتا ہے اور جو کچھ عورتوں کے پیٹ میں (نر و مادہ) ہے جانتا ہے اور کوئی شخص (اتنا بھی تو) نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا کرے گا اور کوئی شخص یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(بھی) نہیں جانتا کہ وہ کس سرزمین میں مرے (گڑے) گا۔ بیشک خدا سب (باتوں سے) آگاہ اور خبردار ہے۔

حاشیہ (۱) قیامت کب ہو گی، مینہ کب برسے گا، بچہ نر ہو گا یا مادہ، انسان کل کیا کرے گا اور وہ کہاں مرے گا۔ ان پانچ باتوں کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور انبیاء یا ائمہ اسی کی تعلیم سے اور ایسی ہی باتوں کی طرف اشارہ عندہ مفاتح الغیب سے ہے۔

## ۱۷۔ ایک ترجمہ محمد ایوب صاحب نے کیا ہے۔

دی چلڈرن سوسائٹی ۱۴ وحدت روڈ

لاہور

ترجمہ: اللہ ہی کے پاس اس گھڑی کا علم ہے اور وہ مینہ برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ علم والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

## ۱۸۔ قرآن مجید مترجم

## معہ تفسیر احسن البیان (اردو)

ترجمہ خطیب الہند مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظ اللہ ۔ فضیلۃ الشیخ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

مکتبہ دارالریاض (سعودی عرب)

لاہور پاکستان

ترجمہ: سمجھ رکھو اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا، نہ کسی کو معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا خبر رساں ہے۔

حاشیہ (۱) حدیث میں بھی آتا ہے کہ پانچ چیزیں "مفتاح الغیب" ہیں [illegible] اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے سوا کوئی نہیں جانتا (صحیح بخاری۔ تفسیر سورہ لقمان و کتاب الاستسقاء باب لَا یَدْرِیْ مَتٰی یَجِیْءُ الْمَطَرُ اِلَّا اللّٰہُ)

(۱) قرب قیامت کی علامات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ لیکن قیامت کے وقوع کا یقینی علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ کسی فرشتے کو، نہ کسی نبی مرسل کو (۲) بارش کا علم بھی ایسا ہی ہے۔ آثار و علائم سے تخمینہ تو لگایا جاتا اور لگایا جاسکتا ہے لیکن یہ بات ہر شخص کے تجربہ اور مشاہدہ کا حصہ ہے کہ تخمینے کبھی صحیح نکلتے ہیں، کبھی غلط۔ حتیٰ کہ محکمہ موسمیات کے اعلانات بھی بعض دفع صحیح ثابت نہیں ہوتے۔ جس سے صاف واضح ہے کہ بارش کا بھی یقینی علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ (۳) رحم مادر میں مشینی ذرائع سے جنیت کا ناقص اندازہ تو شاید ممکن ہے کہ بچہ ہے یا بچی لیکن مادر کے پیٹ میں نشوونما پانے والا یہ بچہ نیک بخت ہے یا بدبخت ہے، ناقص ہوگا یا کامل خوب رو ہوگا، یا بدشکل کالا ہوگا یا گورا وغیرہ باتوں کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں (۴) انسان کل کیا کرے گا۔ وہ دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا، کسی کو آنے والی کل کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ اس کی زندگی میں آئے گا یا نہیں اور اگر آئے گا تو وہ اس میں کیا کچھ کرے گا (۵) موت کہاں آئے گی گھر میں یا گھر سے باہر، اپنے وطن میں یا دیار غیر میں، جوانی میں آئے گی یا بڑھاپے میں اپنی آرزوؤں اور خواہشات کی تکمیل کے بعد آئے گی یا اس سے پہلے؟ کسی کو معلوم نہیں۔

۱۹- قرآن مجید

بردو ترجمہ اردو

حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رح و نواب وحید الزمان خاں حیدر آباد

مع اشرف الحواشی یعنی تفسیر بالحدیث کا عمدہ ترین نمونہ

شیخ محمد اشرف

ناشران قرآن مجید و تاجران کتب

۷ ایبک روڈ نیو انار کلی لاہور۔ پاکستان

(ترجمہ نمبر۱) تحقیق اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے جو کچھ بیچ پیٹوں ماؤں کے ہے۔ نمبر ۴ اور نہیں جانتا کوئی جی کیا کمائے گا کل کو
اور نہیں جانتا کوئی جی کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔
(ترجمہ نمبر۲، جو ساتھ ہی نیچے دیا ہوا ہے):
اللہ ہی کو معلوم ہے قیامت کب آئے گی اور وہی (جب چاہتا ہے اور اسی کو
معلوم ہے) پانی برساتا ہے اور وہی جانتا ہے ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) اور
کسی کو معلوم نہیں کل وہ کیا کرے گا (اچھے کام یا برے کام) اور کوئی نہیں جانتا (اللہ
کے سوا) وہ کس ملک (کس سرزمین) میں مرے گا۔ بیشک (یہ باتیں) اللہ ہی جانتا ہے
اور اسی کو خبر ہے۔ ف۴ اور یہ کہ نیک یا بد۔
ف ۵: اوپر قیامت کے دن سے ڈرایا گیا ہے۔ اب یہاں فرمایا ہے کہ وقوع کا علم اللہ
کے سوا کسی کو نہیں۔ بخاری رح، مسلم رح، مسند احمد رح کی متعدد روایات میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو غیب کی کنجیاں قرار دے کر اس کے
متعلق فرمایا ہے کہ انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو ان باتوں کا یا ان میں سے کسی بات کا علم تھا،
سراسر باطل ہے اور قیامت کے متعلق تو حضرت جبرئیل علیہ السلام والی روایت میں
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جواب میں فرمایا کہ "مَاالْمَسْئُولُ
عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ" یعنی جس سے سوال کیا جارہا ہے اس کو سائل سے
زیادہ علم نہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ (اَیْ نَبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) یَعْلَمُ مَا یَکُوْنُ فِیْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَی اللّٰهِ
الْفِرْیَةَ یعنی جس نے دعویٰ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ کل کیا ہونے والا
ہے اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا (شوکانی ج۴ ص ۲۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۰- یہ قرآن شریف مع ترجمہ تفسیر خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کی طرف سے ہدیہ ہے۔

## قرآن کریم

(وترجمتہ ومعانیہ وتفسیرہ الی اللغۃ العربیۃ) مع اردو ترجمہ

تفسیر شاہ فہد قرآن کریم کمپلیکس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی

وزیر الشؤون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد

نگران اعلیٰ : مجمع الملک فہد

(مقدمہ کے آخر میں آپ فرماتے ہیں)

"یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی ترجمہ خواہ کیسی ہی دقت النظر سے انجام پایا ہو ان عظیم معانی کی کماحقہ ادا کرنے سے بہر حال قاصر رہے گا جو اس معجزانہ متن میں پنہاں ہیں۔ نیز یہ کہ ترجمہ میں جن مطالب کو پیش کیا جاتا ہے وہ دراصل مترجم کی قرآن فہمی کا ماحصل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر انسانی کوشش کی طرح ترجمۂ قرآن میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان باقی رہتا ہے"۔

"اس بنا پر قارئین سے ہماری درخواست ہے کہ انہیں اس ترجمہ میں کسی مقام پر کوئی فروگذاشت نظر آئے تو "مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشريف المدينة المنورة" کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کی جاسکے۔ والله الموفق وهو الهادى الىٰ سواء السبيل"

ترجمہ: بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی بارش نازل کرتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا(۱) (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا صحیح خبروں والا ہے (۳۴)

(تفسیر کے سلسلے میں پورا متن وہی ہے جو اوپر (نمبر ۱۸) میں تحریر ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۱۔ **القرآن الکریم**

وترجمۃ ومعانیہ وتفسیرہ الی اللغۃ الاردیۃ

ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحؒ

تفسیر شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ

(ترجمہ و تفسیر نمبر ے پر لکھی جا چکی ہے جو القرآن الحکیم کے نام سے طبع ہوا ہے۔ یہ موجودہ ترجمہ و تفسیر بالکل وہی ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ ترجمہ و تفسیر حکومت سعودیہ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے اس لئے درج کردیا گیا ہے)

صفحہ اول پر یہ عبارت درج ہے:

**تشرف بالامر بالطباعة هذا المصحف الشريف، ترجمه معانيه، تفسيره خادم الحرم الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز السعودية ملك المملكة العربية السعودية.**

آیت کا ترجمہ اس طرح ہے: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں اور کسی جی کو معلوم نہیں کہ کل کیا کرے گا اور کسی جی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا۔ تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔

۲۲۔ **ترجمان القرآن**

یعنی قرآن حکیم کے مطالب اردو زبان میں ضروری تفسیر کے ساتھ از مولانا ابوالکلام آزادؒ

جلد سوم

سورہ النور سے سورہ الناس تک

مرتبہ شیخ التفسیر مولانا محمد عبدہ

اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور

ترجمہ: (۳۴) بیشک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جانتا ہے جو کچھ کہ حاملہ عورتوں کے رحموں میں ہے۔ اور کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہ کوئی شخص جانتا ہے کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔ بیشک اللہ ہی سب باتوں کو جاننے والا ہر چیز سے باخبر ہے(۸)

(۸) کفار مکہ قیامت کا ذکر سن کر بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے کہ آخر وہ گھڑی کب آئے گی تو اس کے جواب میں فرمایا اور مزید چار جملے بڑھادیے کہ ان چیزوں کا جب یقینی علم انسان کو حاصل نہیں ہے تو اس انقلابی حادثہ کا علم کیسے ہوسکتا ہے جس سے کائنات کا موجودہ نظام بالکل ہی تباہ و برباد ہوجائے گا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔

احادیث میں ان پانچ جملوں کو "مفاتح الغیب" سے تعبیر کیا گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جب ایک سائل کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسئول (یعنی مجھ کو) بھی اس سے متعلق سائل سے زیادہ علم نہیں ہے۔ ہاں! میں اس کی علامات بتاسکتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے علامات قیامت بیان فرمائیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۳-

قرآن مجید

# THE HOLY QURAN

*in English Language*
*as near to the original text as possible*

*Muhammad Ayyub Khan*

**IDARA ISHA'ATUL-QURAN**
Chau Burgee Centre, LAHORE.

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا
تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا
تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

It is GOD with whom is the knowledge of the HOUR, and HE sends down the Rain, and HE knows what is in the wombs. No soul knows what it shall earn tomorrow; and no soul knows in what land it shall die. GOD is knowing, Aware. (34)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



-۲۴

# THE HOLY QURAN

*Translation and Commentary*

**A. YOUSUF ALI**

القرآن الكريم
لغاتـه بطبعه ونشر علومه
بيروت

إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

Verily the knowledge of the HOUR is with GOD (alone). It is HE who sends down Rain, And HE who knows what is in the wombs 3625. Nor does any one know what it is that he will Earn on the morrow 3626. Nor does any one know in what land he is to die. Verily with GOD is full knowledge and HE is acquainted (with all things) 3627.○

3625- The question of Knowledge or Mystery governs both clauses here, viz: Rain and Wombs. In fact it governs all the fine things mentioned in this verse: viz: (1) the HOUR; (2) RAIN; (3) the birth of a new life (wombs); (4) Our Physical Life from day to day; (5) Our death. See - 3627 below. As regards Rain we are asked to contemplate how & where it is sent down. The moisture may be sucked up by the sun's heat in the Arabian Sea or the Red Sea or the Indian Ocean near East Africa or in the lake Region in Central Africa. The winds drive it hither to thither across thousands of miles or it may be only short distances. "The winds beloweth where it listeth". No doubt it obeys certain physical laws established by GOD, but these laws are interlocked, one with another; Meteorology, gravity, hydrostatics and dynamics climatology, hydrometry and a dozen other sciences are

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



involved, and no man can completely master all of them and yet this relates to only one of the millions of facts in physical nature which are governed by GOD's knowledge and Law. The whole vegetable kingdom is primarily affected by Rain. The mention of wombs brings in the mystery of animal life, Embryology, Sex and a thousand other things. Who can tell - to take man alone - whether the child conceived is male or female, how long it will remain in the womb, whether it will be born alive, what sort of a new individual it will be - a blessing or a curse to its parents or to society?

3626 "Earn" here as else-where means not only "earn one's livelihood" in a physical sense, but also to reap the consequences (good or ill) of ones conduct generally. The whole sentence practically means, "No man knows what the morrow may bring forth".

3627 - See the five mysteries summed up in no 3625 above. The Argument is about the Mystery of Time and Knowledge. We are supposed to know things in ordinary life. But what does that knowledge amount to in reality? Only a superficial acquaintance with things. And time is even more uncertain. In the case of Rain which causes vegetable life to spring up, or in the case of new animal life, can we answer with precision questions as to Where or How or Wherefore? So about question of our life from day to day or for death. These are great Mysteries, and full knowledge is with GOD only. How much more so in case of the MADD, the final HOUR where all true values will be restored and the balance redressed? It is certain but the When and the How are known to GOD alone,

Preface to 1st addition, 1934.

**A. YOUSUF ALI**

*Lahore*
*4th April 1934*
*18th of the month of*
*Pilgrim of 1352 H.*

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۷۵ ـ

## تفسير معانى القرآن الحكيم
## باللغة الا نجليزية
## مقتبس من تفسير الطبروا القرطبى وابن كثير

Interpretation of the Meanings of
**THE NOBLE QURAN**
*In the English Language.*
*A Summarized Version of AT-TABARU*
Al-Quartabi and Ibn-e-Kathir with comments from
Sahih Al-Bukhari Summarized in our Volume.
By

الدكتور محمد محسن خان الدكتور محمد تقى الدين الهلالى

**Dr. Muhammad Taqi-ud-Din Al-Hilali, Ph.D. (Berlin),**
Professor of Islamic University Faith and Teachings
Islamic University, Al-Madina, Al-Munawwara
**Dr. Muhammad Mohsin Khan,**
Islamic University, Al-Madina - Al - Munawwara

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا
تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا
تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

Verily Allah! With him (Alone) is the knowledge of the HOUR, He sends down the Rain, and knows which is in the Wombs, No person knows what he will earn tomorrow. And no person knows in what land he will die. Verily Allah is Al-Knower All-Aware of things.

2-(V:31;34) Narrated Abdullah

Allah's Messenger ﷺ said, "The keys of the unseen are five: Verily Allah! With him (Alone) is the knowledge of the HOUR, HE sends down the Rain, and knows what is in the wombs. No person knows what he will earn tomorrow, and no person knows in what land he will die. Verily Allah is all-knower All Aware -(31-34) (Sahih Al-Bukhari. Vol-6, Hadith W. 115).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مندرجہ بالا پچیس ترجمے اور تفسیریں جن میں تین انگریزی زبان کے ترجمے بھی شامل ہیں، قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے پیش کئے گئے۔ یہ تمام تراجم و تفاسیر ہندوپاک کے ان قرآن مجید کے نسخوں سے نقل کئے گئے ہیں جو اسلام کے تقریباً تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے چوٹی کے علماء حضرات کے ہیں۔ ان میں نمبر۱ اور نمبر۲ پر جو تراجم درج کئے گئے ہیں، سوائے ان کے سب کے سب حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ آیت مذکورہ زیر بحث میں جو پانچ باتیں بیان کی گئی ہیں، وہ بالکل غیب سے متعلق ہیں۔ مندرجہ بالا دونوں ترجمے حضرت شاہ عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت شاہ رفیع الدین رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ ان دونوں حضرات نے صرف لفظی اور حقیقی تراجم پر اکتفا کیا ہے اور حاشیے بھی خالی چھوڑدیے ہیں درآنحالیکہ سابقہ عربی اور فارسی تراجم وتفاسیر سے تو ان بزرگوں نے بھی استفادہ کیا ہی ہوگا اور اپنے ترجمے اور تفاسیر لکھتے وقت تمام سابقہ کتب ان حضرات کے پاس بھی موجود ہوں گی۔ لیکن غالباً ان کی چھٹی حس نے سابقہ بزرگوں کا موقف اپنانے پر آمادگی ظاہر نہیں کی اور اپنی طرف سے بھی کوئی بات تحریر نہیں فرمائی۔ صرف ترجمے کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

یہ معاملہ دراصل معمولی نوعیت کا نہیں ہے۔ کسی آیت کے معنیٰ اور مطلب بیان کرنے میں اگر نفس مضمون میں فرق آجاتا ہے تو یہ بالکل ایسا ہی ہے جیساکہ آیت میں تبدیلی کرنا اور اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک سے ان الفاظ میں خطاب فرمایا ہے سورہ کہف رکوع ۴ میں " وَاتْلُ مَآ أُوحِيَ إِلَيْكَ . . . . . " "اے نبی تمہارے رب کی کتاب میں سے جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے اسے (جوں کا توں) سنادو کوئی اس کے فرمودات کو بدلنے کا مجاز نہیں ہے (اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں ردوبدل کروگے تو) اس سے بچ کر بھاگنے کے لئے کوئی جائے پناہ نہ پاؤگے"۔ دوسری جگہ سورہ الحاقہ رکوع ۲ میں ارشاد گرامی ہے: "وَلَوْ تَقَوَّلَ . . . . " اور اگر اس نبی نے خود گھڑکر کوئی بات ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑلیتے اور اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔" ترجمہ میں مولانا مودودیؒ نے اردو زبان کا بہت کمال کا لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



استعمال کیا ہے "جوں کا توں"۔ اس ذیل میں اردو زبان میں شاید اس سے بہتر لفظ نہ مل سکے۔ جوں کا توں یعنی بالکل اسی حالت میں بغیر کسی قسم کے تغیر و تبدل اور کمی بیشی کے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ہدایت فرمائی ہے کہ ہماری آیات جوں کی توں لوگوں کو سنادو۔ چنانچہ دوسری زبان میں ترجمہ کرنے والے کے لئے بدرجہ اتم اس بات کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ ترجمہ کرتے وقت آیت متعلقہ کے مطلب میں فرق نہ آنے پائے اور دوسری زبان میں آیت کا مطلب جوں کا توں لوگوں تک پہنچ جائے۔

اس سے زیادہ میں اس معاملہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ سب کے دلوں سے واقف ہے۔ میرا معاملہ صرف آیت زیر بحث کے مطلب میں فرق آجانے سے ہے جو حسب ذیل ہے:-

قارئین حضرات نے خود اس بات کا اندازہ فرمالیا ہوگا کہ جملہ مفسرین حضرات نے کس کس طرح اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچادیا ہے کہ آیت مذکورہ کی پانچوں باتیں علم غیب سے متعلق ہیں اور ان کا علم سوائے پروردگار عالم کے کسی نہیں ہے۔ نہ کوئی مقرب فرشتہ نہ کوئی نبی مرسل، نہ کوئی بڑے سے بڑا ولی اللہ ان باتوں سے واقف ہے۔ بلکہ ان باتوں کو غیب کی کنجیاں فرما کر غیب کی بنیاد ہی ان پانچ باتوں پر رکھ دی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ پروردگار عالم خود ہی ان باتوں میں سے کسی بات کو کسی پر آگاہی فرمادیں جیسا کہ چند انبیاء حضرات کو، ان کے بیٹے ہونے کی اطلاعات فرشتوں کے ذریعے فراہم کردی گئیں تھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام کی حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰی علیہ السلام کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دے دی گئی تھیں۔

جملہ مفسرین حضرات نے اپنے اس موقف کی تقویت کے لئے قرآن پاک میں جو دیگر مقامات پر علم غیب کی آیات آئی ہیں، ان سے آیت مذکورہ کا رشتہ کسی نہ کسی طرح جوڑ دیا ہے۔ اور احادیث سے بھی پوری طرح آیت مذکورہ کو علم غیب پر ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کردیا ہے تاکہ کسی کو شک وشبہہ کی گنجائش نہ رہے۔ علامہ اقبال نے غالباً انہی باتوں سے متاثر ہوکر یہ شعر کہا ہے:

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

(علامہ اقبال)

دنیا کی تمام اسلام دشمن طاقتیں اور عناصر ہر وقت اس فکر میں سر گرداں ہیں کہ دین اسلام کی کوئی ذرہ برابر کمزوری یا کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اگر ہاتھ آجائے تو اس کو اچھالنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے اور اب جبکہ اس مفروضہ کے تحت تو بڑی بڑی باتیں ان کے ہاتھ آگئی ہیں، جن کی بنیاد ہمارے مفسرین کا یہی موقف ہے کہ یہ پانچوں باتیں غیب سے متعلق ہیں اور ان کا علم سوائے پروردگار عالم کے اور کسی کو نہیں ہے ۔ یہ بات صرف ہمارے اردوداں مفسرین حضرات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس میں فارسی اور عربی زبان کے جملہ مفسرین حضرات بھی یہی نہیں کہ ان کے برابر کے شریک ہیں، بلکہ اردوداں حضرات کی استادی کادرجہ رکھتے ہیں کیونکہ ہمارے مفسرین نے انہی کی پیروی کی ہے۔

ان حالات کے تحت اس وادی میں اپنے آپ کو تنہا پاکر خاکسار کے پیر بھی لڑکھڑا گئے اور آگے چلنے کے لئے جواب دینے لگے کہ اب کیا کروں اور کس بنیاد پر آگے بڑھنے کی جرات کروں؟

جملہ مفسرین حضرات کے موقف کے برخلاف کوئی بات کہنا اپنے آپ کو کانٹوں میں کھینچنے کے برابر ہے اور اکثر لوگ یہی کہیں گے کہ یہ کس شخص کا دماغ خراب ہوگیا ہے کہ دنیا کے تمام مفسرین کے خلاف بات کرتا ہے۔ چنانچہ حالات مذکورہ سے متاثر ہوکر اور اپنی علمی کم مائیگی کی وجہ سے اس خیال کو ترک کرنے کی متعلق سوچنے پر مجبور ہوگیا۔ اس موقعہ پر مجھے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی وہ بات یاد آئی جو انہوں نے اپنی مایہ ناز تصنیف حجتہ اللہ البالغہ کے دیباچہ میں تحریر فرمائی ہے۔ رقمطراز ہیں: "اور جو تصنیف کیا کرتا ہے ملامت کا ہدف بنا کرتا ہے۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس شش و پنج میں تھا، کبھی ایک قدم آگے بڑھاتا تھا اور پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ اور آگے چکر لگا کر پھر مجبوراً واپس آجاتا تھا۔" آپ اندازہ کریں کہ جب دریائے علم کا مگرمچھ اپنے گردا گرد ناموافق حالات سے متاثر ہو کر اس قسم کی باتیں کرنے پر مجبور ہوجائے تو مجھ جیسے ہیچمیدان اور علم سے کورے شخص کی کیا کیفیت ہوگی جو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے علمی اعتبار سے ایک بٹا لاکھ بھی نہیں ہے۔

کچھ وقت اسی سوچ بچار میں گذر گیا لیکن جو ذوق و شوق ابتدائی تین چار ترجموں کے مطالعہ کے بعد پیدا ہوا تھا اور قدرت نے جو بات دل میں ڈال دی تھی، اسی جذبے نے پھر سہارا دیا کہ اتنی بڑی حق بات کی طرف جب اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے تو اس سے زیادہ اور کس کی اعانت اور حوصلہ افزائی ہوسکتی ہے؟ اور حق بات چھوڑ کر کہاں بھاگو گے اور روز قیام اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟ مشہور مقولہ ہے کہ اَلْحَقُّ مُرٌّ یعنی حق تو ہوتا ہی کڑوا ہے۔ لیکن حق بہرحال حق ہے اور حق کو چھوڑنا اور اظہار نہ کرنا ناحق ہے۔ اس ذیل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک میں زبردست تہدید بھی آئی ہے۔ ارشاد گرامی ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ (البقرہ رکوع ۱۹) "وہ لوگ جو ان حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں، (کسی غرض سے) چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے ان لوگوں کو (سمجھانے کے لئے) اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کردیا ہے، ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔" آیت مبارکہ کے ذہن میں آنے کے بعد کس کی ہمت اور جرات ہے کہ حق بات کہنے سے گریز کرے یا منہ موڑنے کی طرف مائل ہو۔ چنانچہ ترک کرنے کا خیال دل سے نکال کر پوری لگن کے ساتھ اللہ کے آسرے پر اس کار عظیم کو پورا کرنے کی طرف دل و جان سے متوجہ ہوگیا اور خیال کیا کہ وہ شیطانی وساوس تھے جو اس راستے سے ہٹانا چاہتے تھے۔ نیک کام کرنے میں تو بڑی بڑی مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اس مقام پر حافظ شیرازی کا مصرعہ یاد آیا:

کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا (حافظ شیرازی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بہرحال تمام نسخہ جات میں آیت زیر بحث کا بغور مطالعہ کیا اور ہر نسخہ ہاتھ میں لینے کے بعد یہ تجسس ہوتا تھا کہ اس میں صاحب تفسیر نے شاید کسی نئی بات کا انکشاف کیا ہو۔ جوں جوں آگے بڑھتا جاتا تھا حیرت میں اضافے پر اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ساتھ ہی مایوسی بھی ہوتی تھی کہ کسی مفسر کا ذہن بھی اپنے پیش رو مفسرین حضرات سے مختلف نہیں ہوتا تھا اور جو موقف سب سے پہلے قائم ہوگیا تھا سب اسی پر گامزن رہے۔ اس معاملہ میں مولانا آزاد کی بات حقیقت پسندانہ معلوم ہونے لگی، فرماتے ہیں کہ" ہر شخص جو تفسیر کے لئے قدم اٹھاتا تھا کسی پیش رو کو اپنے سامنے رکھ لیتا تھا اور پھر آنکھیں بند کرکے اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہتا۔ اگر تیسری صدی میں کسی مفسر سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو ضروری ہے کہ نویں صدی کے مفسروں تک وہ برابر نقل در نقل ہوتی چلی آئے۔ کسی نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ چند لمحوں کے لئے تقلید سے الگ ہوکر تحقیق کرے کہ معاملہ کی اصلیت کیا ہے۔ رفتہ رفتہ تفسیر نویسی کی ہمتیں اس قدر پست ہوگئیں کہ کسی متداول تفسیر پر حاشیہ چڑھانے سے آگے نہ بڑھ سکیں۔"

مولانا کی تحریر پڑھنے کے بعد جستجو ہوئی کہ آپ نے اس آیت کے بارے میں کیا اظہار خیال کیا ہے؟ چنانچہ یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ مولانا بھی اسی کشتی میں سوار ہیں اور کوئی نئی بات نہیں کی۔ (قرآن کے نمبر ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

صرف چند مفسرین حضرات نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ بارش کی متعلق ریڈیو اور ٹیلیویژن پر محکمہ موسمیات کی طرف سے اعلانات ہوتے ہیں۔ لیکن وہ صرف اتنا کہہ کر صرف نظر کرگئے کہ یہ ان کا تخمینہ ہوتا ہے جو کبھی صحیح اور کبھی غلط ہوتا ہے اور کوئی یقینی بات نہیں ہوتی۔ اسی طرح الٹراساؤنڈ کا بھی ایک دو حضرات نے ذکر کیا ہے، مگر اس کا بھی کوئی معقول جواب دیے بغیر آگے بڑھ گئے۔ اور کسی نے بھی اپنے موقف سے ہٹنے کی تکلیف گوارہ نہیں کی کہ آیت کی ترکیب اور معانی پر سوچ بچار کریں۔ بلکہ جو خیال اول سے ان کے ذہن میں پیوست ہوگیا ہوا تھا کہ یہ باتیں غیب سے متعلق ہیں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے ان کو کوئی نہیں جانتا اسی پر ڈٹے رہے اور اسی خیال کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچاتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ بات ہمارے اردو دان مفسرین حضرات تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس معاملہ میں خاص طور پر عربی دان حضرات نے بھی عربی زبان پر پورا پورا عبور حاصل ہونے کے باوجود آیت مذکورہ زیر بحث کی ترکیب اور انداز بیان پر تدبر اور تفکر کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی اور پرانے موقف پر ہی قائم رہے۔

سر پیٹنے کا مقام ہے کہ اس وقت تک جتنی تصانیف دنیا کی عربی فارسی اور اردو زبان میں اس موضوع پر لکھی جاچکی ہیں، سب کا نچوڑ یہی ہے کہ پانچوں باتیں غیب سے متعلق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ان باتوں کو کوئی نہیں جانتا۔ ہمارے مفسرین حضرات نے گذشتہ زمانے کی تمام تفاسیر اور تصانیف کے نام بمعہ مصنفین تحریر فرمائے ہیں کہ تفسیر لکھتے وقت فلاں فلاں کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ نمبر ۳ پر معز نما کلاں قرآن شریف جو ہندستان کے سلطان بکڈپو چارکماں حیدر آباد(اے پی) کا چھپا ہوا ہے، سرورق پر ایک لمبی فہرست کتبہائے سابقہ کی دی گئی ہے۔ اسی طرح نمبر ۶ پر مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے ایک طویل فہرست تصانیف کی فراہم کی ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک اس فن میں جتنی تصانیف طبع ہوچکی تھیں، ان میں شاید ہی کوئی باقی رہ گئی ہو جو مولانا کے پاس نہیں تھی۔ اس کے علاوہ یہ قاعدہ بھی مسلمہ ہے کہ جب کوئی مصنف کسی موضوع پر قلم اٹھاتا ہے تو وہ پیش رو حضرات کی تصانیف سے ضرور استفادہ کرتا ہے۔ اور پھر ایسی تصنیف کہ اللہ تعالیٰ کے کلام پر طبع آزمائی کرنا ہو تو انتہائی احتیاط سے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔

عربی دان حضرات پر حیرت زیادہ اس بنا پر ہے کہ ان کی مادری زبان عربی ہے اور قرآن پاک بھی عربی زبان میں نازل ہوا ہے، لہذا زبان دانی کے رشتے سے ان حضرات کو قرآن پاک کی آیات کو سمجھنے میں زیادہ عبور اور دسترس ہونا چاہیے کہ عربی زبان کی باریکیوں پر نظر رکھیں لیکن آیت مذکورہ زیر بحث کی متعلق جو بات شروع ہی سے مشہور ہے کہ یہ باتیں علم غیب سے متعلق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ان کا علم نہیں ہوسکتا۔ کسی مفسر نے اس موقف سے ہٹ کر بات نہیں کی۔ اور صرف پرانے موقف کو سامنے رکھ کر ہر مصنف نے حاشیے پر حاشیے چڑھائے ہیں اور صرف علم غیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے دائرے میں رہتے ہوئے ثبوت در ثبوت فراہم کئے ہیں اور قرآن پاک کی آیات و احادیث سے سو فیصد آیت مبارکہ کو تقویت پہنچادی گئی ہے۔ یہاں پہنچ کر یہ مرحلہ انتہائی کھٹن صورتحال اختیار کرلیتا ہے کہ ہمارے راویوں نے اسے اس قدر مستند ہستیوں کے ساتھ منسلک کردیا ہے کہ اختلاف کرنے کی جرات نہیں ہوسکتی۔ جملہ مفسرین حضرات روایتوں کے پابند ہوکر رہ گئے ہیں۔

جدید سائنسی ترقی کے اس دور میں بھی ہمارے علماء حضرات اپنے پرانے موقف سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں معلوم ہوتے، درآنحالیکہ آیت مبارکہ کے جملہ ۲ اور نمبر ۳ پر کافی وضاحتیں ہوچکیں ہیں اور اعتراض بھی انہی دو جملوں پر ہے۔ روایتوں کے بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ:

حقیقت خرافات میں کھو گئی

یہ امت روایات میں کھو گئی

(علامہ اقبال)

روایات کی بنا پر کسی بزرگ نے بھی آیت زیر بحث پر تفکر کرنے کی زحمت نہیں فرمائی۔ کہ پروردگار عالم نے پہلی تین باتیں چھوڑکر چوتھی اور پانچویں دونوں باتوں کے جملوں میں علحدہ علحدہ وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ ارشاد فرمایا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی تینوں باتیں وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ میں شامل نہیں ہیں۔ صرف اسی بات پر غور کرنے سے آیت زیر بحث کا مسئلہ کافی حد تک حل ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس میں کیا مصلحت ہے؟ کیا راز ہے اور کس طرف اشارہ ہے؟

اور پھر جملہ نمبر ۲ اور نمبر ۳ کو تو کئی مفسرین حضرات نے بھی تسلیم کیا ہے کہ دونوں جملے فعلیہ ہیں، مگر معلوم نہیں کہ یہ دونوں فعلیہ جملے کس اصول کے تحت غیب میں شامل کردیے گئے۔ ان سے علم غیب کا کیا تعلق ہے، مگر یہ بات سوچنے کی بجائے ان دونوں جملوں کو نمبر ۴ اور نمبر ۵ سے بھی زیادہ پُرزور ثابت کردیا ہے کہ یہ دونوں جملے نمبر ۴ اور نمبر ۵ سے بھی زیادہ غیب پر اہمیت رکھتے ہیں۔

آیت مذکورہ میں چھوٹے چھوٹے جملے ہیں۔ سادہ سادہ الفاظ ہیں کوئی پیچیدہ لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان میں نہیں آیا ہے بلکہ سادگی ہی اس آیت کی جان ہے آپ ہر جملے کا بغیر کسی اضافے کے ترجمہ کریں جیسا کہ چند مترجمین حضرات نے کیا ہے تو بات پوری طرح سمجھ میں آجاتی ہے بشرطیکہ کوئی بات پہلے سے ذہن نشین نہ ہو۔

عام طور پر ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے اور حقیقی اور اصل ترجمہ وہی کہا جاسکتا ہے جس میں معانی اور مطالب میں فرق نہ آئے۔ اصل مصنف جو بات کہنا چاہتا ہے، وہی مطلب دوسری زبان میں ادا ہوجائے۔ خصوصاً جب پروردگار عالم کے کلام سے واسطہ پڑے تو آپ سمجھ لیں کہ کس قدر محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اور اس وادی میں قدم رکھنا کس قدر جرات اور حوصلہ کا کام ہے۔ تمام مترجمین اور مفسرین حضرات کا قوم پر زبردست احسان ہے جنہوں نے اس گراں قدر کام کی ذمہ داری قبول کرکے اردو زبان میں ترجمے اور تفسیریں تحریر فرماکر سعادت دارین حاصل کی (اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کی ارواح کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے) کتنا بڑا مسئلہ اردو دان امتیوں کے لئے آسان کرگئے ہیں۔ قرآن پاک کے بڑے بڑے مسائل ان حضرات نے حل کئے ہیں۔ صرف آیت زیر بحث پر کسی بزرگ نے توجہ نہیں فرمائی۔ یہاں پھر یہ بات کھٹکتی ہے کہ غالباً محض روایات کی بناپر ان حضرات نے اس پر توجہ فرمانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

میرے لئے یہ بات انتہائی باعث خوشنودی اور حوصلہ افزا ہوگئی ہے کہ اس پورے تحقیقاتی سلسلہ کے دوران صرف جناب ڈاکٹر عبداللہ بن عبد المحسن الترکی نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے اور اس بات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔ قرآن کریم کا مقدمہ تحریر کرتے وقت وہ رقمطراز ہیں: "یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا کوئی بھی ترجمہ خواہ کیسی ہی دقت نظر سے انجام پایا ہو ان عظیم معانی کو کماحقہ ادا کرنے سے بہرحال قاصر رہے گا جو اس معجزانہ متن میں پنہاں ہیں۔ نیز یہ کہ جن مطالب کو پیش کیا جاتا ہے وہ دراصل مترجم کی قرآن فہمی کا ماحصل ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہر انسانی کوشش کی طرح ترجمہ قرآن میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان باقی رہتا ہے"

(حوالہ جات قرآن کے نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چنانچہ اللہ پاک کے مقدس کلام کا ترجمہ اور تفسیر مرتب کرنے کا ایک رخ جس قدر روشن اور تابناک ہے، اس کا دوسرا رخ اسی قدر بھیانک اور اندوہناک بھی ہے۔ ارادتاً اور دانستہ طور پر معمولی سی لغزش بھی انسان کی عاقبت برباد کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ کسی آیت کے ردوبدل کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک کو ان الفاظ سے خطاب فرمایا ہے: وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتٰبِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ (الکھف رکوع ۴)
"اے نبی تمہارے رب کی کتاب میں جو کچھ تم پر وحی کیا گیا ہے، اسے (جوں کا توں) سنادو اور (کوئی) اس کے فرمودات کو بدلنے کا مجاز نہیں۔ (اور اگر تم کسی کی خاطر اس میں ردوبدل کروگے تو) اس سے بچ کر بھاگنے کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں پاؤگے۔" اور ایک دوسری جگہ بہت ہی سخت ارشاد گرامی ہے: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ (الحاقۃ رکوع ۲)
"اور اگر اس نبی نے خود گھڑ کر کوئی بات ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس کام سے روکنے والا نہ ہوتا۔" اللہ اللہ! کس قدر جلالی آیت ہے، اپنے پیارے محبوب نبی ﷺ کے لئے پروردگار عالم کے اتنے سخت الفاظ۔ تو پھر غیر نبی کوئی شخص کسی آیت کے معنیٰ اور مطلب بدلنے کا خیال بھی اگر دل میں لائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا کیا حشر کرے گا؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں یہ انتہائی جلالی آیت ہے اور یہ آیت اس محبوب ترین ہستی کے لئے ہے، جو پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہے اور جس کی شان والا شان میں قرآن پاک میں پوری پوری سورتیں اور آیتیں نازل ہوئیں ہیں، ارشاد گرامی ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب رکوع ۷) "بالتحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں اور اے مؤمنو! تم بھی اپنے نبی پر درود پڑھو اور سلام کرو، اچھے طریقہ سے سلام کرنا۔"

قابل غور بات یہ ہے کہ اسلام کے پانچ بنیادی رکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی رکن کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ میں نماز پڑھتا ہوں تم بھی نماز پڑھو، میں زکوۃ دیتا ہوں تم بھی زکوۃ دو، یا میں روزے رکھتا ہوں تم بھی روزے رکھو، وغیرہ۔ مگر یہ درود شریف خاص الخاص ایک ایسا عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اور اس کے فرشتے ہر وقت ہر آن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فعل حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتہائی انسیت، محبت اور تعلق کی نشاندہی کرتا ہے کہ پروردگار عالم کو اپنے نبی ﷺ کے ساتھ کس قدر محبت اور انسیت ہے کہ ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند ہورہے ہیں۔ رحمتیں اور برکتیں نازل ہورہی ہیں۔ چونکہ اللہ کا درود تو ہم انسانوں اور فرشتوں جیسا تو نہیں ہے۔ انسان اور فرشتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ لیکن پروردگار عالم تو بااختیار ہے وہ کس سے دعا کرے گا۔ اس کا درود تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمانا ہے اور درجات بلند کرنا ہے۔ ایک جگہ ارشاد عالی ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ○ (والضحیٰ پ ۳۰) "عنقریب تیرا رب تجھ پر اس قدر (عنایات) عطا کرے گا کہ تو راضی (خوش) ہوجائے گا۔" کس قدر بلند مرتبہ اور شان کی آیت گرامی ہے۔ اس سے زیادہ شان والی آیت مبارکہ میرے خیال ناقص میں پورے کلام پاک میں نہیں ہے۔ چونکہ آپ اس بات پر غور فرمائیں کہ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ پروردگار عالم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں ہمہ تن اور ہمہ وقت مشغول و منہمک اور مصروف ہے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام پاک میں کئی جگہ اس قسم کی آیات آئی ہیں۔ مثلاً: وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۩ ○ (الرعد رکوع ۲) "اور اللہ کے سامنے سب سر خم کیے ہوئے ہیں جتنے آسمانوں اور جتنے زمین میں ہیں، خوشی سے اور مجبوری سے اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سائے بھی صبح اور شام کے وقتوں میں۔"

جو چیزیں ہمیں بے جان معلوم ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے خبر نہیں انہیں کون کونسی قوتیں اور حسیں عطا فرمائی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری، اطاعت اور حکم برداری کے عمل کو جاری و ساری رکھے ہوئی ہیں۔ غرضیکہ قرآن پاک کی رو سے کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز، جمادات میں ہو یا نباتات میں ہو، حیوانات میں ہو یا جاندار اور بےجان ہو سب اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہر وقت اور ہر آن کوشاں و سرگرداں ہیں کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوجائے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ (الحج رکوع۲)

"کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ کے سامنے سب سجدہ ریز ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے انسان۔" یعنی دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حکم برداری میں مشغول اور مصروف نہ ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ترین ہستی ﷺ کو اپنی عنایات بے پایاں سے خوش اور راضی رکھنا چاہتا ہے www.KitaboSunnat.com

کتنا بڑا اعزاز اور مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی شان مبارک کے حق میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں کسی اور ہستی کے لئے اس سے ہزار گنا بلکہ لاکھ گنا کم تر الفاظ بھی ارشاد نہیں فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے حقیقی محبوب ہیں کیونکہ یہ طریق کار بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں خود ہی رائج کیا ہے کہ ہر محبت کرنے والا اپنے محبوب کو خوش اور راضی رکھنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اسی اصول کے تحت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے۔ بڑے بڑے اعزازات اور عطیات جیسے واقعہ معراج کی سعادت، کوثر کا عطیہ، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا مرتبہ اور مقام محمود کا وعدہ اور اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ کا عمل کہ ہر وقت اور ہر لحظہ برکتیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رحمتیں نازل ہورہی ہیں اور درجات بلند ہورہے ہیں۔ اللہ اللہ!! یہ شان عالیشان اور بلند و بالا مرتبہ سوائے رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے اور کسے مل سکا ہے۔

بعض احادیث کی رو سے پروردگار عالم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں بھیجے ہیں جن میں سے تین سو تیرہ یا تین سو پندرہ رسول اس دنیا میں اپنے اپنے زمانے میں تشریف لائے ہیں اور ان رسولوں میں پانچ پیغمبر علیہم السلام ایسے ہیں جو اولوا العزم کہلاتے ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراھیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ تمام خصوصیات جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں عرض کی گئیں ہیں ان کا اہل صرف اور صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی مانا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر انتخاب صرف اور صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر آکر رک گئی اور آپ ہی کی ذات بابرکات کو ان تمام خصوصیات سے سرفراز فرمادیا گیا ہے۔

یہاں پر نبی اور رسول کے جو دو لفظ آگئے ہیں اس لئے ان الفاظ کی وضاحت کرتا چلوں (بحوالہ القاموس القرآن) شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ اپنی کتاب "النبوت" میں رقم طراز ہیں: "نبی وہ ہے جو انسان کو وہ چیزیں بتلائے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے بتائی ہیں۔ پھر اگر اس کی بعثت مخالفین اور منکرین کی طرف ہوئی ہے تو وہ نبی قرآن کی اصطلاح میں رسول ہے ورنہ فقط نبی۔ رسول ہونے کے لئے شریعت جدیدہ کا حامل ہونا ضروری نہیں ہے"۔ قاضی بیضاوی فرماتے ہیں کہ: "رسول وہ ہے جو شریعت جدیدہ لے کر آیا ہو اور نبی کے لئے یہ ضروری نہیں۔ پس نبی، رسول سے عام ہے اور اس کی تائید حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء کی تعداد پوچھی گئی تو آپ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی اور رسولوں کی تعداد تین سو تیرہ۔ بعض نے شریعت جدیدہ کے بجائے رسول کے لئے کتاب کے حامل ہونے کی قید لگائی ہے"۔ علامہ رشید رضا لکھتے ہیں: "نبی وہ ہے جسے وحی الٰہی کے ذریعے ان احکام و اخبار سے آگاہ کیا جائے جن سے آگاہی انسانی سعی سے ممکن نہیں اور اسی بناء پر اسے خود بھی یقین ہوجائے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور رسول وہ نبی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین اور دعوتِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شریعت اور اپنی ذات کو دوسروں کے لئے نمونہ بنانے کا حکم دیا ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ شریعت جدیدہ یا کتاب جدید بھی لے کر آیا ہو۔" (تفسیر المنارج)

بہرحال ان تینوں اقوال کی روشنی میں یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ باعتبار "دعوت" اور "مدعوئین" کے نبی عام ہے اور رسول خاص۔ لیکن باعتبار جنسیت داعی کے رسول عام ہے۔ اس کا اطلاق رسل بشر پر بھی ہوتا ہے اور رسل ملائکہ پر بھی اور نبی خاص کہ اس کا اطلاق رسل ملائکہ پر نہیں ہوتا(القاموس)

بڑے بڑے اولوا العزم پیغمبر حضرات علیہم السلام جن باتوں کی اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیا کرتے تھے اور تمنائیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے وہ چیزیں اپنے پیارے محبوب ﷺ کو بغیر مانگے عطا فرمائی ہیں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے متعدد دعائیں فرمائی ہیں وہ چیزیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر مانگے عطا کردی گئیں۔ مثلاً:

۱۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ○ (الشعراء رکوع۵) "اور میرا ذکر آئندہ آنے والوں میں جاری رکھ۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○ (الم نشرح) ہم نے تیرا ذکر بلند کردیا۔

۲۔ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ ○ (الشعراء رکوع۵) "اور مجھ کو جنت نعیم کے وارثوں میں سے کر۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں ہے: اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ○ "ہم نے تجھ کو کوثر عطا کیا۔"

۳۔ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ○ (الشعراء رکوع۵) "اور جس روز زندہ ہو کر اٹھائے جائیں گے مجھ کو رسوا نہ کرنا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں: یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ (تحریم رکوع۲) "اور جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی کو اور جو ایمان لائے اس کے ساتھ ان کو (یعنی تمام ایمان والے بھی اس دن سعادت سے سرفراز ہوں گے)"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- وَّاجْنُبْنِيْ وَ بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؕ (ابراہیم رکوع ۶) "مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی پرستش سے بچا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہے: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ (الاحزاب رکوع ۴) "اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے گھر والو اور ستھرا کرے تم کو ستھرا کرنے والا۔"

۵- حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ (طٰہٰ رکوع ۲) "اے میرے پروردگار میرے سینے کو کشادہ کر دے"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ارشاد ہے: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ (الم نشرح) "کیا ہم نے تیرے سینہ کا انشراح نہیں کیا۔"

ایسی بلند وبالا ذات گرامی اور والاصفات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پروردگار عالم کے اتنے سخت الفاظ (آیات اوپر گذر چکی ہیں) اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو قرآن پاک کے معاملہ میں کوئی ذرہ برابر تبدیلی یا تحریف ہرگز ہرگز گوارہ نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ اور تفاسیر کرتے وقت بھی ان باتوں کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ اللہ کے کلام کا ترجمہ اور تفسیر جوں کی توں کردی جائے کہ جس سے اس کے معانی اور مطالب میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آنے پائے کہ کسی آیت کا مطلب کچھ سے کچھ ہوجائے۔

آیت زیر بحث میں چھ جملے ہیں: پہلے تین جملے آپس میں مربوط ہیں اور واو کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ پہلا جملہ ہے جس کے معنی ہیں "بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے"۔ دوسرا جملہ واو کے ساتھ ارشاد ہے: وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ "وہ نازل کرتا ہے مینہ۔" اس جملے کا فاعل بھی پہلے جملے والا ان اللہ ہی ہے۔ اسی طرح تیسرا جملہ بھی واو کے ساتھ ہے: وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ "وہ جانتا ہے کہ ارحام میں کیا ہے۔" اس جملے کا فاعل بھی اِنَّ اللّٰهَ ہی ہے۔ یہ تینوں جملے ختم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے چوتھے جملے کے ساتھ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ کے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں کہ "کسی متنفس کو یہ معلوم نہیں" کہ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا "وہ

10576

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کل کیا کرے گا۔" پھر اسی طرح پانچویں جملے میں بھی مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ الفاظ کے ساتھ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ارشاد فرمایا ہے یعنی کسی نفس کو معلوم نہیں کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ یعنی یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہوگی۔ چھٹا جملہ ان باتوں کی تصدیق کرتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ "اللہ تعالیٰ سب باتوں کا جاننے والا سب باتوں سے خبردار ہے۔"

آیت زیر بحث کے معنیٰ تو صرف اسی قدر ہیں جو بیان کیے گئے۔ قرآن پاک کے مندرجہ بالا پچیس نسخوں میں سے گیارہ کے ترجمے اس طرح کئے گئے ہیں اور باقی ترجمے بامحاورہ اور سلیس اردو کے نام سے ملتے ہیں جن میں پہلے تین جملوں کا ترجمہ "ہی" اور "وہی" کے الفاظ کے اضافے سے کیا گیا ہے۔ یوں سمجھئے کہ ہمیں آیت مذکورہ کے دو قسم کے ترجموں سے واسطہ ہے۔ ایک وہ جو لفظی ہیں اور دوسرے وہ جو بامحاورہ اور سلیس اردو کے نام سے کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

| لفظی ترجمے | بامحاورہ اور سلیس اردو ترجمہ |
|---|---|
| ۱۔ تحقیق اللہ کو قیامت کی گھڑی کا علم ہے۔ | ۱۔ تحقیق اللہ ہی کو قیامت کی گھڑی کا علم ہے۔ |
| ۲۔ وہ نازل کرتا ہے مینہ۔ | ۲۔ وہی نازل کرتا ہے مینہ۔ |
| ۳۔ وہ جانتا ہے جو ماؤں کے ارحام میں ہے۔ | ۳۔ وہی جانتا ہے جو ماؤں کے ارحام میں ہے۔ |

یہ بات میں ابتداء میں بھی عرض کر آیا ہوں، اب ذرا تفصیل کے ساتھ عرض ہے۔

مندرجہ بالا دونوں ترجموں میں جو فرق آگیا ہے، وہ قارئین کرام کے سامنے ہے۔ لفظی اور حقیقی ترجمہ کی رو سے اللہ کو قیامت کی گھڑی کا علم ہے یعنی اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ کسی دوسرے کے علم کی نفی نہیں کی ہے۔ اسے معلوم ہے اس کے علاوہ کسی اور کو بھی معلوم ہوسکتا ہے۔ لیکن سلیس ترجمہ میں لفظ "ہی" کے اضافے سے معنیٰ اس طرح ہوگئے کہ قیامت کی گھڑی کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے، اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں معلوم۔ یعنی اللہ کے علاوہ سب کی نفی ہوگئی ہے۔ یہی بات جملہ نمبر ۲ میں اور نمبر ۳ میں لفظ "وہی" کے اضافے سے پیدا ہوگئی۔ ان دونوں جملوں میں "وہ" کی جگہ لفظ "وہی" استعمال کیا گیا ہے۔ اصل معنیٰ تو یہ ہیں کہ وہ بارش کرتا ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے علاوہ اور کوئی بھی کرسکتا ہے۔ اور کسی دوسرے کے کرنے پر پابندی نہیں ہے۔ لیکن "وہی" کے استعمال سے مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے علاوہ کوئی بارش نہیں کرسکتا۔ اس کے علاوہ سب کی نفی ہوگئی۔ تیسرے جملے میں بھی یہی بات پیدا ہوگئی ہے۔ اصل معنیٰ تو یہ ہیں کہ اسے معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو ماؤں کے ارحام میں ہے، اس میں کسی دوسرے کے جاننے پر پابندی نہیں ہے۔ لیکن "وہی" کے ساتھ یہاں بھی معنیٰ یہ ہوگئے کہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا یہ بات صرف وہی جانتا ہے اور سب کی نفی ہوجاتی ہے۔

دونوں ترجمے قارئین کرام کے سامنے ہیں اور بات تو صرف اسی قدر ہے جو دونوں ترجموں سے واضح ہوگئی ہے۔ اللہ کا کلام بالکل صاف اور واضح ہے اور اگر صرف لفظی اور اصل ترجموں پر ہی اکتفا کیا جائے تو معانی اور مطلب سمجھنے میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی اور بات ہر ایک کی سمجھ میں آجاتی ہے اور اعتراضات کے دروازے کھل ہی نہیں سکتے تو بند ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتااور کسی کو اس بات کی جرات نہیں ہوسکتی کہ اللہ کے کلام پر اعتراض کرے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مختلف روایات سے متاثر ہوکر مفسرین حضرات کے ذہن میں یہ بات تہ نشین ہوگئی تھی کہ یہ پانچ باتیں ایسی ہیں کہ ان کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے اور کوئی متنفس ان باتوں سے آگاہ نہیں ہوسکتا لہذا انہوں نے بے دھڑک "ہی" اور "وہی" کے ساتھ سلیس اور بامحاورہ اردو کے نام سے ترجمے کردئے اور ان باتوں کوصرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے مختص کردیا۔ بلکہ ان حضرات نے اس معاملہ کو یہاں تک بیان کردیا ہے کہ علم غیب کی بنیاد ہی ان پانچ باتوں پر ہے اور قرآن کی غیب سے متعلق دیگر آیات ملاکر غیب کی کنجیاں بھی ان ہی پانچ باتوں کو قراردیا ہے۔

اس حد تک پہنچ کر یہ معاملہ انتہائی نازک صورت اختیار کرلیتا ہے کہ اگر ہم گذشتہ مفسرین حضرات کے تدبر و تفکر کو صحیح تسلیم کرلیتے ہیں اور ان کے موقف سے اتفاق کرتے ہیں تو اسلام دشمن طاقتوں کے اعتراضات کی توپوں کے دہانے قرآن پاک کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے دندنا رہے ہیں اور حقیقت میں ان کا کوئی معقول جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمارے پاس نہیں ہے۔

قطع نظر اس سے کہ گذشتہ مفسرین کے موقف کو تسلیم کریں یا نہ کریں دیکھنا یہ ہے کہ حقائق کیا ہیں؟ گذشتہ زمانے کے مفسرین حضرات اپنے اپنے زمانوں کے مطابق اپنی بہترین عقل و فراست سے کام لے کر اظہار خیال کر گئے ہیں۔ اب آپ کا یہ دور جدید سائنسی ترقی کا دور ہے۔ نئی نئی باتوں کے انکشافات ہو رہے ہیں اور ان کے مطابق قرآن پاک کی بہت سی باتوں کا اظہار بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق اپنی عقل و فراست سے کام لے کر سوچ بچار کریں۔

پروردگار عالم نے قرآن پاک کی آیات پر تدبر اور تفکر کی دعوت عام دی ہے۔ یہ دعوت صرف مؤمنین اور مسلمین تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ دنیا بھر کے مدبرین، مفکرین اور عقلمند حضرات کے لئے بھی ہے۔ ایک تو قرآن پاک کی آیات یعنی قرآن پاک کے جملے یا فقرے ہیں۔ دوسری آیات کائنات کی تمام چیزیں ہیں، جیسے چاند، سورج، ستارے، زمین، آسمان، دریا۔ پہاڑ، سمندر وغیرہ۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں۔ ان سب پر غور و فکر کی دعوت عام دی ہے کہ ان اشیاء پر غور و فکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا سراغ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمادیا ہے کہ: اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○ (محمد رکوع ۳) کیا یہ لوگ قرآن پاک میں غور نہیں کرتے؟ کیا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں؟" اس آیت میں یہی نہیں کہ دعوت دی گئی ہے بلکہ غور و فکر نہ کرنے پر ایک قسم کا طعن بھی ہے۔ ایک دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے کہ "ہم نے یہ کتاب نازل ہی اس لئے کی ہے کہ لوگ اس پر غور کریں:
كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○
(ص رکوع ۳) "اور یہ ایک بابرکت کتاب ہے، جس کو ہم نے آپ پر اس لئے نازل کیا ہے کہ اس کی آیات پر غور کریں تاکہ اہل فہم نصیحت حاصل کریں۔" اس سے زیادہ صاف اور واضح الفاظ میں اور کیا کہا جاسکتا ہے کھلی کھلی باتیں ہیں کہ لوگو! میری آیات پر غور و فکر کرو یہ میری کتاب کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ یہ دعوت عام کسی ایک دو جگہ نہیں بلکہ ۳۰۰ بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں لفظ "آیۃ" یا "آیات"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



استعمال کیا ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے معانی اور تشریح بیان کرتا چلوں۔

مولانا مودودی رح رقمطراز ہیں: "آیات جمع ہے آیت کی۔ آیت کے اصل معنیٰ اس نشانی یا علامت کے ہیں جو کسی چیز کی طرف رہنمائی کرے۔ قرآن میں یہ لفظ چار مختلف معنوں میں آیا ہے۔ کہیں اس سے مراد محض علامت یا نشانی ہے، کہیں آثار کائنات کو اللہ کی آیات کہا گیا ہے۔ کیونکہ مظاہر قدرت میں سے ہر چیز اس کی طرف اشارہ کررہی ہے جو اس ظاہری پردے کے پیچھے مستور ہے کہیں ان معجزات کو آیات کہا گیا ہے جو انبیاء علیہم السلام لے کر آتے تھے کیونکہ یہ معجزے دراصل اس بات کی علامت ہوتے تھے کہ یہ لوگ فرمانروائے کائنات کے نمائندے ہیں۔ کہیں کتاب اللہ کے فقروں کو آیات کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ نہ صرف حق و صداقت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں بلکہ فی الحقیقت اللہ کی طرف سے جو کتاب بھی آئی ہے اس کے محض مضامین ہی میں ہمیں اس کے الفاظ اور انداز بیاں اور طرز عبارت تک میں اس کے جلیل القدر منصب کی شخصیت کے آثار نمایاں طور پر محسوس ہوتے ہیں۔ ہر جگہ عبارت کے سیاق و سباق سے آسانی سے معلوم ہوجاتا ہے کہ کہاں "آیت" کا لفظ کس معنیٰ میں آیا ہے؟" (تفہیم القرآن) صاحب قاموس نے آیت کے معنیٰ نشانی، حکم، معجزہ اور علامت بھی لکھے ہیں۔

لہذا عام طور پر ہر دور کا انسان اور خاص طور پر وہ مسلمان جو قرآن پاک کو سمجھنے کی علمیت، قابلیت، صلاحیت اور عقل و فراست رکھتا ہو قرآن پاک کی آیات سے رہنمائی حاصل کرے اور قرآنی آیات اور کائنات کی آیات مثلاً زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، دریا، پہاڑ سمندر وغیرہ پر تدبر و تفکر کرے۔ جدید سائنسدان بھی ان مفکرین کی ضمن میں آجاتے ہیں۔ www.KitaboSunnat.com

گذشتہ ادوار کے مدبرین اور مفکرین حضرات اپنی بہترین صلاحیتوں اور فراست کے مطابق جو تحریریں چھوڑ گئے ہیں، وہ آئندہ نسلوں کے لئے حرف آخر نہیں ہیں اور نہ ہی کسی کو کسی بات پر مورد الزام ٹھہرایا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی کے اظہار خیال پر تنقید کی جاسکتی ہے اور نہ ہی یہ بات مناسب ہے کہ جو کچھ وہ لوگ کہہ گئے ہیں، اسی پر جم جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور آگے کسی بات پر غور و فکر نہ کریں۔ سائنسی ترقی کی بنا پر ہر دور کے نظریات میں فرق آتا جارہا ہے۔ چنانچہ اپنے زمانے کے مطابق قرآن پاک کی آیات پر بھی جدید سائنسی نظریات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے تدبر و تفکر کریں۔ آگے جو لوگ آئیں گے، وہ اپنے زمانوں کے مطابق غور و فکر کریں گے۔ اس بات سے میرا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ سائنسی نظریات میں قرآنی آیات کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ میرا مطلب اس سے بالکل مختلف ہے کہ سائنسی نظریات اور مسلمات خود بخود قرآنی آیات میں ڈھل رہے ہیں۔ یہ لوگ یعنی سائنس دان ادھر ادھر ٹکریں مار کر قرآنی آیات کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ میں اس مقام پر قرآن پاک کے چند انکشافات کاذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جن باتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال بیشتر قرآن پاک میں کردیا تھا آج اس دور کے سائنس دان اپنے مشاہدات کی روشنی میں قرآنی باتوں کو ماننے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ میں ہر دور کے سائنسدانوں کو مشورہ دوں گا کہ اپنے مشاہدات قرآن پاک کی آیات کو سامنے رکھ کر کریں تو کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہوئی آگے بڑھتی ہوئی ملیں گی۔

آپ سورج کے چلنے یا نہ چلنے کے معاملہ کو ہی لے لیجئے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا (یٰسٓ رکوع ۳) "اور سورج اپنے مستقر پر چل رہا ہے۔" یعنی اللہ تعالیٰ نے جو راستہ اس کے لئے مقرر کردیا ہے وہ اس پر چل رہا ہے۔ اول تو سائنس دان سینکڑوں سال تک اس کے چلنے سے بھی منکر رہے اور کہتے رہے کہ سورج اپنی جگہ پر قائم ہے اور تمام سیارے اس کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ اب اس صدی میں آکر اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ سورج بھی چل رہا ہے اور قرآن پاک کی بات ماننا پڑی۔

فلکیات کے بارے میں قرآن پاک میں کافی ارشادات موجود ہیں۔ تمام سیارے اور ستارے جو آسمان کے نیچے موجود ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے دو مقامات پر ارشاد فرمایا: سورہ انبیاء رکوع ۳ اور سورہ یٰسٓ رکوع ۳ میں: وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ ("وہ سب آسمان کے اندر تیر رہے ہیں۔")

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(سورہ انبیاء میں كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ہے اور سورہ یٰسٓ میں واو کے ساتھ ہے وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ہے)

آج سائنس دان کہتا ہے کہ آسمان قسم کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ جسے لوگ آسمان کہتے ہیں، یہ ہماری حد نگاہ ہے اور اللہ تعالیٰ ایک نہیں سات آسمانوں کی خبر دے رہا ہے: فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (البقرہ رکوع ۳) "اور پھر سات آسمان استوار کیے۔" وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ (المومنون رکوع ۱) "بیشک ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان پیدا کیے۔" وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا (النباء رکوع ۱) "اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان قائم کیے۔" چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ عنقریب یا بدیر جب کوئی مصنوعی سیارہ آسمان سے جاٹکرائے گا تو پھر ان کی آنکھیں کھلیں گی کہ ہاں! آسمان بھی کوئی چیز ہے۔

اور بھی کئی محیر العقول باتیں ہیں جن کا کلام پاک میں تذکرہ ہے۔ مثلاً اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الرعد ع ۶) "کیا یہ لوگ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہم زمین کو کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔" اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الانبیاء رکوع ۴) پس کیا نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو کناروں سے گھٹاتے چلے آرہے ہیں۔"

یہ دونوں عجیب اور بین الاقوامی نوعیت کی آیات ہیں اور مفکرین اور سائنس دانوں کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں۔ چنانچہ سائنسدانوں نے اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ زمین کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس بات کے ظاہری اسباب تو یہی معلوم ہوتے ہیں، ایک تو یہ کہ وقتاً فوقتاً آتش فشاں پہاڑ لاکھوں ٹن لاوا زمین سے نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں اور دوسری بڑی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ہم رات دن لاکھوں ٹن تیل اور گیسیز زمین سے نکالنے میں مشغول و مصروف ہیں چنانچہ ان وجوہات سے کہیں تو خلا یقیناً پیدا ہوتا ہوگا اور گیسوں اور تیل کے جلنے سے جو دھواں فضا میں پیدا ہوتا ہے اس کا دباؤ بھی زمین پر پڑرہا ہے۔ یہ دونوں باتیں زمین کو حجم کم کرنے اور سکڑنے پر مجبور کرتی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو چودہ سو سال بیشتر اس بات کا انکشاف کردیا ہے، جو سائنسدانوں کے لئے قابل غور و فکر ہے۔ جدید سائنس دانوں کو خاص طور پر دعوت فکر دیتا ہے۔ پانی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شب و روز زمین سے نکالا جاتا ہے لیکن زمین میں وہ دوبارہ جذب ہوجاتا ہے۔

قرآن پاک کی عجیب وغریب باتوں میں ایک بات کا انکشاف اس طرح ہوا ہے کہ کفار مکہ اس بات پر سخت اعتراض کیا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد تو انسان کی صرف ہڈیاں اور خاک باقی رہ جاتی ہے، گوشت پوست توسب گل سڑ کر ختم ہوجاتا ہے تو پھر انسان کس طرح دوبارہ اسی جسم وجان کے ساتھ پیدا ہوجائے گا یعنی زندگی بعد الموت پر بے حد متعجب اور معترض تھے اور حضور ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ سورہ بنی اسرائیل رکوع پانچ میں اس طرح ارشاد گرامی ہے: وَقَالُوٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ○ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۙ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِىْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ ترجمہ "وہ کہتے ہیں جب ہم ہڈیاں اور خاک ہوکر رہ جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھائے جائیں گے؟ ان سے کہو تم پتھر یا لوہا بھی بن جاؤ یا اس سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز جو تمہارے ذہن میں قبول حیات سے بعید تر ہو (پھر بھی تم اٹھ کر رہوگے)"۔ اس آیت سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ انسان کی ہڈی کافی عرصہ گذرنے کے بعد پتھر اور لوہا بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد فرمانا کہ تم جو ہڈی کی صورت میں موجود ہو اگر وہ ہڈی پتھر یا لوہا بن جائے گی تب بھی تم روز قیامت یقیناً اٹھائے جاؤگے یا لوہے سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز بن جائے گی تب بھی یقیناً اٹھائے جاؤگے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال پیشتر قرآن پاک میں اس بات کا اظہار کردیا کہ انسانی ہڈی وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ پتھر اور پھر لوہا اور پھر اس سے بھی زیادہ سخت چیز بن جاتی ہے۔ آج سائنسدان اپنے مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں کہ انسانی ہڈی ایک خاص ٹیمپریچر میں عرصہ دراز تک رکھی جائے تو وہ پتھر اور لوہا بن سکتی ہے۔ یہ ہے قرآن پاک کا اعجاز۔

محیر العقول باتوں میں ایک اور بات کاانکشاف ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ (النساء رکوع ۸)

"بیشک جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا ہے انہیں ہم بالیقین آگ میں جھونک دیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال جل جائے گی تو اس کی جگہ ہم دوسری کھال پیدا کردیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔"

یہ بات ایسی ہے، جو عام لوگوں کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی مگر اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ میری آیات مدبروں، مفکروں، عقلمندوں اور سوچنے سمجھنے والوں کے لئے ہیں۔ چنانچہ اس بات کا انکشاف ایک فرانسیسی سائنسدان کرتا ہے کہ قرآن کا مطالعہ کرتے ہوئے جب اس نے یہ آیت پڑھی تو حیران و ششدر رہ گیا کہ چودہ سو سال بیشتر کس طرح قرآن میں یہ بات کہدی گئی؟ یہ سائنسدان بنیادی طور پر ایک سرجن ہے اور اسے معلوم ہے کہ انسان کو تکلیف صرف کھال ہی میں ہوتی ہے۔ قرآن میں اتنا عرصہ پہلے یہ بات آگئی ہے کہ ہم ان کی کھال بدلتے رہیں گے تاکہ تکلیف جاری رہے اور عذاب کم نہ ہو۔ سائنسدان آج جدید تحقیقات اور مشاہدات کی روشنی میں اسی بات کی تصدیق کررہے ہیں اور اس بات کا انکشاف ایک کافر کی زبان سے ہورہا ہے۔ درآنحالیکہ ہماری مسلم قوم میں بھی دنیا میں لاکھوں کی تعداد میں بڑے بڑے قابل سرجن پڑے ہوئے ہیں انہیں بھی یقیناً اس بات کا علم ہوگا۔ مگر ہماری مسلم قوم نے قرآن کو بالکل چھوڑا ہوا ہے۔ اس لئے انہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ قرآن میں کیا لکھا ہے؟

قرآن پاک میں ایسی ایسی محیر العقول باتیں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ کاش ہم اپنے قرآن کی طرف رجوع کریں اور غور و فکر کریں۔ اس قسم کی چند باتیں جو میرے علم میں ہیں، قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ مثلاً ہر چیز اللہ تعالیٰ نے جوڑوں کی صورت میں پیدا کی ہے۔ یہ بات صرف جاندار چیزوں تک ہی محدود نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ جمادات، نباتات اور دیگر تمام قسم کی مخلوق اس میں آجاتی ہے۔ پانی سے روشنی نہیں گذر سکتی، صرف مادہ مکھی شہد جمع کرتی ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچہ چھ ماہ میں مکمل ہوجاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ اِس قسم کی باتیں قرآن کریم کا کھلا اعجاز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس جاہلیت کے دور میں ان محیر العقول باتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اس عجیب و غریب کتاب کو بالکل چھوڑا ہوا ہے۔ اور اس طرف آتے ہی نہیں۔

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد۔ پر طبیعت ادھر نہیں آتی (غالب)

قرآن پاک اپنی جگہ ایک اٹل پہاڑ کی طرح موجود ہے۔ اس کی کسی آیت بلکہ کسی لفظ تک میں تبدیلی کاامکان قطعاً مفقود ہے۔ دنیا میں صرف یہی ایک ایسی کتاب ہے جس کے متعلق دعوے کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب جس طرح اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تھی، بالکل اسی طرح اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذرنے کے باوجود ہم اس کتاب کے کسی حرف تک میں فرق نہیں پاتے اور انشاء اللہ قیامت تک یہ کتاب اپنی اصلی حالت میں برقرار رہے گی۔ چونکہ اللہ کا سچا کلام ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ ارشادات گرامی ہیں: وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ج (الانعام رکوع ۴) "کوئی نہیں بدل سکتا اس کی باتیں۔" وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج (الانعام رکوع ۱۴) "اور تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف میں کامل ہے، اس کا کلام بدلنے والا کوئی نہیں ہے۔" اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ (الحجر رکوع ۱) "ہم نے ہی اس نصیحت (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" چنانچہ دنیا کے تمام کتبخانوں اور لائبریریوں میں قرآن پاک کے ہر زمانے کے نسخہ جات کافی تعداد میں موجود اور محفوظ ہیں۔ کوئی ملاحظہ کرنا چاہے تو اپنا شوق پورا کرسکتا ہے۔

البتہ غور و فکر کا تعلق چونکہ انسانوں سے ہے، لہذا اس کے اختلاف کو رد نہیں کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جاسکتا۔ ہر مفکر اپنے ماحول اور اپنے زمانے کے حالات سے متاثر ہوکر اپنی عقل و فراست کے مطابق تدبر و تفکر کرتا ہے۔ اس لئے ان میں اختلاف کا ہونا ایک قدرتی اور لازمی امر ہے۔ چنانچہ گذشتہ ادوار کے مدبرین، مفکرین اور مفسرین پر تنقید کرنا صحیح اقدام نہیں ہے۔ وہ حضرات جو تحریریں چھوڑ گئے ہیں ان کا مطالعہ کریں، مفید پائیں تواستفادہ کریں اور آگے بڑھیں اور اپنے زمانے اور اپنی عقل و فراست کے مطابق آیات پر غور و تفکر کریں۔

غور و فکر میں اختلاف ایک قدرتی بات ہے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ کسی عمارت کو دیکھ کر ایک ڈزائینر عمارت کے ڈزائین کا ذکر کرتا ہے ایک انجنیئر اس کی تعمیر اور ساخت پر غور و فکر کرتا ہے کہ اس میں کیا کیا چیزیں استعمال ہوئی ہیں۔ ایک تاریخ داں اس کے تاریخی پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ ایک شاعر اس کا شاعرانہ طور پر اظہار خیال کرتا ہے، وَقِس علیٰ ہٰذا چنانچہ ان سب کا اظہار خیال ہر ایک سے مختلف ہوگا اور مختلف ہونے کے باوجود کسی کو بھی غلط نہیں کہا جاسکتا۔ اپنے اپنے فن اور ذہن کے مطابق ہر مفکر کی سوچ صحیح ہوگی اور ایک دوسرے سے مختلف بھی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے کلام کو بھی ایک فنا نہ ہونے والی عمارت تصور کرلیں کہ صحیح حالت میں موجود اور محفوظ ہے۔ ہر دور کے مفکر و مدبر آتے رہیں گے، غور و فکر کرتے رہیں گے۔ اب آپ کا دور ہے کہ اپنی عقل اور فراست کے مطابق موجودہ دور کی سائنسی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے آیات کائنات پر غور و فکر فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے کلام پر اور اس کی کائنات میں غور و فکر کے معاملے میں اس بات کا اظہار کرنا نہایت ضروری ہے کہ قرآن پاک اور کائنات کی کسی بات کے بارے میں کسی مفکر کے ذہن میں اگر کوئی بات آئی ہے جو اب تک کسی کے ذہن میں نہیں آئی تھی تو اس کا اظہار نہ کرنا بھی ایک جرم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتَٰبِ ۙ أُولَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰعِنُوْنَ ﴿ (البقرہ ع ۱۹) "وہ لوگ ان حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں (کسی غرض سے) چھپاتے ہیں، باوجودیکہ ہم نے ان لوگوں کو (پہنچانے کیلئے) اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کردیا ہے، ایسوں پر اللہ اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں"۔

اس معاملہ میں جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب اپنی تصنیف انوار القرآن کے صفحہ ۵۳ پر تحریر فرماتے ہیں: "دیکھیے یہ وہ کتاب ہے جس کو حق تعالیٰ شانہ نے واضح کرکے ہماری طرف نازل کیا ہے۔ اگر ہم اس کو زمانے کے سامنے پیش نہ کریں اور خزانے کے سانپ بن کر اس کے اوپر بیٹھ جائیں تو اس کے بارے میں وعید آئی ہے کہ اللہ ایسے لوگوں پر لعنت بھیجتا ہے"۔

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ نے ایک قاعدہ بیان فرمایا ہے کہ: "اس امت کے آخری حصے کے لوگوں کی اصلاح بھی اسی طرح ہوگی جس طرح پہلے لوگوں کی ہوئی تھی"۔

جس چیز سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اصلاح ہوئی اسی چیز سے بعد والوں کی بھی اصلاح ہوگی۔ اگر پہلے والوں کی اصلاح قرآن مجید سے ہوئی ہے تو آخر والوں کی اصلاح بھی قرآن مجید، فرقان حمید سے ہی ہوگی (انشاء اللہ)"

چنانچہ اس بحث میں اس عاجز و ناچیز کی تمام تر کوشش یہی ہے کہ آیت زیر بحث کے ہر پہلو کو قرآن پاک کی روشنی میں اجاگر کیا جائے۔

آیت مبارکہ کے لفظی اور حقیقی اور بامحاورہ ترجموں پر غور کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی ہے کہ حقیقت لفظی ترجموں ہی میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ خالی الذہن ہوکر اس آیت مبارکہ پر غور فرمائیں تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی تین جملوں میں اپنے علم کے سوا کسی کے علم پر پابندی نہیں لگائی اور اگر اللہ تعالیٰ کو ان پانچوں باتوں کے علم پر پابندی لگانا ہوتی تو آیت کے ابتدا ہی میں "وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ" ارشاد فرما کر پانچوں جملے اس کے تحت فرمادیے جاتے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا اور پہلے تینوں جملے خالی چھوڑدیے ہیں اور صرف چوتھے اور پانچویں دونوں جملوں میں ہر جملے کے ساتھ الگ الگ "وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ" ارشاد فرمایا ہے، جس سے اس بات کا صاف صاف انکشاف ہوتا ہے کہ پہلے تینوں جملے اور تینوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باتیں "وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ" میں شامل نہیں ہیں۔ یہی اصل صورتحال ہے اور یہی حقیقت ہے۔

پہلے بھی عرض کر آیا ہوں کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے، مترجم کی ذرا سی غفلت اور عدم توجہی سے معنی اور مطلب میں رات دن کا فرق آجاتا ہے۔ حقیقی اور اصل ترجمہ وہی کہا جاسکتا ہے جس میں مصنف کے اصل معانی اور مطالب جوں کے توں پیش کردیے جائیں کہ ان میں فرق نہ آنے پائے اور جب اللہ تعالیٰ کے کلام سے واسطہ پڑے تو آپ خود غور فرمائیں کہ کس قدر احتیاط اور فراست سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

چنانچہ معانی مطالب اور نوعیت کے اعتبار سے آیت زیر بحث کا تجزیہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ چونکہ پروردگار عالم نے پہلے تینوں جملوں کے ساتھ نہ تو "وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ" کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں اور نہ ہی کسی جملے میں "اِلَّا" کا لفظ آیا ہے اور نہ ہی اس قسم کا کوئی اور لفظ آیا ہے جس سے یہ اندازہ کیا جاسکے کہ یہ باتیں صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ لفظی اور اصل معانی صاف صاف بتارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو تو معلوم ہے ہی کیونکہ وہ تو عالم الغیب ہے اس سے تو کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں ہے اور اس بات کی بھی صاف طور پر نشاندہی ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں باتوں پر کسی دوسرے کے جاننے پر پابندی نہیں لگائی ہے۔

تلاش حق کی تگ و دو میں کھل گیا یہ راز
ورنہ پہلے کی طرح راز ہی رہتا یہ راز
مفسرین نقل در نقل کیے جاتے
سمجھ نہ پاتے وہ قرآن کی آیات کا راز

حقیقت الامر اسی طرح ہے اور اسی بات پر تمام مضمون کا دارومدار ہے۔ اس صحیح اور حق بات کو تسلیم کرنے کے بعد کسی کو اللہ تعالیٰ کے کلام پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ قرآن پاک کی روشنی میں اسی حقیقت کو حق تسلیم کرنا ہے اور اس حق کو حق ماننے کے بعد آیت مبارکہ کا مطلب بالکل واضح ہوجاتا ہے اور معترضین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مقاصد خاک میں مل جاتے ہیں۔

آیت مبارکہ کی پہلی تینوں باتوں کے متعلق مزید تحقیق کے لئے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیگر مقامات پر ان تینوں باتوں کا تذکرہ کس کس طرح کیا ہے جس سے حقیقت حال مزید کھل کر سامنے آجائے گی۔

**پہلا جملہ:**

سب سے پہلی بات قیامت سے متعلق ہے اور قیامت کے متعلق کسی کو بھی یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو بھی ہوسکتا ہے۔ پروردگار عالم نے قیامت کا تذکرہ قرآن پاک میں بہت مقامات پر کیا ہے۔ مختلف جگہوں پر مختلف عنوانات میں قیامت کا ذکر آیا ہے۔ میں یہاں صرف وہ آیات نقل کرتا ہوں جن کا تعلق ہمارے مضمون سے ہے۔

مندرجہ ذیل آیات سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ قیامت اس کائنات کے ختم ہونے کا نام ہے۔ جو چیزیں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں جیسے آسمان زمین، سورج، چاند، ستارے اور زمین کے اوپر کی تمام چیزیں پہاڑ، سمندر، دریا، جمادات، نباتات، حیوانات اور انسانات یعنی تمام چیزیں نیست و نابود کردی جائیں گی۔ ان میں کسی چیز کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا۔ صرف زمین کے متعلق ارشاد ہے کہ اس کو بالکل صاف کردیا جائے گا اور اس میں نہ کوئی پہاڑ باقی رہے گا نہ سمندر یہاں تک کہ کوئی سلوٹ تک باقی نہ رہے گی اور غالباً یہی میدان حشر ہوگا۔

ان سب مناظر کا اللہ تعالیٰ نے جس جس طرح تذکرہ کیا ہے ہاسے علیحدہ علیحدہ قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے:

## آسمان کے متعلق:

۱- وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ (الفرقان رکوع ۳) "اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا۔"

۲- وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ط (الزمر رکوع ۷) "اور تمام آسمان لپٹے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گے اس کے داہنے ہاتھ میں۔"

۳- فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ (الدخان رکوع ۱) "اور اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ایک صریح دھواں لئے ہوئے آئے گا۔"

۴- يَوْمَ تَمُورُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝ (الطور رکوع ۱) "وہ اس روز واقع ہوگا جب آسمان بری طرح ڈگمگائے گا"۔

۵- فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝ (الرحمٰن رکوع ۲) "پھر کیا بنے گا اس وقت جب آسمان پھٹے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہوجائے گا۔"

۶- يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (الانبیاء رکوع ۷) "اور جب ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے طومار میں ورق لپیٹے جاتے ہیں"

۷- يَوْمَ تَكُونُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ (المعارج رکوع ۱) "جب آسمان ایک پگلی ہوئی چاندی کی طرح ہوجائے گا" (ایک دوسرے ترجمہ میں چاندی کی جگہ تانبا ہے)

۸- وَ إِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ (المرسلات رکوع ۱) "اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا"۔

۹- وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ (الحاقہ رکوع ۱) "اس دن آسمان پھٹے گا اور اس کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی"۔

۱۰- السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُولًا ۝ (المزمل رکوع ۱) "جس کی سختی سے آسمان پھٹا جارہا ہوگا۔ اللہ کا وعدہ تو پورا ہوکر ہی رہے گا"۔

۱۱- وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝ (النبا رکوع ۱) "اور آسمان کھول دیا جائے گا حتیٰ کہ دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائے گا۔"

۱۲- وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ (التکویر) "اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی"۔

۱۳- إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ (الانفطار) "جب آسمان پھٹ جائے گا"۔

۱۴- إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ (انشقاق) "جب آسمان شق ہوجائے گا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سورج چاند اور ستاروں کے متعلق:

۱- وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۙ (القیٰمۃ رکوع ۱) "اور چاند بے نور ہوجائے گا اور سورج اور چاند ملا کر ایک کردیئے جائیں گے"۔

۲- اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر رکوع ۱) "قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہوگیا"۔

۳- اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۙ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۙ (التکویر) "جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور جب ستارے بکھر جائیں گے"۔

۴- وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ (الانفطار) "اور جب ستارے بکھر جائیں گے"۔

۵- فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ (المرسلات) "پس جب ستارے ماند پڑ جائیں گے"۔

## پہاڑوں اور سمندروں کے متعلق:

۱- وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ (الکہف رکوع ۶) "اور جس دن چلائیں گے ہم پہاڑوں کو"۔

۲- وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ (الواقعہ رکوع ۱) "اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے کہ پراگندہ غبار بن کر رہ جائیں گے"۔

۳- وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ (طٰہٰ رکوع ۶) "یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر پہاڑ کہاں چلے جائیں گے؟ کہو میرا رب انہیں دھواں بنا کر اڑا دیگا"۔

۴- وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ (نمل رکوع ۷) "آج تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خوب جمے ہوئے ہیں مگر اس وقت یہ بادلوں کی طرح اڑ رہے ہوں گے"۔

۵- وَتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۭ (الطور رکوع ۱) "اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶- وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ (معارج رکوع ۱) "اور پہاڑ رنگارنگ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے"۔

۷- وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ (الحاقہ رکوع ۱) "اور زمین اور پہاڑ اٹھالیے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کردئے جائیں گے"۔

۸- يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ (المزمل رکوع ۱) "جس روز زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ایک رواں بن جائیں گے"۔

۹- وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ۭ (النبا رکوع ۱) "اور پہاڑ چلائے جائیں گے یہاں تک کہ وہ سراب ہوجائیں گے"۔

۱۰- وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ۙ (مرسلات رکوع ۱) "اور پہاڑ دھنک ڈالے جائیں گے"۔

۱۱- وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ۙ (التکویر) "اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے"۔

۱۲- وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ۙ (التکویر) "اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے"۔

۱۳- وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ۙ (انفطار) "اور جب سمندر پھاڑ ڈالے جائیں گے"۔

۱۴- وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ۭ (القارعۃ) "اور جب پہاڑ رنگارنگ دھنی ہوئی اون کی طرح ہوجائیں گے"۔

**زمین کے متعلق:**

۱- وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (الزمر رکوع ۷) "اور زمین مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن"۔

۲- وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝ۭ (کہف رکوع ۱) "اور آخرکار اس سب زمین کو چٹیل میدان بنادیں گے"۔

۳- وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ لا (کہف رکوع ۶) "اور دیکھے گا تو زمین کو کھلا ہوا میدان (صاف کھلی ہوئی)"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴- فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۚ (طٰہٰ رکوع ٦) "اور ایسا ہموار چٹیل میدان ہوجائے گا کہ اس میں نہ تو کوئی سلوٹ دیکھے گا اور نہ بل دیکھے گا"۔

۵- يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۭ (قٓ رکوع ٣) "اور جب زمین پھٹے گی اور لوگ اس کے اندر سے نکل کر تیزی سے بھاگ رہے ہوں گے"۔

٦- اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ (واقعہ رکوع ١) "اور زمین اس وقت ایک بار ہلا ڈالی جائے گی"۔

۷- وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ (الحاقہ رکوع ١) "اور زمین اور پہاڑ اٹھالیے جائیں گے پھر ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے"۔

٨- يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ (المزمل رکوع ١) "جس دن زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور ہوجائیں گے پہاڑ ٹیلے بھر بھرے"۔

٩- اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ (الحج رکوع ١) "حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا جھٹکا بڑا ہی ہولناک ہوگا"۔

١٠- يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۭ (النازعات رکوع ١) "جب ہلادے گا زلزلے کا جھٹکا اور اس کے پیچھے ایک اور جھٹکا پڑے گا"۔

١١- وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ (انشقاق) "اور جب زمین پھیلادی جائے گی اور جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک کر خالی ہوجائے گی اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اس کے لئے حق یہی ہے"۔

١٢- كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ (فجر رکوع ١) "ہرگز نہیں جب زمین پے درپے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنادی جائے گی"۔

١٣- اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ (الزلزال) "اور جب زمین اپنی شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی اور وہ اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دیگی"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مندرجہ بالا وہ واقعات ہیں جن کو قیامت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہاں پر صرف ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس مضمون سے متعلق ہیں۔ ورنہ قیامت کی متعلق اور بہت باتیں ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے اور ایسے ایسے حالات کا تذکرہ کیا ہے جن کو سن کر دل دہل جاتا ہے۔

آسمان لپیٹ دیا جائے گا، آسمان پھٹ جائے گا اور دروازے دروازے بن جائیں گے، کہیں دھواں بن کر اڑجائے گا کہیں پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہوجائے گا اور لال چمڑے کی طرح سرخ ہوجائے گا وغیرہ وغیرہ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آسمان قسم کی کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔

چاند بے نور ہوجائے گا، سورج اور چاند دونوں ایک دوسرے سے مل جائیں گے یعنی ایک دوسرے میں گھس جائیں گے۔ حالانکہ دونوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ: لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ "نہ سورج کے بس میں ہے کہ چاند کو جا پکڑے"۔ قیامت میں ایک دوسرے سے جاملیں گے ستارے جھڑجائیں گے اور بکھر جائیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

زمین جھٹکے پر جھٹکے کھائے گی زلزلے پر زلزلے آئیں گے اور چوٹ پر چوٹ کھائے گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیارے اس سے ٹکرا ٹکرا کر ختم ہوجائیں گے، سمندر پھاڑ ڈالے جائیں گے، بھڑکادیئے جائیں گے۔ ان کا پانی خدا معلوم کہاں چلا جائے گا۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے اور اس طرح ختم ہوجائیں گے۔ صرف زمین باقی رہ جائے گی اور اس پر نہ پہاڑ ہوں گے نہ سمندر۔ چٹیل میدان کی طرح بالکل ہموار کردی جائے گی کہ ایک سلوٹ تک اس میں نہ ہوگی۔ زمین اپنی تمام چیزیں باہر نکال کر پھینک دی گی۔ خاص طور پر جس قدر انسان اس میں دفن ہیں۔ چاہے قبروں میں ہیں چاہے جلانے کے بعد راکھ کی صورت میں ہیں یا سمندر اور پانی میں غرق ہوئے ہیں، سب کے سب نکل نکل کر بھاگے بھاگے پھریں گے زمین اس لئے باقی رہے گی کہ میدان حشر یہی ہوگا۔

مدعا یہ ہے کہ جب کائنات عالم کا اس طرح اکھاڑ پچھاڑ ہونا شروع ہوجائے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سورج چاند ستارے اور تمام سیارے چال سے بے چال ہوجائیں گے تو ترقی یافتہ ممالک کی رصدگاہوں پر ان کے اشارات ملنے شروع ہوجائیں گے اور ان لوگوں کو اندازہ ہوجائے گا کہ قیامت کا کام شروع ہوگیا ہے اور تمام عالم برباد ہونا شروع ہوگیا ہے۔ سائنسدان فلکیات پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں اور ہر ہر لمحہ کی خبر رکھتے ہیں۔ گذشتہ دنوں فضا میں ایک دمدار ستارہ نمودار ہوا تو ان لوگوں نے اس کی چال اور رخ کا اور اس کی ہر بات کا مطالعہ کرکے اعلان کردیا کہ یہ دمدار ستارہ فلاں فلاں وقت فلاں ستارے سے ٹکرا جائے گا، چنانچہ اسی طرح عمل میں آیا۔ یہ لوگ فلکیات کے حالات کو معلوم کرنے میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں، سورج اور چاند کے گرہن ہونے کے اوقات اور تاریخ کا قبل از وقت صحیح اعلانات کردیتے ہیں، ان باتوں کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ جب ان لوگوں کو فلکیات کی تمام باتوں کا علم رہتا ہے تو جب قیامت کے اتنے بڑے بڑے واقعات رونما ہونے لگیں گے تو کیا ان لوگوں کو پتہ نہیں چلے گا؟ اور پتہ چلنے کے بعد وہ لوگ اس بات کا اعلان بھی کردیں گے کہ قیامت آگئی ہے یا آنے والی ہے اور کوئی سرپھرا یہ بھی کہہ دے گا کہ دیکھو ہم نے قیامت کا بھی پتہ چلا لیا ہے اور قرآن کی بات کی نفی ہوگئی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسی بناء پر اس جملے میں "وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ" ارشاد نہیں فرمایا ہے اور یہ بات پروردگار عالم کے عالم الغیب ہونے کا بین ثبوت ہے کہ اس کے علم میں تھا اور ہے کہ سرکش لوگ اس قسم کی باتیں کرسکتے ہیں۔ اس لئے اس نے یہ راستہ بھی مسدود کردیا کہ ان لوگوں کو اس بات کا موقع بھی فراہم نہ کیا جائے یہ ہے اللہ تعالیٰ کا علم غیب۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ قیامت شروع ہونے کا یا قیامت شروع کرنے کا علم اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی نہیں دیا۔ اس بات کے صاف صاف اور کھلے کھلے بیانات موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

(۱) حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً (الانعام رکوع ۴) "یہاں تک کہ جب آپہنچے گی قیامت ان پر اچانک۔"

(۲) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَاْتِیْکُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْئَلُوْنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْھَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَاللّٰہِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف رکوع ۲۳) "یہ لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ آخر قیامت کی گھڑی کب نازل ہوگی؟ کہو اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اسے اپنے وقت پر ہی ظاہر کرے گا۔ آسمانوں اور زمین میں بڑا سخت وقت ہوگا وہ تم پر اچانک آجائے گی۔ یہ لوگ تم سے اس کے متعلق اس طرح پوچھتے ہیں، گویا تم اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہو۔ کہو اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت سے واقف نہیں۔"

(۳) حَتّٰی تَاْتِیَھُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً (الحج رکوع ۷) "یہاں تک کہ یا تو ان پر قیامت کی گھڑی اچانک آجائے۔"

(۴) یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُھَا عِنْدَاللّٰہِ ؕ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا ۝ (احزاب رکوع ۸) "لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کی گھڑی کب آئے گی۔ کہو اس کا علم اللہ کے پاس ہے اور تمہیں کیا خبر شاید وہ قریب ہی آگئی ہو۔"

(۵) اِلَیْہِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ (حٰم سجدہ رکوع ۶) "اس ساعت کا علم، اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہوتا ہے۔"

(۶) ھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَھُمْ بَغْتَةً وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ (زخرف رکوع ۶) " یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ جو ان پر دفعتًا آ پڑے۔"

(۷) وَعِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (زخرف رکوع ۷) "قیامت کی گھڑی کا علم اسی کو ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو۔"

(۸) فَھَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَھُمْ بَغْتَةً (محمد رکوع ۲) "اب کیا لوگ قیامت کے منتظر ہیں جو ان پر اچانک آ پڑے۔"

(۹) یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا ۝ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰھَا ۝ اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَھٰھَا ۝ (النازعات رکوع ۲) "لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ گھڑی کب آئے گی۔ تمہارا کیا کام کہ تم اس کا وقت بتاؤ۔ اس کا علم اللہ کے پاس ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات سے پتہ چلتا ہے کہ قیامت برپا ہونے میں کچھ دیر نہ لگے گی۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا، چشم زدن میں یہ اکھاڑ پچھاڑ شروع ہوجائے گی اور پوری کائنات کا یہ کھیل تماشا ذرا سی دیر میں تباہ و برباد اور نیست و نابود ہونا شروع ہوجائے گا اور یہ تمام عالم ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوجائے گا اور سدا رہے نام اللہ کا:

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (الرحمن رکوع ۲) "اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت والی ہے اور احسان والی ہے، باقی رہ جائے گی۔"

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اچھی طرح واضح کردیا ہے کہ قیامت برپا کرنے کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کے پاس نہیں ہے۔ جب بھی پروردگار چاہے گا، اک چشم زدن میں یا اس سے بھی کم وقت میں یہ کام شروع ہوجائے گا اور اس کی ذات سے تو یہ بھی بعید نہیں ہے کہ جن جن باتوں کا قیامت کے معاملہ میں ذکر کیا گیا ہے، وہ سب باتیں ایک دم ہی عمل میں آجائیں۔

سورۃ طٰہٰ میں ایک آیت ایسی ملتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝ (طٰہٰ رکوع ۱) "بلاشبہ قیامت آنے والی ہے۔ میں اس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ مل جائے۔" یہاں اللہ تعالیٰ نے اس کے پوشیدہ رکھنے کے بارے میں بھی صاف صاف بیان کردیا ہے۔ لہٰذا قیامت کی باتیں شروع ہونے سے پہلے کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں ہوسکتا۔ لیکن جب اکھاڑ پچھاڑ کا کام شروع ہوجائے گا اور چاند، سورج اور سیارہ گان کی چالیں بے چال ہوجائیں گی تو سائنس دان بھی اس بات کا اندازہ کرسکیں گے کہ قیامت کا کام شروع ہوگیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ چشم زدن میں یا اس سے بھی کم وقت میں قیامت برپا ہوجائے گی، اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، سمندر، پہاڑوں وغیرہ کے تباہ و برباد ہونے کا کام ایک دم ہی شروع ہوجائے گا اور جس جس چیز کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو جو ارشادات فرمائے ہیں، ان سب کے ساتھ وہ سب کام ہونے لازمی امور ہیں۔ آسمان کے متعلق جو جو باتیں اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیان فرمائی ہیں ان سب حالات سے اسے گذرنا ہے۔ اسی طرح سورج، چاند، ستاروں سمندر اور پہاڑوں کے متعلق اور زمین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی ارشاد فرمایا ہے وہ سب باتیں ہر ایک کے ساتھ ہو کر رہیں گی۔ چونکہ ان سب حالات سے گذرنے میں بہر حال وقت تو درکار ہوگا، اسی لئے ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ چونکہ اس وقت تو یہ دنیاوی سال تو ختم ہوجائے گا جس کا تعلق سورج اور چاند سے ہے۔ ظاہر ہے جب سورج اور چاند ہی نہ رہیں گے تو دنیاوی رات دن اور ماہ و سال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ قیامت کا دن ایک وقفہ ہوگا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔

اب یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ پچاس ہزار سال دنیا والوں کے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے؟ سورۃ حج کے رکوع ۶ میں ارشاد گرامی ہے: وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○ (الحج رکوع ۶) "اور آپ کے رب کے پاس کا ایک دن برابر ہے ایک ہزار سال کے تم لوگوں کے شمار کے مطابق۔" چنانچہ اگر یہ پچاس ہزار سال اللہ تعالیٰ کے ہیں تو پھر دنیا کے تو کروڑوں سالوں تک نوبت پہنچے گی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

یہ تمام اکھاڑ پچھاڑ اور کائنات کی تباہی و بربادی کے بعد زمین ایک چٹیل میدان بنادی جائے گی، یہاں تک کہ اس میں کہیں ایک سلوٹ تک باقی نہ رہے گی۔ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ؕ (الکھف رکوع ۱) "آخر کار اس زمین کو ہم چٹیل میدان بنانے والے ہیں۔" فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ؕ (طٰہٰ رکوع ۶) "اور زمین کو ایسا ہموار چٹیل میدان بنادیں گے کہ تم کوئی بل اور سلوٹ اس میں نہ دیکھو گے۔" وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ (الکھف رکوع ۶) "اور تو دیکھے گا زمین کو صاف نکلی ہوئی (کھلا میدان)۔" پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح غبار بن کر اڑیں گے۔ سمندروں کا پانی خشک ہوجائے گا۔ چنانچہ زمین ایک چٹیل میدان بن کر رہ جائے گی اور یہی میدان حشر ہوگا۔

اب اللہ تعالیٰ وہ کام شروع کرے گا جو روز حساب کے نام سے مشہور ہے۔ تمام انسانوں کے اعمال کا احتساب ہوگا، روز قیام تک لا تعداد مخلوق انسانوں کی پیدا ہوچکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوگی۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یٰسٓ رکوع ۴) "آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں، ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے، ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔" ایک دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے: يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۗ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (زلزال) "اس روز لوگ مختلف حالات میں پلٹیں گے تاکہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں، پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

مندرجہ بالا آیات کو سن کر گذشتہ زمانے کے لوگ تو حیران ہوتے ہوں گے کہ کس طرح ہاتھ پیر بولیں گے اور گواہی دیں گے اور انسان کس طرح ذرہ برابر نیکی کو بھی دیکھ لے گا اور ذرہ برابر بدی کو بھی دیکھ لے گا۔ یوں اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی سے تو یہ بات بھی قطعاً مشکل نہیں ہے کہ انسان کے ہاتھ پیر بولنے لگیں گے، لیکن اب زمانہ ایسا آگیا ہے کہ ہر چیز کی مثال دی جاسکتی ہے اور جیسا کہ پہلے لکھ آیا ہوں کہ سائنس کے اس دور میں قرآن پاک کی باتیں کھل کر سامنے آرہی ہیں۔ ہم روزانہ ٹی وی پر جو تصویریں دیکھتے ہیں یہ سب اصل تو نہیں ہوتیں۔ انسان نے ان سب کی فلمیں بنا کر رکھ لی ہیں اور جب چاہتے ہیں ان فلموں کی نمائش کردیتے ہیں، جو اصل کی طرح سب کو دکھائی دیتی ہیں۔ ظاہر ہے جب ایک انسان یہ کام کرسکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرسکتا؟ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں پیش ہونے والے انسانوں کی زندگیوں کی فلمیں وہاں چل رہی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ذرہ برابر نیکی اور ذرہ برابر بدی کا کام کرتے ہوئے ہر انسان خود ہی اپنے آپ کو دیکھ لے گا اور اس نے اپنی زندگی میں، دنیا میں جو کچھ بھی کیا دھرا ہے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنی آنکھوں سے وہاں دیکھ لے گا اور ایسے حالات میں کسی کو بھی انکار کا موقعہ نہیں مل سکے گا۔ چنانچہ ہر شخص کی زندگی کی فلم میں اسکے ہاتھ پیر بھی گواہی دے رہے ہوں گے اور جو کچھ ہاتھ پیروں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


کرتا رہا ہے وہ عملی طور پر سب اس کے سامنے ہوگا اور اس طرح کسی کو بھی اپنے کرتوتوں سے انکار کی جرأت نہ ہوسکے گی۔ جدید سائنسی ترقی کے اس دور میں قرآن پاک کی ہر بات کا اظہار آسان ہوتا جارہا ہے اور ابھی قیامت کے آنے تک خبر نہیں کن کن باتوں کی وضاحت آسانی سے کی جاسکے گی۔

قیامت کے دن اعمال کے نیک و بد کا معاملہ اور ذرہ ذرہ اچھے برے اعمال کا وہاں پر دیکھنا اور ہاتھوں پیروں کا انسان کے اعمال پر گواہی دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو انسان کے اعمال کی جانچ پڑتال کرنا منظور ہے۔

دراصل انسان کے نیک و بد اعمال کا معاملہ بہت اہمیت کا حامل ہے، بلکہ دین اسلام کی بنیاد ہی اس پر قائم ہے اور یہاں لفظ تقدیر کی وضاحت ضروری ہوگئی ہے۔ چونکہ عوام الناس کا تاثر یہ ہے کہ انسان تقدیر کا پابند ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس پر عمل کرنے پر مجبور ہے۔ لہذا اتنا کہنا تو کسی حد تک درست ہے کہ جو کچھ لکھا ہے اس کے مطابق ہی عمل ہورہا ہے، لیکن یہاں پر بنیادی فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اس نے اپنی مرضی سے نہیں لکھا بلکہ ہر انسان کو دنیا میں آکر جو کچھ اپنے اختیار سے کرنا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم غیب سے لکھ دیا ہے۔ یعنی انسان کی اسکے اعمال کی پیش گوئی ہے جو کسی صورت میں غلط ثابت نہیں ہوسکتی۔ دنیا میں روز قیام تک جو کچھ ہونے والا ہے اور ہر انسان کو یہاں آکر اپنے اختیار سے جو کچھ کرنا ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ نے تحریر کردیا ہے۔ ارشاد باری ہے: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ (الحج رکوع ۹) "کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تحقیق یہ (سب) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔" اور ارشاد باری ہے: وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ (یٰسٓ رکوع ۱) "اور ہر چیز کو ہم نے درج کیا ہوا ہے کھلی کتاب میں۔" دنیا کی ہر بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور ہر بات لکھی ہوئی ہے۔ اور یہاں انسان کے سمجھنے کا فرق ہے۔ اپنے اچھے برے اعمال میں تقدیر کا بہانہ لے کر اللہ تعالیٰ کو ہرگز ہرگز ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اگر اس غلط مفروضہ کو تسلیم کرلیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جائے تو دین اسلام کا فلسفہ پورے کا پورا مضحکہ بن کر رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں لوگوں کی اصلاح کے لئے بھیجنا، انہیں اچھے کاموں کی ترغیب اور برے کاموں سے روکنا یعنی تبلیغ کا کام سارا کا سارا درہم برہم ہوجائے گا۔ روز قیام اعمال کا حساب کتاب اور اس کی پاداش میں جزا سزا اور جنت و دوزخ سب کا سب ایک ظلم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھے گا کہ خود ہی تقدیر لکھ کر اس پر عمل کرنے کا پابند کردیا اور اس کے صلہ میں جزا سزا بھی مقرر کردی درآنحالیکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (یٰسٓ رکوع ۴) "اس دن کسی نفس پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور تم کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسا تم کرتے تھے۔" قرآن پاک میں اور بھی کئی جگہ اس قسم کی آیات آئی ہیں۔ مثلاً: نِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (الملک رکوع ۱) "اور وہی ہے جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا، تاکہ تم آزمائے جاؤ کہ تم میں سے کون بہترین کام کرتا ہے۔" ایک اور جگہ ارشاد ہے: اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○ (الدہر رکوع ۱) "ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا تاکہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض سے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔" کتنی کھلی دلیل ہے کسی کو آزمایا اسی وقت جاتا ہے جب اسے اختیار بھی دیا جائے۔ پھر ایک جگہ ارشاد ہے: بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرہ ع ۹) "جو کوئی برائی کمائے گا اور اس کی خطا اس کو گھیر لے گی بس یہ لوگ دوزخی ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔" ایک اور جگہ ارشاد ہے: وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ (النجم ع ۳) یعنی انسان کے لئے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ وہ جو کوشش کرے۔ اور لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ (بقرہ رکوع ۴۰) ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ (البقرہ ۳۸) اور پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (البلد) "ہم نے اس کو دونوں راستے دکھادئے ہیں۔"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک طرف ہے راستہ گلزار کا
دوسری جانب اندھیرے غار کا

مذکورہ بالا تمام آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اچھے برے کاموں کے کرنے کا پورا اختیار دیا ہے اور متعدد جگہ عمل صالح کرنے کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ "بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے۔" علامہ اقبال فرماتے ہیں:

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند

(علامہ اقبال)

چنانچہ اس معاملہ کو اپنے ذہن میں بالکل صاف کرلینا چاہیئے کہ انسان اپنے اعمال کے معاملے میں خودمختار ہے جو چاہے راستہ اختیار کرے۔ یہ دنیا امتحان گاہ ہے۔ رسول کریم علیہ الصلواہ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ "یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔" جو چیز یہاں کاشت کرو گے آخرت میں جاکر کاٹ لو گے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بھی ارشاد ہے: (ترجمہ) "انسان کے جزا اور سزا کی بنیاد خود اس کے ذاتی عمل پر ہے۔" تقدیر کا ذکر ضمناً آگیا ہے، ورنہ یہ ہمارے موضوع کا حصہ نہیں ہے۔

چنانچہ پہلے جملے پر غور کرنے سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانے کے مترجمین اور مفسرین حضرات نے اسی جملے سے متاثر ہوکر آگے والے دونوں فعلیہ جملے بھی غیب پر محمول کردیے ہیں۔ چونکہ قیامت کا معاملہ تو ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق اس کا علم کسی کو بھی نہیں دیا گیا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس جملے میں وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ ارشاد نہیں فرمایا۔ جیسا کہ پہلے عرض کر آیا ہوں کہ جس وقت قیامت کی اکھاڑ پچھاڑ شروع ہونے لگے گی اور ترقی یافتہ ممالک کی رصد گاہوں پر اس کے اشارات ملنے شروع ہوجائیں گے تو سائنسدان سمجھ جائیں گے کہ قیامت آگئی ہے یا آنے والی ہے۔ چنانچہ وہ اس کے مطابق شور کردیں گے کہ ہم نے قیامت کا پتہ چلالیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ اور قیامت کا ہمیں علم ہوگیا ہے اور قرآن پاک کی بات غلط ہوگئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی خدشے کے تحت اللہ تعالیٰ نے اس جملے میں وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ ارشاد نہیں فرمایا ہے اور اس طرح معترضین کے لئے یہ راستہ بھی بند کردیا ہے۔ صرف احتمال اور اندازہ ہے۔ حقیقت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

دوسرا جملہ: وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ "اور وہ اتارتا ہے بارش" کتنا چھوٹا اور صرف دو لفظی جملہ ہے۔ بلاغت اور قل و دل کی انتہا ہے۔ یہ جملہ بالکل مکمل ہے۔ اس میں کسی لفظ کی کمی نہیں ہے اور بات پوری سمجھ میں آجاتی ہے کہ کہنے والے نے کیا کہا ہے۔ اس جملے کا فاعل بھی اِنَّ اللّٰهَ ہی ہے اور واوٗ کے ساتھ پہلے جملے سے منسلک ہے اور کئی مفسرین حضرات نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ جملہ فعلیہ ہے کہ اللہ پاک یہ کام کرتا ہے۔ لہٰذا اس جملے میں غیب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی صرف اس قدر ہے کہ "وہ بارش کرتا ہے۔" مفسرین حضرات نے اس جملے کو غیب پر ثابت کرنے کے لئے اور اور باتیں بھی اس میں شامل کردی ہیں کہ بارش کب ہوگی، کتنی ہوگی اور کہاں ہوگی، وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دو لفظی جملے میں ان باتوں کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ چنانچہ یہی باتیں معترضین نے پکڑ لی ہیں کہ آپ کے قرآن میں تو لکھا ہے کہ ان باتوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اب رات دن ریڈیو اور ٹیلیویژن پر اس بات کے اعلانات ہوتے رہتے ہیں کہ بارش کب، کہاں اور کتنی ہوگی؟ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ یہ اعلانات بالکل صحیح نہیں ہوتے اور اکثر غلط بھی ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اعلانات اگر ایک فیصد بھی صحیح ہوتے ہیں تو تفسیروں کے مطابق تو قرآن پاک کی آیت کی نفی ہوجاتی ہے اور اعتراض صحیح ماننا پڑے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اعتراض قرآن پاک کی آیت پر ہے ہی نہیں، وہاں تو صرف اس قدر تحریر ہے کہ "وہ بارش کرتا ہے" اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوسکتا۔

اعتراض حقیقت میں انہی باتوں پر ہے جو ہم نے آیت مبارکہ کے ترجموں اور تفسیروں میں اپنی طرف سے شامل کردی ہیں کہ بارش کب، کہاں اور کتنی ہوگی۔ اگر یہ باتیں شامل نہ کی جاتیں تو اعتراضات کے مواقع نہ ملتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں سخت برہمی کا اظہار فرمایا ہے کہ میری آیات کو جوں کا توں لوگوں تک پہنچادو اور اس میں اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ یا کمی نہ کرو۔ اس بات کا تذکرہ ہم گذشتہ صفحات میں کر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف رکوع ۴، سورہ الحاقہ رکوع ۲ میں رسول کریم علیہ الصلوٰہ والسلام سے انتہائی سخت الفاظ میں خطابات فرمائے ہیں۔ جن سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ پروردگار عالم کو یہ بات ہرگز ہرگز گوارہ نہیں کے اس کے کلام میں اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ آیت مبارکہ میں اسی اضافے نے معترضین کی حوصلہ افزائی کی ہے اور انہی تحریروں نے ان کو مواقع فراہم کردیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً ۳۴ مقامات پر بارشوں کا تذکرہ کیا ہے، جن میں صرف ایک جگہ سورہ واقعہ میں ارشاد گرامی ہے:

أَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِى تَشْرَبُونَ ۝ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۝ (الواقعہ ع ۲) "کیا کبھی تم نے دیکھا کہ پانی جو تم پیتے ہو، اسے تم نے بادل سے اتارا ہے یا اس کے نازل کرنے والے ہم ہیں۔" یعنی تم نہیں بلکہ ہم اسے ... نے والے ہیں۔ اور بادلوں سے نازل کرنے والا کام ہم کرتے ہیں۔" حقیقت بھی اسی طرح ہے کہ بادلوں سے بارش کرنے کا عظیم کام پروردگار عالم کا ہے، پورا نظام اسی کا وضع کردہ ہے اور اسی نے پانی کی یہ فطرت قرار دی ہے کہ کرہ ارض سے ہر مقام پر، ہر لحظہ اور خاص طور پر سمندر سے جو خشکی کے رقبہ سے تین گنا زیادہ ہے، ہر وقت پانی بخارات بن کر ہوا میں شامل ہوتا رہتا ہے اور پھر بادلوں کی صورت اختیار کرلیتا ہے اور یہ بادل جب فضا میں اوپر جاکر ایک خاص ٹمپریچر پر پہنچتے ہیں تو بخارات پانی کے قطروں اور بوندوں کی شکل اختیار کرلیتے ہیں اور پھر ہوائیں ان پانی بھرے بادلوں کو خشک زمین کی طرف ہانک کر لے جاتی ہیں اور بارش ہونے لگتی ہے۔ سائنس دانوں نے یہ بات بھی معلوم کرلی ہے کہ جس جگہ ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے، پانی سے بھرے بادل وہاں جاکر بارش کرنے لگتے ہیں۔ بارش کا یہ تمام طریقہ کار اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انسانوں سے دریافت کرتا ہے کہ یہ کار عظیم تم کرتے ہو یا ہم کرتے ہیں۔ چنانچہ بارش کے اس کام میں کسی کا عمل دخل نہیں ہے اور مصنوعی بارشوں کا جو شور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دنیا میں مچا ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ سائنس دان بادلوں پر کاربن ڈائی آکسائیڈ یا اسی قسم کی دوسری گیسیں چھڑک دیتے ہیں یا نمک کو پانی میں حل کرکے بادلوں پر چھڑکتے ہیں، جس سے بادلوں میں وہ پانی جو بخارات کی صورت میں ہوتا ہے، اس عمل سے پانی کے قطرے بن جاتے ہیں اور بوندوں کی شکل میں بارش کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیے کہ سائنس دان قدرتی عمل کو تیز کردیتے ہیں، جسے انہوں نے "مصنوعی بارش" کا نام دیا ہے۔

چونکہ قیامت کے آنے میں ابھی خبر نہیں، کتنا عرصہ باقی ہے اور سائنس کی موجودہ ترقی کے اس دور میں ہوسکتا ہے کہ سائنسدان ایٹمی طاقت یا اور کسی طریقے سے فائدہ اٹھاکر کوئی اور ایسا طریقہ اختیار کرلیں کہ سمندروں سے پانی کے بخارات کی پیدائش زیادہ ہوجائے اور بادل زیادہ بننے لگیں جو آگے چل کر بارش کا سبب بن جائیں یا اور ایسے طریقے اختیار کرلیں جسے مصنوعی بارش کا نام دیدیں۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی خدشے کے پیش نظر اس جملے میں وَ مَاتَدْرِیْ نَفْسٌ ارشاد نہیں فرمایا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کو اس بات کا علم تھا کہ لوگ بارشوں کے علاوہ پانی حاصل کرنے کیلئے دیگر ذرائع استعمال کرنے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر بارشوں کا تذکرہ کیا ہے جن کو قارئین کے مطالعے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج (البقرہ رکوع ۳) "اور برسایا آسمان سے پانی، پھر اس سے نکالا پھلوں کو تمہاری غذا کیلئے۔"

(۲) وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا (البقرہ رکوع ۲۰) "اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اتارا پانی آسمان سے۔ پھر وہ زندہ کرتا ہے زمین کو موت کے بعد۔"

(۳) وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ج (الانعام رکوع ۱۲) "اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذات ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔ اس سے تمام قسم کے نباتات اگائیں۔ ہم اس سے سبزہ نکالتے ہیں ہم اسے ایک پر ایک اوپر تلے چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں۔"

(۴) وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ (الاعراف رکوع ۷) "اور وہ ایسا ہے جو اپنی بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو اس بادل کو خشک زمین کی طرف ہانک کر لے جاتی ہیں، پھر ہم اس بادل سے پانی برساتے ہیں۔ پھر اس زمین میں سے ہر قسم کے پھل نکلتے ہیں۔ یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو۔"

(۵) وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ (الانفال رکوع ۲) "اور اتارتا ہے آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کردے اور دور کردے تم سے شیطان کی نجاست اور مضبوط کردے تمہارے دلوں کو اور جمادے اس سے تمہارے اقدام۔"

(۶) أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ (الرعد رکوع ۲) "اتارا اس نے آسمان سے پانی پھر بہنے لگے نالے اپنی اپنی موافق اور جب سیلاب اٹھا تو اوپر جھاگ بھی آگئے۔"

(۷) اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ (ابراھیم رکوع ۵) "اللہ وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے پھل نکالے، تمہارے کھانے کے لئے۔"

(۸) وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ (الحجر رکوع ۲) "اور پھر ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو کہ بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں اور پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں پھر وہ پانی تم کو پینے کے لئے دیتے ہیں۔"

(۹) هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ○ (النحل رکوع ۲) "وہ ایسا ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا جس سے تم کو پینے کے لئے پانی ملتا ہے، اس سے درخت ہوتے ہیں، جن میں تم مویشی چھوڑ دیتے ہو۔"

(۱۰) وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ (النحل رکوع ۸) "اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس نے زمین کو اس کے مرنے کے بعد اسے زندہ کیا۔"

اسی قسم کی مزید تئیس چوبیس آیتیں قرآن پاک میں مختلف سورتوں میں اور مختلف مقامات پر ملتی ہیں۔ ان سب میں یہی مضمون تھوڑے تھوڑے فرق سے اس طرح بیان کیا گیا ہے جس طرح آپ نے مندرجہ بالا دس آیات میں ملاحظہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے، بارش کرتا ہے اور پانی کی اہمیت اور اس کے فوائد یعنی جو کام اللہ تعالیٰ پانی سے انسانوں کے لئے سر انجام دیتا ہے ان سب کی نشاندہی کی گئی ہے کہ یہ تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور اس کے ذریعے مردہ یعنی خشک زمین شاداب ہوجاتی ہے، جس سے طرح طرح کے نباتات، بیل بوٹے، اناج، سبزیاں اور قسم قسم کے درخت اور پھل دار درخت پھیلنے لگتے ہیں جو تمہاری غذا کا کام دیتے ہیں۔ یہ تمام فائدے تمہارے لئے اس پانی سے حاصل ہوتے ہیں۔

پانی کے یہ تمام فائدے اور کمالات جس کی اللہ تعالیٰ نے نشاندہی کی ہے، انسان نے دیکھ کر پھر دوسرے ذرائع سے بھی پانی حاصل کرلیا ہے۔ شروع شروع میں صرف پینے کے لئے کنویں کھود کر پانی حاصل کیا جاتا تھا، پھر ضرورت پڑنے پر کنوؤں سے زراعت کے لئے بھی آب پاشی کا کام لیا جانے لگا اور پہاڑی علاقوں میں چشموں کا پانی بھی انہی مقاصد کے لئے استعمال ہونے لگا۔ پھر زراعت کے لئے جب زیادہ پانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ضرورت پڑی تو دریاؤں سے نہریں نکال کر آبپاشی کا کام لیا جانے لگا۔ جہاں نہریں نہیں پہنچ سکیں، ٹیوب ویلوں کے ذریعے پانی حاصل کرلیا گیا اور اب یہ تمام مصنوعی ذرائع زمینوں میں آب پاشی کا کام کر رہے ہیں اور اب زراعت کا بیشتر دارومدار انہی مصنوعی ذرائع پر ہے اور بارش کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ البتہ جہاں زمین ہموار نہیں اور یہ مصنوعی ذرائع وہاں کام نہیں دے سکتے، ان کا دارومدار اب بھی بارشوں پر ہی ہے۔ اس وجہ سے ایسی زمینوں کو "بارانی" کہتے ہیں۔

تمام دنیا میں اور ہمارے پاکستان میں بھی انہی مصنوعی ذرائع سے یعنی نہروں اور ٹیوب ویلوں سے زراعت میں آبپاشی کا کام لیا جارہا ہے۔ دریاؤں سے نہریں نکال کر دور دور تک زمینیں سیراب کی جاتی ہیں۔ نیز ترقی یافتہ ممالک میں تو بڑے بڑے فارموں پر ٹیوب ویلوں میں ہوز پائپ لگا کر اور سروں پر نوزل لگاکر بارشوں کی طرح مصنوعی بارشیں کی جاتی ہیں اور فصلوں اور باغات کو سیراب کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پانی کی اہمیت بتاکر انسان کو اس طرف متوجہ کردیا ہے کہ یہ پانی تمہاری زندگی کی کتنی اہم چیز ہے۔ بلکہ یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (الانبیاء رکوع ۳) اور پانی سے ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا (زندگی عطا کی) اور دوسری جگہ ارشاد عالی ہے: وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (النور رکوع ۶) "اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کو پانی سے پیدا کیا پھر ان میں بعض تو پیٹ کے بل چلتے ہیں بعض دو ٹانگوں پر اور بعض چار ٹانگوں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے بناتا ہے۔" یعنی دنیا میں ہر جاندار چیز پانی سے پیدا ہوئی اور پانی ہی سے زندہ ہے۔ انسان کے لئے بھی ہوا کے بعد پانی زندگی میں سب سے اہم ضرورت ہے۔ ان ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے انسان نے پانی حاصل کرنے کے لئے بارش کے علاوہ دیگر مصنوعی طریقے دریافت کرلئے ہیں اور اب زیادہ تر انہی طریقوں پر تمام دنیا میں خاص طور پر زراعت کا دارومدار ہے۔ جس جگہ جیسے حالات ہیں، لوگوں نے اسی کے مطابق حصول آب کے طریقے اپنالئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ تعالیٰ نے پانی کی فطرت اس طرح مقرر کی ہے کہ ہر وقت بخارات بن کر ہوا میں شامل ہوتا رہتا ہے، جس قدر ٹمپریچر زیادہ ہوتا ہے اتنے ہی مقدار سے بخارات زیادہ بنتے ہیں اور ہوا میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ سمندروں میں ہر وقت اور ہر آن یہ عمل جاری رہتا ہے۔ بخارات ہوا میں شامل ہوکر بادلوں کی صورت اختیار کرلیتے ہیں اور پھر بارشوں کا سبب بن جاتے ہیں۔ سمندر کرۂ ارض کے تقریباً تین چوتھائی حصہ پر شامل ہے۔ آپ انداز فرمائیں کہ کس قدر کثیر تعداد میں پانی کے بخارات ہوا میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔ سائنس دانوں نے اس بات کا پتہ چلا لیا ہے کہ کسی جگہ بارش کے اسباب کیا ہوتے ہیں۔ چنانچہ بڑی وجہ یہ ہے کہ جس جگہ ہوا کا دباء کم ہوتا ہے، بادل ادھر منتقل ہوجاتے ہیں اور بارش کا سبب بن جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آگے چل کر سائنس دان اتنی ترقی کرلیں کہ کسی مطلوبہ جگہ پر ہوا کا دبا کم کرلیں تاکہ بادل وہاں پہنچ کر بارش کردیں۔ چنانچہ اس آیت سے بھی اللہ تعالیٰ کے علم غیب کا ثبوت ملتا ہے کہ اس نے اپنے علاوہ کسی پر پابندی عائد نہیں کی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ لوگ بارش کے علاوہ دیگر مصنوعی طریقوں سے پانی حاصل کرلیا کریں گے۔

## آیت مبارک کا تیسرا جملہ

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ "وہ جانتا ہے جو کچھ رحموں کے اندر ہے۔" اس جملے میں بھی يَعْلَمُ کا فاعل اِنَّ اللّٰهَ ہی ہے یعنی (اِنَّ اللّٰهَ) يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ اس جملے میں بھی ہمارے مترجمین اور مفسرین حضرات نے "وہ" کی جگہ "وہی" کا لفظ استعمال کیا ہے اور اس جملے کو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص کردیا ہے۔ اصل ترجمہ تو یہ ہے کہ وہ جانتا ہے۔ جس کی جگہ "وہی" جانتا ہے ترجمہ کیا ہے۔ اصل ترجمہ میں کسی دوسرے کی نفی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن "وہی" کے ساتھ ترجمہ کرنے میں اللہ کے سوا سب کی نفی ہوجاتی ہے جس کی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔

یہاں ارحام کا لفظ ایک عام لفظ ہے جس سے دنیا کے تمام مادہ چیزوں کے ارحام مراد لیے جاسکتے ہیں۔ یعنی تمام مخلوقات کی مادہ کے ارحام مراد ہیں کہ سب کا علم پروردگار عالم کو ہے۔ اس میں انسان حیوان اور تمام قسم کی مخلوقات آجاتی ہیں۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جملے میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی پر پابندی عائد نہیں کی ہے۔ اسے علم ہے اور کسی کو بھی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس جملے میں بھی وَ مَاتَدْرِیْ نَفْسٌ ارشاد نہیں فرمایا ہے جس سے سمجھ لینا چاہیئے کہ دوسروں کے لئے جاننے کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔

ہمارے مفسرین اور مترجمین حضرات نے اس جملے میں بھی، "وہی" کا لفظ استعمال کرکے اس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص کردیا ہے اور اس کے علاوہ سب کی نفی کردی ہے۔ درآنحالیکہ یہ جملہ بھی فعلیہ ہے اور جب تک کوئی جنس حاملہ نہیں ہوجاتی، اس وقت تک نر و مادہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یہاں پر سب سے بڑا سوال حاملہ عورت کے رحم میں لڑکا یا لڑکی کے ہونے کا ہے۔ اب سائنس کی ترقی کے اس دور میں اس بات کا پتہ الٹراساؤنڈ مشین پر بھی چل جاتا ہے کہ رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ الٹراساؤنڈ ایک مشین ہے جس پر عورت کو لٹادیا جاتا ہے اور اس مشین میں بچے کے مردانہ اعضاء کا کچھ حصہ نظر آجاتا ہے۔ جس سے اس بات کا انکشاف ہوجاتا ہے کہ رحم میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ یہ بات تقریباً سو فیصد صحیح معلوم ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی اس وقت معلوم ہوسکتی ہے جب بچے کے اعضاء مکمل ہوجائیں، اس سے قبل اس مشین پر بھی پتہ نہیں چل سکتا، جبکہ اللہ تعالیٰ کو حاملہ ہوتے ہی یعنی نطفہ قائم ہوتے ہی علم ہوجاتا ہے کہ حمل میں کیا ہے۔ بلکہ اسے تو حمل سے پہلے کے حالات کا بھی علم ہوتا ہے کہ نطفہ کب قائم ہوگا اس میں لڑکا یا لڑکی کیا جنس پیدا ہوگی؟ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ کسی کو لڑکا اور کسی کو لڑکی عطا فرمائے۔

سورۃ شوریٰ میں ارشاد ہوتا ہے: يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (الشوریٰ رکوع ۵) "وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو جمع کردیتا ہے، بیٹے بھی بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے، بیشک وہ بڑا جاننے والا اور بڑی قدرت والا ہے۔" چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ایڑیاں رگڑتے مرجاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوشش کرتے کرتے مگر کچھ نہیں ہوتا اور تمام عمر بے اولاد ہو کر ملکِ عدم پہنچ جاتے ہیں۔

پروردگار عالم کو ازل سے ابد تک کی ہر بات کا علم ہے اور اس نے سب واقعات اپنی کتابِ مبین میں لکھ دیئے ہیں۔ اپنے علم غیب سے تمام کائنات کے حادثات اور واقعات اور ہر ہر بات ازل سے ابد تک جو کچھ ہونے والا ہے، سب اس کے پاس نوٹ ہے: وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝ (یس رکوع ۱) وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى ٱلْأَرْضِ وَلَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ۝ (یونس رکوع ۷) "کوئی ذرہ برابر چیز زمین میں اور آسمان میں ایسی نہیں ہے، نہ چھوٹی نہ بڑی جو تیرے رب کی نظر سے پوشیدہ ہو اور ہر ایک صاف دفتر میں درج نہ ہو۔"

چنانچہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے اسے یہ معلوم تھا اور معلوم ہے کہ ایک زمانے میں سائنس دان ان باتوں کا پتہ چلا لیا کریں گے کہ رحم میں نر ہے یا مادہ؟ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس جملے میں بھی وَمَا تَدْرِى نَفْسٌ ارشاد نہیں فرمایا اور دنیا والوں کے لئے جگہ خالی چھوڑدی ہے۔

پروردگار عالم نے اپنے کلام پاک میں جس بات کے متعلق جس حد تک ارشاد فرمایا ہے۔ اگر ہمارے مترجمین اور مفسرین اس حد سے آگے نہ بڑھیں اور اپنی خوش فہمی کے تحت اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ نہ کریں، یعنی یہ نہ سوچیں کہ یہ بات لکھ دیں گے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوگا کہ میرے بندہ نے میرے متعلق اور باتیں بھی لکھ دی ہیں، جیسا کہ جملہ نمبر ۲ میں بارش کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ بارش کرتا ہے۔ اتنے کہنے سے کسی کو بھی اعتراض کا موقعہ نہیں مل سکتا۔ لیکن اس کے ساتھ پہلے تو "وہی" کا اضافہ کیا، پھر یہ باتیں بھی شامل کردیں کہ بارش کب، کہاں اور کتنی ہوگی اور اسی میں پکڑے گئے۔ معترضین نے یہی باتیں پکڑلیں۔

جدید سائنس کے اس ترقی کے دور میں ہرگز اس بات کی کوشش نہ کریں کہ سائنسی نظریات کے مطابق قرآن پاک کی بات کو کھینچ تان کر ان سے ملادیں، ایسا کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بالکل غلط طریقہ کار ہے۔ قرآن پاک کو جس قدر ہے اسی قدر رہنے دیں۔ اس کے ساتھ اپنی طبع آزمائی نہ فرمائیں تو آپ دیکھیں گے کہ جدید سائنسی نظریات خودبخود قرآن پاک کی آیات میں ڈھلتے نظر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی چلی جائے گی۔ گذشتہ صفحات میں اس کا تفصیل سے ذکر کر آیا ہوں۔ اس بات میں کوئی ھیرا پھیری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام بلاکم و کاست دنیا کے ہر خطہ میں موجود و محفوظ ہے اور یہ بات سو فیصد یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ○ (حم السجدہ رکوع ۵) "بالتحقیق یہ ایک زبردست کتاب ہے باطل نہ اس کے سامنے سے اس پر آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔ حکمتوں والے اور تعریفوں والے کی نازل کردہ ہے۔" آپ خود اندازہ فرمائیں اور لفظی اور صحیح ترجمہ پر اکتفا کریں اور آیت مبارکہ زیر بحث کے ابتدائی تینوں جملوں پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں جملوں میں وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ ارشاد نہ فرما کر اس طرف نشاندہی کردی ہے کہ ان تینوں جملوں کو چوتھے اور پانچویں جملوں سے الگ رکھیں اور ان کے ساتھ شامل نہ کریں۔ ہمارے مفسرین اور مترجمین نے اس کے بالکل برعکس کیا اور ان تینوں جملوں کے متعلق یہاں تک کہدیا کہ یہ جملے چوتھے اور پانچویں جملے سے بھی زیادہ اس بات کی اہمیت رکھتے ہیں کہ ان کا تعلق علم غیب سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔ درآنحالیکہ جملہ نمبر ۲ اور جملہ نمبر ۳ کا تعلق تو علم غیب سے ہے ہی نہیں۔ یہ دونوں جملے فعلیہ ہیں۔ ان فعلیہ جملوں کا علم غیب سے کیا تعلق۔ کئی علماء حضرات نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ یہ دونوں جملے فعلیہ ہیں۔ یہ لکھنے کے بعد پھر اپنے موقف پر آگئے اور ان جملوں کو زبردستی علم غیب سے ملانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ معترضین نے انہی دونوں جملوں پر اعتراضات جڑ دیئے اور یہی دونوں جملے ایسے ہیں کہ سائنس دان بھی انہی پر انکشافات کر رہے ہیں۔

اس جملہ نمبر ۳ میں مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ کے معنیٰ تو بہت وسیع ہیں۔ صرف لڑکا یا لڑکی کا ہونا تو ایک بالکل ابتدائی بات ہے، جسے معلوم کرکے معترضین اکڑفوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کررہے ہیں کہ ہم نے بڑا میدان مارلیا ہے۔ اور مسلمانوں کے اللہ کی کتاب کی پول کھول دی ہے۔ دراصل ماں کے رحم میں جو کچھ ہے، سے مراد صرف لڑکا یا لڑکی کا ہونا ہی نہیں ہے، اس میں پیدا ہونے والے بچے کی زندگی کے پورے حالات پوشیدہ ہیں کہ بچہ کیسا ہوگا؟ کالا یا گورا، نیک یا بد، خوش نصیب یا بدنصیب، خوبصورت یا بدصورت، زندہ پیدا ہوگا یا مردہ، صحیح سالم ہوگا یا ناقص، کتنی عمر پائے گا اور اپنی زندگی میں کیا کیا کام کرے گا۔ غرضیکہ بچے کی تمام عمر کے پورے حالات اس میں پوشیدہ ہیں، جو صرف پروردگار عالم کو ہی معلوم ہیں۔ جو کتاب مبین میں درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے، اسے ہر بات کا علم ہے۔ اسے قرآن نازل کرتے وقت بھی اس بات کا علم تھا کہ کسی زمانے میں لوگ اتنی ترقی کرجائیں گے کہ لڑکا یا لڑکی کے بارے میں معلومات فراہم کرلیا کریں گے۔ چنانچہ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس جملے میں و ماتدری نفس ارشاد نہیں فرمایا۔ اب کہو اعتراض کس بات پر کرتے ہو۔ انسان کی پیدائش کے معاملات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بڑی تفصیل سے ارشاد فرمائے ہیں اور اُس جہالت کے دور میں ایسی ایسی باتوں کا انکشاف کیا ہے اور ایسی ایسی معلومات فراہم کی ہیں کہ اس ترقی کے دور میں مشینی آلات کی رو سے ان باتوں کی تصدیق ہورہی ہے۔ اس دور میں ایسی دقیق باتوں کا اظہار کسی انسان کی طرف سے ممکن ہی نہ تھا۔ چنانچہ یہ قرآن پاک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا بیّن ثبوت ہے کہ اس میں انسانی طاقت کے دخیل ہونے کا امکان ہی نہیں ہے۔ انسان کی پیدائش سے متعلق جو باتیں اور آیات قرآن پاک میں آئی ہیں، وہ تقریباً سب کی سب قارئین کرام کے مطالعہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

۱- هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ (آل عمران رکوع ۱)

"وہ ایسی ذات ہے کہ تمہاری صورتیں بناتا ہے ارحام میں، جس طرح چاہتا ہے۔"

۲- یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط (النساء رکوع ۱) "اے لوگو! ڈرتے رہو اپنے رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلائے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کے واسطے سے سوال کرتے ہو آپس میں اور قرابت سے بھی ڈرو۔"

۳- هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ط (الانعام رکوع ۱) "وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر مقرر کر دیا ایک وقت۔"

۴- وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ط (الانعام رکوع ۱۲) "اور وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا ایک شخص سے پھر ایک تو تمہارا ٹھکانا ہے اور ایک امانت رکھنے کی جگہ۔"

۵- وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ (الاعراف رکوع ۲) "اور ہم نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری صورت بنائی۔"

۶- هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا ج فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ج فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ (الاعراف رکوع ۲۴) "وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی سے بنایا اس کا جوڑا تاکہ اس کے پاس آرام پکڑے پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانکا، حمل رہا ہلکا سا تو چلتی پھرتی رہی اس کے ساتھ جب بوجھل ہوگئی تو دونوں نے پکارا اپنے رب کو اگر آپ نے ہم کو صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم تیرا شکر ادا کریں گے۔"

۷- اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ (الرعد رکوع ۲) "اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی ہے جب کسی عورت کا حمل رہتا ہے اور جو رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے اور ہر شے ایک خاص اندازے سے ہے۔"

۸- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ج (الحجر ع ۳) "اور پیدا کیا ہم نے انسان کو سڑے ہوئے گارے سے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۹- خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ (النحل رکوع ۱)
"اس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن گیا۔"

۱۰- وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ (النحل رکوع ۱۱) "اور اللہ تعالیٰ نے نکالا تم کو تمہاری ماں کے پیٹ سے، تم نہ جانتے تھے کسی چیز کو اور دیے تم کو کان، آنکھیں اور دل، تاکہ تم احسان مانو۔"

۱۱- خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ○ (الکھف رکوع ۵) "پیدا کیا تجھ کو مٹی سے پھر نطفہ سے پھر درست کر کے تجھ کو آدمی بنادیا۔"

۱۲- يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ (الحج رکوع ۱)
"لوگو! اگر تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے میں شک ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر خون کے ایک لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے، جو شکل والی بھی ہوتی ہے اور بے شکل بھی۔ (ہم اس لئے بتارہے ہیں) تاکہ تم پر حقیقت واضح کریں۔ ہم جس نطفے کو چاہتے ہیں ایک وقت خاص تک رحموں میں ٹھیرائے رکھتے ہیں۔ پھر تمہیں ایک بچے کی صورت میں نکال لاتے ہیں، پھر (تمہیں پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم پوری جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کوئی پہلے ہی بلالیا جاتا ہے اور کوئی بدترین عمر کی طرف پھیر دیا جاتا ہے کہ سب کچھ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔"

۱۳- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِىْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ○ (المومنون رکوع ۱) "ہم نے انسان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مٹی کے ست سے بنایا، پھر اسے ایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا، پھر اس نطفے کو لوتھڑے کی شکل دے دی۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنادیا، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر ایک دوسری مخلوق بنا کر کھڑا کیا۔ پاک ہے وہ اللہ جو احسن الخالقین ہے۔"

۱۴- وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ط وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ○ (الفرقان رکوع ۵) "اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا، پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ الگ سلسلے چلادیئے اور تیرا رب بڑی ہی قدرت والا ہے۔"

۱۵- الَّذِیْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (سجدہ رکوع ۱) "جو چیز بھی اس نے بنائی ہے، خوب ہی بنائی۔ اس نے انسان کی تخلیق کی ابتدا گارے سے کی، پھر اس کی نسل ایک ایسے ست سے چلائی جو حقیر پانی کی طرح ہے، پھر اس کو درست کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونک دی اور تم کو کان دیئے، آنکھیں دیں، دل دئے۔ تم لوگ کم ہی شکر گذار ہوتے ہو۔"

۱۶ - وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط (الروم ع ۳) "اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر یکایک تم بشر ہوگئے۔ (زمین میں) پھیلتے چلے جارہے ہو اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و رحمت پیدا کردی۔"

۱۷- اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ط (الروم رکوع ۴) "اللہ وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو پھر رزق دیا تم کو پھر مارے گا تم کو پھر جلائے گا تم کو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۸- اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ (الروم رکوع ۶) "وہ اللہ ہی تو ہے جس نے ضعف کی حالت میں تمہاری پیدائش کی ابتدا کی، پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی، پھر اس قوت کے بعد تمہیں ضعف اور بوڑھا کردیا۔"

۱۹- وَ اللّٰہُ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمۡ اَزۡوَاجًا ؕ وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؕ (فاطر رکوع ۲) "اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے، پھر تمہارے جوڑے بنائے۔ (یعنی مرد اور عورت) کوئی حاملہ نہیں ہوتی اور کوئی بچہ نہیں جنتی مگر وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔"

۲۰- اَوَ لَمۡ یَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰہُ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ ○ (یٰس رکوع ۵) "کیا انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ صریحاً جھگڑالو بن کر کھڑا ہوگیا۔"

۲۱- اِنَّا خَلَقۡنٰہُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ ○ (الصّٰفّٰت رکوع ۱) "ان کو ہم نے لیسدار گارے سے پیدا کیا۔"

۲۲- خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَ اَنۡزَلَ لَکُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ ثَمٰنِیَۃَ اَزۡوَاجٍ ؕ یَخۡلُقُکُمۡ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِکُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِیۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ (الزمر رکوع ۱) "اس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا، پھر وہی ہے جس نے اس جان سے ایک جوڑا بنایا اور اس میں تمہارے لئے مویشیوں کے آٹھ نر و مادہ پیدا کئے، وہ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تین باریک پردوں کے اندر تمہیں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جارہا ہے۔"

۲۳- اَللّٰہُ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَکُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَکُمۡ وَ رَزَقَکُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ (المومن رکوع ۷) "وہ اللہ ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرار بنایا اور آسمان کو مثل چھت کے بنایا اور اس نے تمہاری صورت بنائی اور بڑی ہی عمدہ بنائی اور اس نے تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۴- هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (المومن رکوع ۷) "وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے، پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر تم کو بچہ کر کے (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے، پھر تم کو زندہ رکھتا ہے، تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ پھر تاکہ تم بوڑھے ہوجاؤ اور کوئی کوئی تم میں سے پہلے ہی مرجاتا ہے اور تاکہ تم میں (اپنے اپنے) وقت مقرر تک پہنچ جاؤ۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا ہے کہ تم لوگ سمجھو۔"

۲۵- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (الشوری رکوع ۵) "اللہ ہی زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک، جو کچھ چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکا دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے لڑکیاں ملاجلا کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے بانجھ کردیتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔"

۲۶- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات رکوع ۲) "لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔"

۲۷- هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (النجم رکوع ۲) "وہ تمہیں اس وقت سے خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی جنین ہی تھے۔"

۲۸- وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(النجم رکوع ۳) "اور یہ کہ اس نے نر و مادہ کا جوڑا پیدا کیا، ایک بوند سے جبکہ وہ ٹپکائی جاتی ہے۔"

۲۹- خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ (الرحمٰن رکوع ۱) "انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔"

۳۰- خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ (الرحمٰن رکوع ۱) "انسان کو اس نے سڑے ہوئے گارے سے بنایا۔"

۳۱- وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ (التغابن رکوع ۱) "اور تمہاری صورت بنائی، پس بڑی عمدہ صورت بنائی۔"

۳۲- قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ (الملک رکوع ۲) "ان سے کہو اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ تمہیں سننے اور دیکھنے کی طاقتیں دیں اور سوچنے سمجھنے والے دل دیے۔"

۳۳- وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ○ (نوح رکوع ۱) "حالانکہ اس نے طرح طرح سے تمہیں بنایا۔"

۳۴- اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۙ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۭ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۧ (القیمۃ رکوع ۲) "کیا وہ حقیر پانی کا نطفہ نہ تھا جو (رحم مادر) میں ٹپکایا جاتا ہے پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اس کا جسم بنایا اور اس کے اعضاء درست کیے، پھر اسے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مرنے والوں کو پھر سے زندہ کرے۔"

۳۵- اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ڰ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ○ (الدھر رکوع ۱) "ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا، تاکہ اس کا امتحان لیں اور اس غرض کے لئے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔"

۳۶- اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ○ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○ فَقَدَرْنَا ڰ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ○ (المرسلات رکوع ۱) "کیا ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک حقیر پانی سے تمہیں پیدا نہیں کیا اور ایک مقررہ مدت تک اسے ایک محفوظ جگہ ٹھہرائے رکھا تو دیکھو ہم اس پر قادر تھے، پس ہم بہت اچھی قدرت رکھنے والے ہیں۔"

۳۷- مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ؕ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۙ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ؕ (عبس) "کس چیز سے اللہ نے اسے پیدا کیا، نطفہ کی ایک بوند سے اللہ نے اسے پیدا کیا۔ پھر اس کی تقدیر مقرر کی، پھر اس کے لئے زندگی کی راہ آسان کی، پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔ پھر جب چاہے گا اسے دوبارہ کھڑا کر دے گا۔"

۳۸- یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ (الانفطار) "اے انسان کس چیز نے تجھے اپنے رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے درست کیا، تجھے متناسب بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کیا۔"

۳۹- فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ یَّخْرُجُ مِنْ ۢ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآىِٕبِ ؕ (الطارق) "پھر انسان یہی دیکھ لے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا جو پیٹھ اور ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔"

۴۰- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ؕ (البلد) "درحقیقت ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔"

۴۱- لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۫ (التین) "ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے۔"

۴۲- خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ (العلق) "ہم نے جمے ہوئے لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔"

انسان کی تخلیق کے بارے میں آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی تفصیل سے ہر بات کا تذکرہ کیا ہے اور ایسی ایسی باتوں کا انکشاف کیا ہے کہ سائنسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ترقی کے اس دور میں مشینی آلات کے ذریعے سائنس دان ہر بات کا مشاہدہ کر کے ان باتوں کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ نطفہ کیسے قائم ہوتا ہے اور کس کس طرح بتدریج مختلف حالات سے جنین گذرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اس کی سچی کتاب پر اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے نازل کردہ ہے کہ اس نے اس جہالت کے دور میں انسان کی پیدائش کی بارے میں حقائق کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے۔

مندرجہ بالا تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام مقامات پر اپنے علم کا تذکرہ تو کیا ہے۔ سورۃ الرعد رکوع ۲ میں ارشاد عالی ہے: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ "اللہ تعالیٰ کو سب خبر رہتی ہے، جب عورت کو حمل رہتا ہے، جب رحم میں کمی بیشی ہوتی ہے اور ہر شے اللہ کے نزدیک ایک خاص اندازے سے ہے۔" دوسری جگہ سورۃ فاطر رکوع ۲ میں ارشاد گرامی ہے: وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ "اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے، پھر تمہارے جوڑے بنائے۔ (یعنی مرد اور عورت) کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔"

دونوں جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم کا ذکر کیا ہے کہ مجھے علم ہوتا ہے لیکن اپنے علاوہ کسی دوسرے کے علم پر پابندی نہیں لگائی کہ میرے علاوہ کسی کو ان باتوں کا علم نہیں ہوسکتا۔ بس صرف یہی ارشاد ہے کہ مجھے علم ہوتا ہے، میں جانتا ہوں اور اُسے علم کیوں نہ ہوگا، یہ سب باتیں تو اسی کی وضع کردہ ہیں اور یہ تمام طریقہ کار اسی کا بنایا ہوا ہے۔ خود حاملہ عورت تک کو بعض اوقات اپنے حاملہ ہونے کا علم نہیں ہوتا اور نہ ہی جنین کی کیفیات کا اسے کچھ علم ہوتا ہے۔ جنین اس وقت کس حالت میں ہے کس دور سے گذر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں کا اور اپنے علم کا تذکرہ کیا ہے کہ میں ان سب باتوں سے واقف ہوتا ہوں، لیکن کسی دوسرے کی نفی نہیں کی ہے۔ دونوں آیتوں میں کوئی لفظ ایسا نہیں آیا جس سے اس بات کا اندازہ کیا جائے کہ یہ باتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جان سکتا۔
اللہ تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے، اسے معلوم تھا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ ان باتوں سے آگاہی حاصل کرلیا کریں گے، چنانچہ اس نے ابتدائی تینوں جملوں میں اور خاص طور پر آیت مذکورہ زیر بحث میں بھی وَمَاتَدْرِیْ نَفْسٌ کے الفاظ ارشاد نہیں فرمائے ہیں۔ چنانچہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے اور اسی کی نازل کردہ ہے، جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رفع شک کے لئے کئی جگہ اس قسم کے ارشادات فرمائے ہیں۔ سورہ ھود رکوع ۲ میں ارشاد ہے: اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ "کیا یہ یوں کہتے ہیں کہ آپ نے خود بنالیا ہے۔ آپ فرمادیں تم بھی اس جیسی دس سورتیں بنائی ہوئی لے آؤ اور جن جن غیر اللہ کو بلا سکو بلالو اگر تم سچے ہو۔" پھر اسی سورہ ہود میں رکوع ۳ میں ارشاد ہے: اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ○ "کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ خود گھڑ لایا ہے اس قرآن پاک کو۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے قرآن کو خود گھڑا ہے تو اس کا جرم مجھ پر ہے اور میں تمہارے اس جرم سے بری الذمہ ہوں۔" سورہ حجر کے رکوع ۱ میں ارشاد ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ "ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" سورۃ انبیاء رکوع ۴ میں ارشاد ہے: وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ "یہ ایک کثیر الفائدہ نصیحت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم پھر بھی اس کے منکر ہو۔" سورۃ فرقان رکوع ۱ میں ارشاد ہے: تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ○ "نہایت متبرک ہے جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا ہے تاکہ سارے جہان والوں کے لئے نذیر ہو، جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے جس نے کسی کو بیٹا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بنایا، جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، پھر اس کی تقدیر مقرر کی۔"

اس نوعیت کے مضامین اور بھی کئی جگہ آئے ہیں کہ قرآن پاک کے اتارنے والے ہم ہی ہیں اور اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ قرآن اس نے اپنے دل سے گھڑ لیا ہے، وہ بالکل جھوٹے اور حزب الشیطان ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا صاف صاف ارشاد گرامی ہے: اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۝ (یونس رکوع ۴) "کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اسے خود اپنے دل سے گھڑ لیا ہے۔ کہو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس جیسی ایک ہی سورت تصنیف کر کے لاؤ اور ایک خدا کو چھوڑ کر جن جن کو مدد کے لئے بلا سکتے ہو بلا لو۔" سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۱۰ میں ارشاد گرامی ہے: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۝ "آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات سب اس بات کے لئے جمع ہو جائیں کہ ایسا قرآن بنا لائیں تو ایسا نہ کر سکیں گے، اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔

آیت زیر بحث کی ابتدائی تین باتوں کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جس جس طرح ارشاد فرمایا ہے وہ تقریباً سب کا سب قارئین کرام کے مطالعے کے لئے پیش کر دیا گیا ہے، جس سے اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کسی آیت سے بھی نمبر ۲ (بارش سے متعلق) اور نمبر ۳ (لڑکا ہو گا یا لڑکی کے ہونے کے متعلق) جملوں کے مضامین کو اس بارے میں تقویت نہیں ملتی کہ یہ دونوں جملے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں اور علم غیب سے متعلق ہیں اور یہ کہ ان کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

صحیح اور لفظی ترجمہ کرنے والوں نے اپنی طرف سے کسی حرف کی کمی بیشی نہیں کی ہے۔ اس معاملے میں انگریزی مترجمین نے بھی احتیاط سے کام لیا ہے۔ تراجم بالکل صحیح اور درست کئے ہیں، لیکن ایک صاحب نے Commentary کے نام سے جو تفسیر لکھی ہے، اس کا اسلوب اور طریقہ کار وہی ہے جو زمانے کے دوسرے مفسرین حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا ہے۔ چنانچہ وہ بھی لکیر کے فقیر ثابت ہوئے ہیں اور اندھی تقلید کا شکار ہیں۔ اور پرانے موقف پر ہی قائم ہیں اور پانچوں باتیں علم غیب پر ثابت کی ہیں۔ یا یوں کہیے کہ اردو تفاسیر کا ترجمہ اور چربہ ہے۔

مندرجہ بالا تینوں ابتدائی جملوں پر بحث کا نچوڑ یہ ہے کہ لفظی، حقیقی اور صحیح ترجموں کی رو سے کسی کو اللہ تعالیٰ کے کلام پر اعتراض کا موقعہ نہیں مل سکتا۔ ترجمہ بالکل جوں کا توں کیا جائے۔ اپنی طرف سے نہ کسی لفظ کا اضافہ کیا جائے نہ کمی کی جائے، نہ ہی تاویلوں کے ذریعے تفصیل کی صورت میں بیان بازی کی جائے اور نہ ہی اس بات کی کوشش کی جائے کہ جدید سائنسی ترقی کے نظریات کو قرآن پاک کی آیات میں ڈھالیں تو پھر سو فیصد یقین کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ قرآن پاک کی کسی بات پر بھی اعتراض کا خیال دل میں نہیں آسکتا اور یہ بات بھی ملاحظہ فرمائیں گے کہ جدید سائنسی ترقی کے نظریات خود بخود قرآن کی آیات میں ڈھلتے نظر آئیں گے۔

زبردستی کھینچ تان کر اعتراض کرنا اور بات ہے، اللہ کے کلام پر ایمان لانا نہ لانا اور بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو اعتراضات کے دروازے کھلے ہی نہیں تو بند کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

چنانچہ آیت مبارکہ کے پہلے تینوں جملوں کی تفصیلی اور تحقیقی وضاحت کے بعد، میں ببانگ دہل اعلان کرتا ہوں کہ قرآن پاک پر اعتراض کرنے والو! آؤ اور دیکھو یہ ہے ہمارے قرآن نازل کرنے والے کا علم۔ قرآن کو نازل کرتے وقت بھی اسے اس بات کا علم تھا کہ شیطان کے پھندوں میں پھنسے ہوئے اور راہ حق سے بھٹکے ہوئے انسان ان باتوں پر اعتراضات کریں گے۔ لہٰذا ہمارے قرآن نازل کرنے والے نے ان تینوں جملوں میں نہ تو "وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ" ارشاد فرمایا ہے۔ اور نہ ہی کوئی ایسا لفظ استعمال کیا ہے جس سے یہ تاثر لیا جائے کہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں اور ان باتوں کا علم کسی اور کو نہیں ہوسکتا۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

اب چوتھے اور پانچویں جملے کی کیفیت ملاحظہ فرمائیں۔ آیت مبارکہ زیر بحث کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان دونوں جملوں میں پروردگار عالم نے ہر جملے کے ساتھ الگ الگ وَ مَاتَدْرِيْ نَفْسٌ کے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں اور صاف صاف کھلے الفاظ میں تمام دنیا کو قیامت تک کے لئے چیلنج کیا ہے کہ یہ دونوں باتیں جن کا تعلق دنیا میں ہر انسان سے ہے یعنی ہر متنفس کو ان دونوں باتوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ پروردگار عالم نے بھی ان دونوں جملوں میں نفس کا لفظ ہی استعمال فرمایا ہے۔ "وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ" یعنی کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا۔ درآنحالیکہ یہ بات ایسی ہے کہ ہر شخص کا آئندہ کل کے لئے کچھ نہ کچھ پروگرام ضرور ہوتا ہے، اور ہر آدمی اس کے مطابق عمل درآمد بھی کرتا ہے۔ لیکن ہمارے رات دن کے واقعات اور تجربات اس بات کے شاہد ہیں اور یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچی ہوئی ہے کہ ہر شخص کے پروگرام کے باوجود ایسے ایسے واقعات رونما ہوجاتے ہیں، جن کا کسی کو تصور بھی نہیں ہوتا اور انسان کے پروگرام سب دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ صنم صنداوالی بات تو اور ہے کوئی شخص صرف اس بات کو غلط ثابت کرنے کے لئے صبح سے شام تک ایک چادر اوڑھ کر لیٹ جائے اور کہے کہ مجھے معلوم ہے کہ میں کل تمام دن چادر اوڑھے لیٹا رہوں گا اور کوئی کام نہ کروں گا۔ اس کے باوجود بھی اس کے ساتھ خبر نہیں کیا کیا واقعات پیش آجائیں۔ مثلاً اس کے جسم میں کہیں درد ہوجاتا ہے، بخار ہوجاتا ہے یا کوئی دورہ پڑ جاتا ہے، اٹھتے بیٹھتے پیر پھسل کر گر پڑتا ہے اور ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی ہے۔ یا یک کوئی شخص آکر اس کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا کرلیتا ہے یا کوئی اس کے گولی ماردیتا ہے یا چھت اس کے اوپر گر پڑتی ہے یا لیٹے لیٹے دل کی حرکت بند ہوجاتی ہے اور اللہ کو پیارا ہوجاتا ہے یا اور کوئی اسی قسم کا حادثہ رونما ہوجاتا ہے، جو اس کے اختیار سے باہر ہوتا ہے۔ اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں جن سے ہمیں شب و روز واسطہ پڑتا رہتا ہے اور ہمیں ان کا قطعی علم نہیں ہوتا اور حقیقت یہ ہے کہ وثوق کے ساتھ کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ آئندہ کل وہ کیا کرے گا اور کیا کیا واقعات اس کے ساتھ پیش آنے والے ہیں۔ معمولی آدمی کا تو ذکر کیا ہے، بڑے بڑے ذمہ دار لوگوں کے ساتھ، بلکہ سربراہان مملکت تک کے پروگرام درہم برہم ہوجاتے ہیں اور ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔ ابھی پچاس ساٹھ سال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دوران کے واقعات پر ہی غور کر لیجئے۔ شاہ مصر کو تخت سے دستبردار ہونا پڑا۔ شاہ ایران کو تخت کیا، ملک تک چھوڑنا پڑا اور عبرت کا مقام ہے کہ اس کے ملک والوں نے اسے قبر تک کے لئے جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ کنیڈی دنیا کی طاقتور سلطنت کا صدر تھا، اس کی حفاظت کے لئے کیا کیا انتظامات نہ تھے۔ چوتھی اور پانچویں دونوں باتیں اس کے ساتھ سچ ہوگئیں، نہ اس کو آئندہ کل کا پتہ تھا اور نہ ہی مرنے کی جگہ کا علم تھا۔ کار میں چلتے چلتے گولی لگی اور زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

یہ واقعات ہمارے رات دن کے مشاہدات میں سے ہیں۔ مندرجہ چند واقعات سے اس بات کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ بڑے بڑے ذمہ دار حضرات تک کو آئندہ کل کے پروگرام کا پتہ نہیں ہوتا اور اس معاملے میں ہر شخص بالکل بے بس نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تصدیق کئے بغیر چارہ نہیں۔

آیت مبارکہ کی پانچویں بات بھی چوتھی بات کی طرح ہی ہے اور اس جملے میں بھی اللہ تعالیٰ نے جملے کے ساتھ ہی وَ مَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ اس کی موت کس سرزمین میں واقع ہوگی۔ اگر کسی کو اس معاملے میں ذرا سا اشارہ بھی مل جائے کہ اس کی موت فلاں جگہ واقع ہوگی تو وہ شخص حتی الامکان کبھی بھی اس طرف کا رخ نہیں کرے گا اور اس خاص جگہ تو وہ کبھی دیدہ دانستہ جائے گا ہی نہیں۔ سالہا سال بلکہ تمام عمر اپنے گھر میں رہتے ہوئے بھی کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا آخری سانس کس جگہ نکلے گا۔

یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت تک کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے اور ہمارے رات دن کے مشاہدات ہیں کہ مرنے کے وقت اور جگہ کا کسی کو بھی علم نہیں ہوتا۔ ہر انسان چلتے چلتے، بیٹھے بیٹھے، سوتے سوتے ختم ہوجاتا ہے۔ کسی کا ہوائی جہاز میں، کسی کا ریل گاڑی میں، کسی کا کار میں، کسی کا موٹر سائکل اور سائکل پر۔ اور کسی کو پیدل چلتے چلتے کوئی آکر اسے ٹکر مار دیتا ہے اور وہ ختم ہوجاتا ہے۔ یہ صرف کہنے والی بات نہیں ہے، بلکہ رات دن کے معمولات ہیں جو رونما ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک کی اس بات پر کسی کو انگشت نمائی کا موقعہ نہیں مل سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعصب کی عینک اتار کر کھلے دل سے اس آیت مبارکہ کے ہر جملے پر غور و فکر فرمائیں تو اس کا ایک ایک حرف حقیقت پر مبنی نظر آئے گا اور کسی کو اس کے کسی لفظ پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہوسکے گی اور حقیقت کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے اور حق و صداقت پر مبنی ہے اور دنیا بھر کے انسانوں کے لئے قیامت تک کے لئے صحیح سمت رہنمائی کا علمبردار ہے۔ ارشاد گرامی ہے:

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ○ (الانعام رکوع ۱۰) "یہ تو ایک نصیحت ہے تمام عالمین (تمام انسانوں) کے لئے۔"

اب میں آیت مبارکہ زیر بحث کے سب سے اہم، سب سے مشکل اور سب سے نازک مرحلے کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی بات قابل وضاحت باقی نہ رہ جائے، وہ یہ کہ ہمارے جملہ مفسرین حضرات (اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔) نے آیت زیر بحث کو مکمل طور پر علم غیب پر ثابت کیا ہے اور اپنے اپنے ماحول، اپنے اپنے علم اور اپنی اپنی بہترین صلاحیتوں اور فراست اور خیالات کے مطابق زیر بحث آیت کی تائید میں قرآن پاک کی آیات اور احادیث کا سہارا لیا ہے۔ یہی نہیں کہ سہارا لیا ہے، بلکہ علم غیب کی بنیاد ہی ان پانچ باتوں پر رکھ دی گئی ہے۔

چنانچہ علم غیب کے متعلق جو آیات قرآن پاک میں نازل ہوئی ہیں، ان سب سے آیت زیر بحث کو مکمل طور پر منسلک کردیا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

۱- سورۃ البقرہ رکوع ۳۴ کی آیت: يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ "اور وہ جانتا ہے جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اور اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی وہ احاطہ نہیں کرسکتے مگر یہ کہ وہ جس کو چاہے اس کا علم دے۔"

۲- سورۃ انعام رکوع ۷ کی آیت: وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اور اس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بحر و بر میں جو کچھ ہے، وہ سب سے واقف ہے۔ درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا علم اسے نہ ہو۔ زمین کے پردہ میں کوئی دانہ ایسا نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر و خشک چیز گرتی ہے، مگر یہ سب کتاب مبین میں درج ہے۔"

۳- سورۃ النمل کی رکوع ۵ کی آیت: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط "آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے، کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ کے۔"

۴- سورۃ الجن رکوع ۲ کی آیت: عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۝ "اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتے، بجز اس رسول کے جس کو اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے پسند فرمائیں تو اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتہ بھیج دیتا ہے۔"

مندرجہ بالا صرف وہ آیات ہیں جو ہمارے مفسرین حضرات نے آیت زیر بحث کی تائید میں نقل کی ہیں۔ قارئین کرام خود اندازہ فرمائیں کہ ان آیات میں کہیں بھی ان پانچ باتوں کا ذکر یا اشارہ تک موجود نہیں ہے۔ چونکہ یہ آیات تمام ترغیب سے متعلق ہیں، صرف اسی بنا پر جملہ مفسرین حضرات نے ان کو آیت زیر بحث سے ملا دیا ہے۔ ورنہ حقیقت میں ان آیات کا آیت زیر بحث سے کوئی ربط نہیں ہے۔

اسی طرح کئی احادیث بھی آیت مبارکہ کی تائید میں پیش کی گئی ہیں۔ اس ذیل میں کوئی بات لکھنے سے پیشتر دو کسوٹیاں قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ حدیث کو پرکھنے کے لئے ان کسوٹیوں سے مدد حاصل کرنے میں قارئین کرام خاکسار سے اتفاق کریں گے۔

نمبر ۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم رکوع ۱) "میرا نبی اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی بات نہیں کرتا، سوائے اس کے کہ اس پر وحی کی جائے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یعنی وہ جو بھی بات کرتا ہے، وہ وحی کی حیثیت رکھتی ہے، اس کی اپنی طرف سے گھڑی ہوئی نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اس سے بڑھ کر حدیث کو پرکھنے کے لئے اور کونسا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ چنانچہ میرا اس پر یقین کامل ہے کہ قیامت تک اگر کسی حدیث کی کوئی بات غلط ثابت ہوجائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ خواہ کتنے ہی معتبر ذرائع سے موصول ہوئی ہو۔ کیونکہ وحی الٰہی کے غلط ہونے کا تو کہیں سے کہیں تک بھی امکان نہیں ہے، جس میں صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اعلان ہے کہ میرا نبی اپنے دل سے گھڑ کر کوئی بات نہیں کرتا اور وہ جو بھی کہتا ہے، وہ وحی ہوتی ہے۔ یہ اصول قیامت تک کے لئے لاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی عظمت اپنی اس آیت میں ارشاد فرمادی ہے جو ایک ایسی سند ہے کہ کسی بھی حدیث کو پرکھنے کے لئے صحیح اور غلط ہونے کا معیار قائم کرتی ہے اور اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ کوئی ناحق یا خدانخواستہ غلط بات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے ادا ہو ہی نہیں سکتی۔

چنانچہ اس بات کو ہر مومن مسلمان کو ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ سورۃ النجم کی مندرجہ بالا آیت ایک مستند کسوٹی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس کسوٹی کے بعد کسی اور ذریعہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

(۲) اس آیت کی تائید میں حضور ﷺ کے زمانے کا ایک واقعہ قارئین کرام کے مطالعے کے لئے پیش کرتا ہوں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے خود ان کی زبانی اس طرح مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنتا تھا وہ لکھ لیا کرتا تھا، تاکہ اسے محفوظ کرلوں۔ قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہنے لگے کہ تم ہر بات لکھ لیتے ہو۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسان ہیں، بات کرتے ہیں، غصے میں اور خوشی میں۔ اس پر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ بعد میں اس بات کا ذکر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ ؐ نے اپنی انگلی سے منہ کی طرف اشارہ فرماکر ارشاد فرمایا: تم لکھو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے حق کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی (ابوداؤد کتاب العلم المجلد الثانی ص ۱۵۸)

اس ذیل میں ایک حدیث اور بھی نقل کی جاتی ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَآ اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا "اور میں کبھی حق کے سوا کوئی بات نہیں کرتا۔" کسی صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم لوگوں سے ہنسی مذاق بھی تو کرلیتے ہیں۔ فرمایا: اِنِّیْ لَآ اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا فی الواقعہ میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

چنانچہ مضمون کے اعتبار سے مندرجہ بالا احادیث قرآن پاک کی آیت مبارکہ سے بالکل مطابقت رکھتی ہیں اور سند کی حیثیت رکھتی ہیں اور سند بھی ایسی کہ نہایت مستند۔ چنانچہ خاکسار، عالم اسلام سے اس بات کی سفارش کرتا ہے کہ کوئی حدیث مبارکہ اگر کسی اعتبار سے کسی وقت بھی غلط ثابت ہوجائے تو اسے حدیث نہ سمجھا جائے اور اسے احادیث سے خارج کردیا جائے، خواہ کتنے ہی معتبر ذرائع سے روایت کی گئی ہو۔ یہ طریقہ کار قیامت تک کے لئے لاگو ہے، کیونکہ مندرجہ بالا قرآنی کسوٹی کی رو سے حدیث کوئی بھی، کسی وقت بھی غلط نہیں ہوسکتی۔ اس لئے غلط ثابت ہونے والی حدیث صحیح معنوں میں حدیث ہی نہیں ہوسکتی۔

احادیث کے موضوع پر علماء حضرات میں بڑی بڑی بحثیں ہوچکی ہیں، جن کی تفصیل میں جانے کا یہاں موقعہ و محل نہیں ہے۔ یہاں پر صرف اس بات کی وضاحت مقصود ہے کہ مندرجہ بالا آیت وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ کی رو سے شاید لوگ یہ خیال کریں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر وقت اور ہمہ وقت حضور ﷺ کے پاس موجود رہتے تھے، جس وقت حضور ﷺ کچھ فرمانے لگیں تو فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے آگاہی فرمادیں۔ یہ بات بالکل نہیں ہے۔ بلکہ علماء حضرات نے وحی کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

ایک کو وحی متلو کہتے ہیں اور دوسری کو وحی غیر متلو۔

وحی متلو وہ ہے جو قرآن پاک کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے اور اس میں الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور مضامین بھی اسی کے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فوراً یاد ہوجاتی تھی۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہوا تھا کہ وحی کے آنے کے فوراً بعد اسے تحریر کرادیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس میں کسی ردو بدل یا غلطی کا قطعاً کوئی امکان نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس کلام کو محفوظ کرنے کا خود بھی وعدہ فرمایا ہے: وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ "اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" اور ارشاد گرامی ہے: لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ "اور اس کے کلام میں تبدیلی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔" یہ بات قرآن پاک میں کئی جگہ ارشاد ہوئی ہے اور تمام دنیا والے اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ دنیا میں یہی ایک کتاب ایسی ہے جس کے متعلق وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذرنے کے باوجود اس میں کسی حرف تک میں تبدیلی نہیں آئی ہے۔ ہر زمانے اور ہر دور کے نسخہ جات دنیا بھر کی لائبریریوں میں موجود اور محفوظ ہیں، جس کا دل چاہے آزمالے۔

جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اہتمام کیا ہوا تھا کہ وحی نازل ہونے کے فوراً بعد لکھوا لیا کرتے تھے۔ اس لئے کلام پاک بلاکم و کاست اپنی حقیقی اور اصلی حالت میں دنیا میں موجود ہے۔ نماز کی ہر رکعت میں اس کی تلاوت کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس لحاظ سے بھی دنیا میں یہ واحد کتاب ہے جس کی تلاوت اور قراءت سب سے زیادہ کی جاتی ہے۔ اور سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب دنیا میں صرف قرآن پاک ہی ہے۔ چنانچہ علماء کرام نے متفقہ طور پر وحی (قرآن پاک) کو "وحی متلو" کا نام دیا ہے۔

وحی کی دوسری قسم کو وحی غیر متلو کہتے ہیں۔ قرآن پاک کے علاوہ جو کچھ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے الفاظ نکلتے تھے وہ سب وحی غیر متلو ہیں اور احادیث بھی انہی باتوں کا کہا جاتا ہے اور روایات کے نام سے بھی موسوم ہیں۔

صرف رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی تمام دنیا میں ایک ایسی واحد ہستی ہے جن کی زندگی کا ہر لمحہ اور زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر لفظ خصوصاً منصب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


رسالت پر سرفراز ہونے کے بعد بالکل محفوظ اور مستند کتابی صورتوں میں موجود ہے۔
وحی متلو اور غیر متلو کی وضاحت علامہ سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے سیرت النبی کی جلد چہارم میں ص ۷۸ پر اس طرح فرمائی ہے:

"بعض علمائے اصول نے کتاب اور سنت دونوں کو وحی مانا ہے اور ان دونوں کے درمیان تفریق یہ کی ہے کہ کتاب اس وحی کو کہتے ہیں جس کی تلاوت کی جاتی ہے اور سنت اس وحی کو کہتے ہیں جس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ اس تشریح کا مقصود حقیقتاً تلاوت اور عدم تلاوت کا فرق نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ کتاب میں معنیٰ کے ساتھ الفاظ بھی وحی کئے گئے ہیں اور وہ الفاظ بھی محفوظ ہیں۔ اس کا حرف حرف اور نقطہ نقطہ "وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ○" کی پیش گوئی میں داخل ہے۔ اس لئے اس میں الفاظ کی کمی بیشی اور حذف و اضافہ محال ہی نہیں، ناممکن ہے اور سنت میں الفاظ کی نہیں، صرف معانی کی حفاظت ہے، اس لئے کتاب اللہ کو وحی مدون، مکتوب اور محفوظ کی گئی ہے اور نماز میں اس کی قرأت کا حکم ہے اور یوں بھی عام طور سے اس کی تلاوت مسنون ہے، مگر سنت کی وحی بہ الفاظ مقصود نہیں، اس لئے اس کی لفظی حفاظت کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی اور نہ نماز میں اس کے الفاظ قراءت کئے جاسکتے ہیں اور نہ ان کی تلاوت کی جاتی ہے اور نہ ان کو کتاب الٰہی کہا جاسکتا ہے۔ مگر معناً اصولی حیثیت سے اس کی حفاظت خود قرآن نے اپنے اندر کرلی ہے اور جزئیات کی حیثیت سے گو الفاظ میں نہیں مگر عمل میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے پیروؤں نے، پھر ان کے پیروؤں کے مسلسل تعامل سے، یہاں تک کہ آج بھی تمام مسلمانوں کے عمل درآمد سے عملی تواتر کی صورت میں محفوظ ہے اور بعد کے اماموں نے اچھی طرح تحقیق کرکے الفاظ اور کتب احادیث کے اوراق میں بھی ان کو محفوظ کردیا ہے۔"

"سنت کو وحی کہنا اس لحاظ سے ہے کہ اس کی جزئیات اصولاً وحی حقیقی یعنی کتاب کے اندر داخل ہیں اور اس کی کلیت میں سنت کے تمام احکام مندرج ہیں۔ بنابریں چونکہ سنت وحی کی کلی منشا کے اندر داخل ہے، وہ بھی ضمنی حیثیت سے وحی کہی جاسکتی ہے، لیکن چونکہ اس میں الفاظ کی تعیین خدا کی طرف سے نہیں ہے، اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ غیر متلو ہے۔"

آگے چل کر علامہ صاحب فرماتے ہیں: "دراصل قانون الٰہی اور کتاب ربانی ہی کے مفہوم و منشا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھنے والوں کی سہولت، گمراہوں کی تکمیل ہدایت اور اصل منشا الٰہی کی پوری توضیح اور کہیں پوری تاکید کی خاطر مختلف لفظوں، مختلف عبارتوں اور مختلف تعبیروں سے ادا فرمایا ہے۔ لیکن الفاظ، عبارت اور تعبیر کی حیثیت سے یعنی لفظاً وحی نہیں ہے بلکہ فہم نبوی، اجتہادی نبوی اور ملکہ نبوی کے غیر خطا پذیر نتائج ہیں، اس لئے ان کو اصطلاح میں "وحی غیر متلو" کہتے ہیں۔"

علامہ صاحب نے امام شافعی رحہ کی کتاب الرسالہ کے حوالے سے درجہ ذیل چار قسمیں حدیث کی تحریر فرمائی ہیں:

۱۔ "اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی اطاعت فرض کی ہے اور اس کے علم میں پہلے ہی سے یہ ہے کہ رسول جو کچھ کہے اور کرے گا اس میں رضائے الٰہی کی توفیق اس کے ساتھ شامل ہوگی۔ حاصل یہ ہے کہ پہلے ہی سے رسول کو یہ توفیق ربانی عنایت کی گئی ہے کہ وہ رضائے الٰہی کو دریافت کرے۔"

۲۔ "رسول ﷺ نے کوئی حکم ایسا نہیں دیا ہے جس کی اصل کتاب الٰہی میں نہ ہو۔ (مقصود یہ ہوا کہ اس کے احکام بھی دراصل کتابِ الٰہی سے ماخوذ ہیں۔ گو بظاہر کم بینوں کو ایسا نظر نہ آئے۔)"

۳۔ "تمام احادیث نبوی القاء فی الروح ہیں۔ (یعنی رسول کے دل میں خدا تعالیٰ نے ڈال دئے ہیں) اور یہ اس حکمت کا نتیجہ ہیں جو آپ ﷺ کے دل میں ڈالی گئی۔

۴۔ "اس قسم کے تمام امور جو احادیث میں ہیں، کتاب الٰہی سے جداگانہ مستقل پیغام ربانی کے ذریعہ رسول ﷺ کو معلوم ہوئے ہیں۔"

اس وضاحت سے یہ بات ثابت کرنا مقصود ہے کہ احادیث کا درجہ وحی کے برابر ہے جو بالکل حق پر مبنی ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ والی حدیث اس عمل کی پوری تائید کرتی ہے جس میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری زبان سے حق کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی بات نہیں نکلتی۔" (یہ پوری حدیث اوپر بیان کی جاچکی ہے)

یہ توضیح دراصل رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اس آیت مبارکہ کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی حرمت، عظمت، عزت و تکریم ان الفاظ میں بیان کی ہے: وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم رکوع ۱) "وہ اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی بات نہیں کرتا۔ یہ تو ایک وحی ہے، جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس توضیحی آیت کے بعد احادیث کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہوجاتا ہے اس مقام پر پہنچ کر ایک بات تشریح طلب رہ جاتی ہے کہ وحی متلو (قرآن پاک) کی حفاظت کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک میں لے لیا اور فرمادیا کہ: "إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ" چنانچہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی اور نہ ہی کسی معترض کو قرآن پاک کی کسی آیت پر انگشت نمائی کا موقعہ مل سکتا ہے۔ لیکن احادیث کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ یعنی یہ کہ یہ سلسلہ سو فیصد انسانوں کے ہاتھوں میں چلا گیا اور روایات اس کی بنیاد قرار پائیں۔

احادیث کے معاملے میں خاکسار اس سے زیادہ لکھنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ ہیچمداں کا مطمح نظر صرف آیت زیر بحث تک محدود ہے۔ چنانچہ آیت زیر بحث کے گہرے مطالعے سے اس بات کی نشاندہی ہوگئی ہے کہ آیت مبارکہ کے دونوں جملے نمبر (۲) اور نمبر (۳) جن پر معترضین کے اعتراضات ہیں، بھی روایات ہی کی وجہ سے اعتراضات کی زد میں آگئے ہیں، جن کا تفصیلی مطالعہ قارئین حضرات نے کرلیا ہے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ (حق ظاہر ہوگیا اور باطل چلا گیا)

چنانچہ حقیقت پر مبنی مطالعہ کے بعد انسان یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کلام پاک کی کسی آیت پر اعتراض کرنے کا کہیں سے کہیں تک بھی امکان نہیں ہے اور یہ حق بات تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ اعتراض چونکہ مفسرین حضرات کے موقف کی وجہ سے درپیش ہے جو انہوں نے آیت زیر بحث کے سلسلے میں اختیار کیا ہے۔ اس لئے اعتراض دراصل آیت مبارکہ پر نہیں، بلکہ مفسرین حضرات کے موقف پر ہے اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آیت مبارکہ پھر پیش کی جاتی ہے: وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۙ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ○ اور یہ ایک زبردست کتاب ہے باطل نہ سامنے سے اس پر آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے یہ ایک حکمت والے اور تعریف والے کی نازل کردہ ہے۔

خاکسار کے خیال کے مطابق یہ آیت ہی تمام اعتراضات کا جواب ہے۔ لیکن یہ ان کے لئے ہے جو اللہ پر، رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔

منکرین اور انکار کرنے والوں کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ○ (النساء رکوع ۲۰) "جس نے اللہ، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روز قیامت سے انکار کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گئے۔

تیری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
میری نگاہ میں ثابت نہیں وجود تیرا
وجود کیا ہے فقط جوہر خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

(علامہ اقبال)

نادانوں! ناسمجھو!! اس زعم میں نہ رہو کہ ہم نے قرآن پاک کی غلطیاں پکڑلی ہیں۔ اس میں تو کوئی غلطی ہے ہی نہیں تو پکڑو گے کہاں سے۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ○ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ○ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ○ (الانفطار) "اے انسان تجھے کس چیز نے اپنے اس رب کریم کی طرف سے دھوکے میں ڈال دیا جس نے تجھے پیدا کیا، تیرے اعضاء درست کئے، تجھے متناسب بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کیا۔" بجائے اس کے کہ تو اللہ تعالیٰ کا احسان مانے اور شکر ادا کرے۔ فرمانبرداری کرنے کی بجائے الٹا اس کا ناشکرا اور معترض بن کر سامنے کھڑا ہوگیا۔ تو کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دھوکے میں پڑا ہوا ہے۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبرو بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

(ابوسعید ابوالخیر)

اللہ تعالیٰ کا کلام چودہ سو سال سے بلاکم و کاست دنیا کے گوشہ گوشہ میں بغیر کسی تغیر و تبدل کے اپنی اصلی حالت میں موجود و محفوظ ہے۔ دنیا کے کسی گوشہ سے کسی زمانے کا قرآن کا نسخہ اٹھا کر دیکھ لو الفاظ تو بڑی چیز ہے کسی حرف یا زیر و زبر میں بھی فرق نہ پاؤ گے۔ تراجم و تفاسیر چونکہ انسانوں کے کئے ہوئے ہیں ان میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس اختلاف سے فائدہ اٹھا کر معترضین بغلیں بجا رہے ہیں کہ ہم نے قرآن کی غلطیاں پکڑلی ہیں۔ تمہاری تو ہستی کیا ہے کہ تم قرآن کی کسی آیت پر انگشت نمائی کرسکو۔ تمہارا استاد شیطان الرجیم جو تمہیں اپنے جال میں پھنسائے ہوئے ہے وہ بھی اگر کوئی غلطی پکڑ سکتا تو تم سے کہیں پہلے شور مچا چکا ہوتا۔ تم لوگوں کو تمہارے انہی خیالات اور بد اعمالیوں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیچھے شیطان چھوڑ رکھے ہیں جو تم لوگوں کو رات دن اکساتے رہتے ہیں۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا۝ (سورۃ مریم رکوع ۶) "کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے ان منکرین پر شیطان چھوڑ رکھے ہیں جو ان کو خوب خوب مخالفت پر اکساتے ہیں"۔ حقیقت کا پتہ انہیں اس وقت چلے گا جب روز قیام دیکھیں گے کہ کافرین کے ساتھ کیا سلوک ہورہا ہے۔ اس وقت انہیں عقل آئے گی اور احساس ہوگا۔

کس لئے آئے تھے، ہم کیا کر چلے (ذوق)

سورۃ انعام میں ارشاد گرامی ہے: وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝ (الانعام رکوع ۳) "کاش! تم اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کھڑے کئے جائیں گے۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش! کوئی ایسی صورت ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔" اور پھر وہ لوگ کہیں گے: وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَالَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝ (النبا رکوع ۲) "اس وقت کافر کہے گا افسوس ہے کاش! میں مٹی ہوجاتا۔" مجھے یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔

اگر یہ لوگ عقل سلیم سے کام لے لیں تو اب بھی وقت ہے بچ سکتے ہیں، ورنہ جب اللہ کی گرفت میں آجائیں گے تو دیکھیں گے کہ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ (البروج) "تحقیق تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے"۔ اس وقت نہ کوئی چھڑانے والا ہوگا اور نہ کہیں جائے فرار ہوگی۔

آیت درج ذیل پر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل و کرم کے ساتھ کتابچہ کو مکمل کرتا ہوں۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ (بنی اسرائیل رکوع ۱) "حقیقت میں قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں، انہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں خبر دیتا ہے کہ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے)"

## اظہار تشکر

یا اللہ! یا رب العالمین! یا اول الاولین! یا آخر الاخرین! یا ارحم الراحمین! تیرا کروڑ کروڑ شکر اور احسان ہے کہ تو نے اپنے رسول کریم، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امتی کمترین اور جاہل و نادان سید محمد تقی فاطمی ابن سید محمد صدیق مرحوم کے ذریعے اس کار عظیم کو مکمل کرایا۔ پروردگار عالم اس ہیچمدان عاجز و مسکین کو اس بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا اعتراف اور یقین کامل ہے کہ صرف اور صرف تیری توفیق، تیری تائید، تیری اعانت اور تیرے ہی فضل و کرم کی بدولت یہ اتنا بڑا کارنامہ پورا ہوسکا ہے۔
اب تو ہی اس کتابچے کو اپنے کرم بے پایاں سے مقبولیت عامہ سے سرفراز فرمائے گا۔

اسی کا لطف و کرم اور اسی کی ہے رحمت
وہ جس کو چاہے عطا کردے علم اور حکمت
وگرنہ جاہل ونادان کجا کجا یہ کار عظیم
یہ ہے عجوبہ وقت اور کرشمۂ قدرت

اختتامی اشعار

رب العزت کا در رحمت کھلے
اس کی جانب سے پذیرائی ملے
رحمۃ للعالمین مسرور ہوں
دیکھ کر کار عظیم از جا ہلے
یہ مرے اس خواب کی تعبیر ہے
استراحت نبی اللہ ﷺ کو ملے
جس عمل سے خوش ہو اللہ کا رسول ﷺ
اس سے بہتر اور کیا رتبہ ملے
آخرت کا توشہ میرا ہے یہی
نامۂ اعمال میرا جب کھلے
بس یہی ہو میرے دائیں ہاتھ میں
حشر کا میدان تیرا جب لگے
امتی ادنیٰ ترین ہے فاطمی
تیری ہی رحمت کے آسرے پہ ہے

مستقبل کے مترجمین اور مفسرین حضرات سے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متبرک کلام کے لفظی اور حقیقی معانی کے دائرے میں رہتے ہوئے اظہار خیال فرمائیں اور کسی طرح بھی اس حد سے تجاوز نہ فرمائیں۔

(جملہ علماء حضرات سے التماس ہے کہ اپنی قیمتی آراء سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں کہ آئندہ چھپنے والے ایڈیشنوں میں ان کو شامل کردیا جائے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# درودو سلام

## بمعہ چند فضائل و برکات

www.KitaboSunnat.com

حمد و ثنا برائے ذوالجلال والاکرام توصیف و تعریف کے قابل اسی کا نام
بعد از خدا رسول ہیں قابل احترام ان کے لئے درود اور صلوٰۃ اور سلام
اللہ کے رسول پر صلوٰۃ اور سلام
محمد رسول پر درود اور سلام

اللہ کے بعد آتا ہے محمد رسول کلمہ طیبہ میں ہے یہ درجہ رسول
کتنا بلند مرتبہ ہے حضرت رسول فوراً خدا کے بعد ہے محمد رسول
عبدہٗ رسول پر صلوٰۃ اور سلام
رسول مقبول پر درود اور سلام

صلوٰۃ اور سلام بر احمد مجتبیٰ ہادی برحق و محمد مصطفیٰ
درود اور سلام بر افضل الانبیا نبی الامی و محبوب کبریا
آخر الزمان پر صلوٰۃ اور سلام
رسول کل زمان پر درود اور سلام

نور ازل سے نکلی ہوئی پہلی کرن پر خورشید کن سے نکلی ہوئی پہلی شعاع پر
تخلیقِ کائنات کے پہلے ظہور پر اول ما خلق اللہ نوری کے نور پر
اس نورِ اولین پر صلوٰۃ اور سلام
مخلوقِ اولین پر درود اور سلام

نورٌ اللہ نور خدا نور الہدیٰ پر نورٌ علیٰ نور کے نور اور ضیاء پر
مظہر جہانتاب انوار الٰہ پر انا من نور اللہ کی حدیث صفا پر
نورٌ من اللہ پر صلوٰۃ اور سلام
اس نور عرشہ پر درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خاتم الانبیاء و مرسلین پر سلام — سیدالانبیاء مرسلین پر سلام
زبدۃ الانبیاء و مرسلین پر سلام — شاہد الانبیاء و مرسلین پر سلام
امام الانبیاء پر صلوٰۃ اور سلام
امام المرسلین پر درود اور سلام

جان جہان و رحمتہ للعالمین پر — حبیب لم یزل و رب العالمین پر
ختم الرسل و خاتم المرسلین پر — محبوب ارحم الراحمین پر
اللہ کے محبوب پر صلوٰۃ اور سلام
اللہ کے حبیب پر درود اور سلام

سلام بر شمس الضحیٰ و بدر الدجی پر — سلام برکھف الوریٰ و صدرالعلی پر
سلام بر جناب رسول صلِ علیٰ پر — سردار دو جہان اور ہر دوسرا پر
اللہ کے نبی پر صلوٰۃ اور سلام
پیغمبر خدا پر درود اور سلام

خورشید رسالت و نبوت کے نام پر — بر آفتاب و مہر نبوت کے نام پر
قمر معرفت و طریقت کے نام پر — برماہتاب و ماہ شریعت کے نام پر
اس فخر مرسلین پر صلوٰۃ اور سلام
اس فخر عالمین پر درود اور سلام

صلوٰۃ اور سلام دعائے خلیل پر — صاحب المعراج رب جلیل پر
صورت زیباء حسین و جمیل پر — مخدوم امیر الملکوت جبرئیل پر
بر روئے خیر خلقہ صلوٰۃ اور سلام
روئے حسین ترین پر درود اور سلام

دانائے راز ہائے رسالت کے نام پر — اور عالم اسرار نبوت کے نام پر
محرم راز ہائے شریعت کے نام پر — ماہر معرفت و طریقت کے نام پر
صاحب لولاک پر صلوٰۃ اور سلام
وجہ ہفت افلاک پر درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نبیوں کے امام و امام الحرمین پر ۔۔۔ امام الحرمین الشریفین پر
امام العالمین اور ثقلین پر ۔۔۔ امام جہاں در جہاں اور قبلتین پر
امام دو جہاں پر صلوٰۃ اور سلام
امام دو سرا پر درود اور سلام

خیر البشر و خیر مخلوقات پر سلام ۔۔۔ خیر البریہ خیر کائنات پر سلام
خیر الامم وخیر موجودات پر سلام ۔۔۔ خیر الانام و خیر انسانات پر سلام
خیر انس و جان پر صلوٰۃ اور سلام
خیر کل جہان پر درود اور سلام

مزمل و مدثر و یٰسٓ پر سلام ۔۔۔ طٰہٰ پہ اور خُلق عظیم پر سلام
بر مومنین رؤف الرحیم پر سلام ۔۔۔ بر حامل قرآن اور فرقان پر سلام
بشیرؐ نذیر پر صلوٰۃ اور سلام
سراجًا منیر پر درود اور سلام

ایمان کی تکمیل ہے الفت رسول کی ۔۔۔ ایمان کی دولت ہے محبت رسول کی
اور عین ایمان ہے رسالت رسول کی ۔۔۔ ایمان ہی ایمان ہے نبوت رسول کی
اس دولتِ ایمان پر صلوٰۃ اور سلام
اس مرکزِ ایمان پر درود اور سلام

ہر شے سے زیادہ کرو الفت رسول سے ۔۔۔ جاں سے بھی زیادہ ہو محبت رسول سے
فرمان عزوجل بھی ہے حضرت رسول سے ۔۔۔ حدیث مستند بھی ہے حضرت رسول سے
اس مہبط آیت پر صلوٰۃ اور سلام
اس صاحبِ حدیث پر درود اور سلام

معراج میں اللہ نے بلایا رسول کو ۔۔۔ جبریل ساتھ لے گئے حضرت رسول کو
اللہ نے اپنے پاس بلایا رسول کو ۔۔۔ درجۂ خاص الخاص ہے بخشا رسول کو
مہمانِ رحمٰن پر صلوٰۃ اور سلام
معراج کے مہمان پر درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قوسین سے قریب ہمارا رسول تھا	بر قاب قوسین او ادنیٰ رسول تھا
قریب سے قریب ہمارا رسول تھا	اللہ میزبان اور مہمان رسول تھا

صاحبِ قوسین پر صلوٰۃ اور سلام
سید الثقلین پر درود اور سلام

اللہ نے باتیں کریں جو بھی کریں باتیں	کوئی نہیں جانتا کہ کیا کریں باتیں
اللہ جانتا ہے کہ کیا کریں باتیں	رسول جانتا ہے کہ کیا کریں باتیں

صاحبِ کلام پر صلوٰۃ اور سلام
صاحبِ دیدار پر درود اور سلام

بخشے ہیں اعزازات رسول کریم کو	کس کس طرح نوازا رؤف رحیم کو
راضی کیا ہر طور خُلقِ عظیم کو	رہبر و رہنمائے رہ مستقیم کو

اس شمسِ رسالت پر صلوٰۃ اور سلام
مہتابِ نبوت پر درود اور سلام

تحفہ بے بہائے کوثر عطا کیا	فرمان ہے تنہا کبھی تجھ کو نہیں کیا
اور راضی عنایات سے حضرت کو کردیا	مقام محمود کا وعدہ بھی کرلیا

اس صاحبِ کوثر پر صلوٰۃ اور سلام
صاحبِ عطایات پر درود اور سلام

سورۃ الم نشرح میں یہ صاف کھدیا	کیا انشراح صدر کا تیرے نہیں کیا
ذکر حضور والا کو اتنا بلند کیا	صلوٰۃ اور سلام سے دوچند کردیا

رسولِ کریم پر صلوٰۃ اور سلام
نبی کریم پر درود اور سلام

یہ التفات ولطف و عطا اپنے نبی پر	اللہ خود فریفتہ ہے اپنے نبی پر
اللہ خود درود پڑھے اپنے نبی پر	کتنا بڑا احسان ہے یہ اپنے نبی پر

محبوبِ خداوند پر صلوٰۃ اور سلام
حبیبِ کبریا پر درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لاکھوں گذر گئے نبی روئے زمین پر — اور اولوا العزم پیمبر بھی زمیں پر
پر نظر انتخاب پڑی روئے حسین پر — بر چہرہ منور و حسین ترین پر

اس روئے خوش جمال پر صلوٰۃ اور سلام
اس ذات باکمال پر درود اور سلام

نظر کرم اس کی نہ پڑی اور کسی پر — یہ لطف و عنایت نہ ہوئی اور کسی پر
دونوں جہاں میں قرعہ نکالا ہے نبی پر — ہے اس کی توجہ خاص اپنے نبی پر

اللہ کے خاص الخاص پر صلوٰۃ اور سلام
نبی اور رسول پر درود اور سلام

اللہ یصلون پیمبر و نبی پر — درود رب العالمین اپنے نبی پر
صلوٰۃ رب ذوالجلال اپنے نبی پر — ہر لحظہ و ہر آن رسول اور نبی پر

اس نور ہدایت پر صلوٰۃ اور سلام
اس شمع ہدایت پر درود اور سلام

فرشتے پڑھ رہے ہیں درود اپنے نبی پر — ملائکہ مصروف صلوٰۃ اپنے نبی پر
ہر وقت عطایاء الٰہی ہیں نبی پر — کتنا بڑا اعزاز و احساں ہے نبی پر

داعی الی اللہ پر صلوٰۃ اور سلام
معلم حکمت پر درود اور سلام

فرمان خداوند ہے اے مؤمنو سنو — صلوٰۃ اور سلام نبی پر پڑھا کرو
تعمیل حکم باری تعالیٰ کیا کرو — درود اور سلام بکثرت پڑھا کرو

سید الانبیاء پر صلوٰۃ اور سلام
سید البشر پر درود اور سلام

یا ایھا الذین حکم باری تعالیٰ — خطاب مؤمنین سے ہے باری تعالیٰ
صلوا علیہ فرمان و حکم باری تعالیٰ — اور سلموا فرمان و حکم باری تعالیٰ

محمد مصطفیٰ پر صلوٰۃ اور سلام
احمد مجتبیٰ پر درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حکم درود اور سلام ساتھ ساتھ ہے — فرمان درود اور سلام ساتھ ساتھ ہے
صلوا علیہ وسلموا واوٗ کے ساتھ ہے — ایک ہی آیت میں حکم ساتھ ساتھ ہے

سراج السالکین پر صلوٰۃ اور سلام
شمس العارفین پر دورد اور سلام

حکم خدا اے مومنو! تمہارے لیے ہے — ایمان جو لے آئے حکم ان کے لئے ہے
حکم درود اور سلام ان کے لئے ہے — اس شمع کے پروانے جو ہیں ان کے لئے ہے

حضرت نبی اللہ پر صلوٰۃ اور سلام
پیغمبر خدا پر درود اور سلام

شاہ رسولاں و شہہ مرسلین پر — شاہ رسل و انبیاء و صدیقین پر
بر شاہ شہداء شہ صالحین پر — بر شاہ اولین و شہ آخرین پر

ہر دو جہاں کے شاہ پر صلوٰۃ اور سلام
ہر دو سرا کے شاہ پر درود اور سلام

شاہ مقربین و شہہ سابقین پر — آقاء سابقون اور اولین پر
راہبر صحابہ کرام اجمعین پر — امیر و شاہ خلفاء راشدین پر

شاہ تابعین پر صلوٰۃ اور سلام
مولائے تابعین پر درود اور سلام

بر شاہ سالکین و شہ عارفین پر — بر شاہ اولیاء و شہ ساجدین پر
بر شاہ اتقیاء و شہ متقین پر — بر شاہ صوفیاء و شہ عاشقین پر

مصباح المقربین پر صلوٰۃ اور سلام
سراج السالکین پر درود اور سلام

بر شاہ رہنما و شہ راشدین پر — بر شاہ حکماء و شہ راکعین پر
بر شاہ صلحاء و شہ زاہدین پر — بر شاہ زہداء و شہ شاہدین پر

مصباح الظلم پر صلوٰۃ اور سلام
جمیع الشیم پر درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بر شاہ مشتاقین وشہ حافظین پر — بر شاہ رہبراں و شہ کاملین پر
بر شاہ غرباء و شہ سالکین پر — بر شاہ ملکوت و شہ قدوسین پر

محب الفقراء پر صلوٰۃ اور سلام
محب الغرباء پر درود اور سلام

بر شاہ عرب مکہ مدینہ کے بادشاہ — بر شاہ عجم اور فلسطین کے بادشاہ
ارض و سما کے بادشاہ دنیا کے بادشاہ — بر شاہ زمین وزماں عالم کے بادشاہ

سید العرب پر صلوٰۃ اور سلام
سید العجم پر درود اور سلام

بر مملکت شہر رسالت کے بادشاہ — بر سلطنت مصر نبوت کے بادشاہ
بر شاہ طریقت و شریعت کے بادشاہ — اہل سلوک و اہل طریقت کے بادشاہ

نبی الامی پر صلوٰۃ اور سلام
قوی الخفی پر درود اور سلام

بر شاہ مسلمین و شہ مومنین پر — الفت ہے جن کی فرض عین مومنین پر
انفس سے بھی زیادہ ہیں جو مومنین پر — شفیع المذنبین اور خاطئین پر

وسیلہ دارین پر صلوٰۃ اور سلام
آقائے ثقلین پر درود اور سلام

بے تاج تاجدار تمام عالمین پر — بے تاج شہ انبیاء و مرسلین پر
بے تاج تاجدار شہ متقین پر — بے تاج شاہ عالمین در عالمین پر

شاہوں کے تاجدار پر صلوٰۃ اور سلام
شاہوں کے بادشاہ پر درود اور سلام

وہ رتبہ عالی شان والا شان نے پایا — وہ مرتبہ سردار دو جہاں نے پایا
شاہد ہے کائنات کسی نے نہیں پایا — گر پایا ہے کسی نے تو بس آپ نے پایا

اس شان عالی شان پر صلوٰۃ اور سلام
اس شان دوجہاں پر درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دے کر تمام نعمتیں پھر اس طرح کہا ولسوف یعطیک ربک کہا
اپنے نبی کو اس نے فترضیٰ سے نوازا راضی نبی کو اس نے عطایا سے کردیا

اللہ کی برہان پر صلوٰۃ اور سلام
اللہ کی اس شان پر درود اور سلام

وادی توصیف کٹھن احمد مختار عقل و خرد حیران و پریشان و شرمسار
نا اہلیت کا ہے ہر ایک فرد کو اقرار اللہ کے بعد آپ ہیں سب سے بڑی سرکار

اس ہستی عظیم پر صلوٰۃ اور سلام
رحیم و کریم پر درود اور سلام

انسانیت پہ ہے بڑا احسان نبی کا انسان کبھی اس کا صلہ دے نہیں سکتا
حضور کا فرمان ہے اس بارے میں ایسا گر چاہے بھی تو کوئی ادا کر نہیں سکتا

اس محسن اعظم پر صلوٰۃ اور سلام
اس مرشد اعظم پر درود اور سلام

بس ایک ہی طریقہ جو اللہ نے بتایا سلیقہ صلوٰۃ و سلام اس نے سکھایا
تحمید و توصیف و ثنا اس میں سب آیا صلوٰۃ و سلام میں بس سب ہی کچھ آیا

صادق و امین پر صلوٰۃ اور سلام
خاتم النبیین پر درود اور سلام

آؤ درود کی تمہیں کچھ باتیں بتاؤں فضائل درود و سلام تم کو سناؤں
حضرت رسول اللہ کی احادیث سناؤں صلوٰۃ اور سلام کے بارے میں بتاؤں

اکرام رب العالمین صلوٰۃ اور سلام
انعام رب العالمین درود اور سلام

اک دن حضور والا جو باہر نظر آئے چہرے سے آپ بہت ہی خوش خوش نظر آئے
فرمایا کہ جبریل میرے پاس ابھی آئے امت کے لئے خوش خبری لے کے وہ آئے

سب امتی پڑھیں میرے صلوٰۃ اور سلام
اور مجھ پر بھیجتے رہیں درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرماتا ہے اللہ کیا تو خوش نہیں ہوگا	جو امتی بھی آپ پر درود پڑھے گا
اک بار کے بدلے میں دس رحمتیں دوں گا	سلام پر سلامتی دس مرتبہ دوں گا

اس شان کے رسول پر صلوٰۃ اور سلام
اے مؤمنو! پڑھتے رہو درود اور سلام

اک دوسری حدیث سے ہم کو پتہ چلا	فرمان ہے اللہ کا رسول سے ایسا
اللہ اور فرشتے بھیجتے ہیں یہ کہا	ستر ستر رحمتیں اک بار پر کہا

اللہ کی نقل ہے یہ صلوٰۃ اور سلام
نقل فرشتہ گان ہے درود اور سلام

مزید اک حدیث میں اس طرح سے آیا	خطائیں دس معاف کا پیغام سنایا
دس درجے بلند کرنے کا اعزاز سنایا	دس رحمتیں دس نیکیوں کا مژدہ سنایا

کتنی ہیں التفات در صلوٰۃ اور سلام
فیوض و برکات در درود اور سلام

کتنا بڑا انعام ہے تم سوچو تو ذرا	چالیس فائدے ہیں اک بار میں واللہ
دس نیکیاں دیتا ہے دس رحمتیں اللہ	دس درجے ہوں بلند اور معاف دس خطا

والئ فیض عام پر صلوٰۃ اور سلام
رسول السلام پر درود اور سلام

سجدہ شکر آپ نے اک دن ادا کیا	جبریل ملے آپ سے اور اس طرح کہا
درود پڑھنے والے پہ رحمت وہ کرے گا	سلام پر سلامتی نازل وہ کرے گا

خوش ہوتے ہیں رسول از صلوٰۃ اور سلام
جو کوئی آپ پر پڑھے درود اور سلام

مامور ہیں اللہ کی طرف سے فرشتہ گان	پھرتے ہیں شب و روز مؤمنوں کے درمیاں
پڑھتے ہیں جس وقت بھی درود مؤمناں	لے جاتے ہیں فرشتے بحضور بے گماں

پڑھتے رہو رات دن صلوٰۃ اور سلام
ہر لحظہ و ہر وقت ہی درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرات علیؓ و عمرؓ سے بات ہے منقول دعائیں رکی رہتی ہیں ہوتی نہیں مقبول
جب تک نہ پڑھے ساتھ میں درود بر رسول اجابت دعا کے لئے ہے یہی اصول

شامل کرو دعاؤں میں صلوٰۃ اور سلام
ضمانت قبولیت درود اور سلام

چنانچہ بزرگوں نے طریقہ یہ بتایا دعاؤں کی مقبولیت کا راز بتایا
ہر اک دعا سے پہلے بھی درود بتایا آخیر بھی درود یہ کرنے کو بتایا

فیوض و برکات صلوٰۃ اور سلام
شامل کرو دعاؤں میں درود اور سلام

حضرت ابی کعبؓ نے حضور ﷺ سے کہا درود کو تمام وقت وقف کردیا
ہوجائیں گی سب مشکلیں آساں یوں کہا ہوجائیں گے گناہ بھی معاف یوں کہا

تقلید صحابہ میں ہو صلوٰۃ اور سلام
در نقل صحابہ پڑھو درود اور سلام

کس کس طرح درود کی آئی ہے فضیلت آخر میں ہے عرض اک حدیث رسالت
قریب ترین مجھ سے واں ہوگی وہ شخصیت جس نے پڑھا درود اور سلام بہ کثرت

ہر وقت اور ہر آن ہو صلوٰۃ اور سلام
ہر صبح ہر شام ہو درود اور سلام

کتنے بڑے انعام کا اعلان دوستو قربت جناب والا کی جس سے نصیب ہو
ملتی ہیں نیکیاں بھی اور رحمتیں سنو رحمت کا خزانہ ہے کھلا جلد لوٹ لو

دعوت عام ہے پڑھو صلوٰۃ اور سلام
صدائے عام ہے پڑھو درود اور سلام

ان جملہ احادیث سے ثابت یہی ہوا صلوٰۃ اور سلام خوب پڑھنا ہے روا
درود میں اللہ سے کیا کرتے ہیں دعا حضرت رسول کے لئے رحمت کی التجا

ہے شرک سے مبرا یہ صلوٰۃ اور سلام
بے شک ہے اور بے شبہ درود اور سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے باری تعالیٰ کا ذکر افضل و اکبر — ذکر رسول اس کے بعد سب سے ہی بہتر
درود میں ہر دو کا ذکر آگیا یکسر — پروردگار سے دعا برائے پیمبر

بے خوف دوستو پڑھو صلوٰۃ اور سلام
کوشش اور توجہ سے درود اور سلام

یہ زیست چند روزہ ہے اے دوستو سنو — ہر آن گھٹ رہی ہے عمر مؤمنو سنو
جو کچھ تمہیں کرنا ہے جلد مؤمنو کرو — ہر لمحہ کی قدر کرو اے میرے دوستو

پڑھتے رہو رسول پر صلوٰۃ اور سلام
غفلت نہ کرو اور پڑھو درود اور سلام

گزرا ہوا لمحہ کبھی واپس نہیں آتا — واقف ہے اس اصول سے چھوٹا ہو یا بڑا
حضرت عزرائیل کا کچھ بھی نہیں پتا — آجائیں کسی وقت بھی صبح ہو یا مسا

ہر وقت ہی پڑھا کرو صلوٰۃ اور سلام
خالی نہ جائے وقت از درود اور سلام

وقفہ جو مل رہا ہے تمہیں شکر ادا کرو — جو وقت مل جائے اسے ضائع نہ کرو
باقی جو زندگی ہے غنیمت اسے سمجھو — درود بر رسول خدا بھیجتے رہو

ذوق و اشتیاق سے صلوٰۃ اور سلام
اس والئ رحمت پر درود اور سلام

نازل ہوں قارئین پر اللہ کی رحمتیں — صلوٰۃ اور سلام کی حاصل ہوں برکتیں
اللہ کے خزانوں سے ملیں ان کو نعمتیں — دامن بھریں مرادوں سے اور پائیں حکمتیں

آخر میں مل کر پڑھیں صلوٰۃ اور سلام
حضور پُر نور پر درود اور سلام

اے فاطمی مواجہ شریف پہنچ کر — نظروں سے ان کی منفعل چہرہ کو چھپا کر
آنکھوں سے گہرہاء اشک کرکے نچھاور — رسول کا دربار ہے [illegible] ہو کر

پیش کر حضور صلوٰۃ اور سلام
کروڑ در کروڑہا درو[illegible]

المکتبۃ الرحمانیۃ
99- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 19576

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ